MRP Rs. 40/-
Not for Resale

# رضا اکیڈمی

## کل آج اور کل

رضا اکیڈمی

سلسلہ اشاعت نمبر: ۶۴۵
بفیض حضور مفتیِ اعظم حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# رضا اکیڈمی
# کل، آج اور کل

## صادق رضا مصباحی

حسب فرمائش
عبدالغفار رضوی (بابو بھائی) محمد عارف رضوی، حاجی محمد توفیق

ناشر
رضا اکیڈمی
نوری چوک، نائیگاؤں بازار
ناندیڑ (مہاراشٹر انڈیا)

# ترتیب



| صفحہ نمبر | کہاں، کیا! |
|---|---|
| ۱ | انتساب |
| ۲ | سخن ابتدا |
| ۶ | **پہلا باب: رضا اکیڈمی......مشاہیر کے حقیقت رنگ اظہاریے** |
| ۷ | رضا اکیڈمی اہل سنت کا فعال ادارہ ہے |
| ۸ | مَیں ذہنی و فکری طور پر رضا اکیڈمی سے بہت قریب ہوں |
| ۱۰ | سعید نوری فعال و متحرک شخصیت ہیں |
| ۱۱ | محترم محمد سعید نوری سر برآوردہ مجاہدین میں سے ہیں |
| ۱۳ | رضا اکیڈمی اپنے کام سے پہچانی جاتی ہے |
| ۱۴ | رضا اکیڈمی کی پورے ہندوستان میں کوئی مثال نہیں |
| ۱۷ | رضا اکیڈمی نے درخشاں خدمات سرانجام دی ہیں |
| ۱۸ | رضا اکیڈمی سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ الرضوان کی روحانی جلوہ باریوں کا مینار ہے |
| ۲۰ | دنیائے سُنّیت کا عدیم المثال اشاعتی ادارہ |
| ۲۵ | قابل تقلید کارنامہ |
| ۲۶ | رضا اکیڈمی کی ہر خدمت بجائے خود ایک مستقل باب ہے |
| ۲۸ | نقیب بزم رضا |
| ۳۳ | جناب سعید نوری صاحب قابل صد مبارکباد ہیں |
| ۳۴ | ایک لازوال امتیازی اکادمی |
| ۳۶ | فعال و متحرک انجمن، رضا اکیڈمی ممبئی |
| ۳۸ | رضا اکیڈمی کا نمایاں کردار |
| ۴۰ | رضا اکیڈمی کے علمی کارناموں کو بین الاقوامی طور سراہا جارہا ہے |
| ۴۲ | جشن صد سالہ منانا عظیم کام ہے |
| ۴۵ | رضا اکیڈمی مقبول خاص و عام ہے |
| ۴۶ | ایک فکر انگیز مکتوب رضا اکیڈمی کے نام |
| ۴۹ | رضا اکیڈمی مسلسل کامیابی کی جانب رواں دواں ہے |
| ۵۰ | رضا اکیڈمی سوادِ اعظم اہلِ سُنّت کی پہچان ہے |
| ۵۲ | رضا اکیڈمی کے کارنامے روشن ہیں |
| ۵۳ | رضا اکیڈمی کے قابل تقلید کارنامے |
| ۵۶ | رضا اکیڈمی کے کارہائے نمایاں مثالی ہیں |

| | |
|---|---|
| ۵۸ | رضا اکیڈمی کا چرچا ہر جگہ ہے |
| ۶۱ | دینی کتب کی طباعت نوری صاحب کا محبوب مشغلہ ہے |
| ۶۳ | رضا اکیڈمی نے قوم کو بہت کچھ دیا ہے |
| ۶۵ | رضا اکیڈمی ایک عظیم الشان سنی ادارہ ہے |
| ۶۶ | رضا اکادمی کی کاوش قابل قدر ہے |
| ۶۷ | پاکیزہ فکر رضا اکادمی |
| ۶۹ | **دوسرا باب: بانی رضا اکیڈمی......قلم کے روبرو** |
| ۷۰ | نوری صاحب کی ولادت |
| ۷۰ | نوری صاحب کی تعلیم |
| ۷۱ | نوری صاحب کی ولادت میں حضور مفتی اعظم کی دعا |
| ۷۱ | عقیقے کے موقع پر حضور مفتی اعظم کی تشریف آوری |
| ۷۱ | ''محمد سعید'' نام کی برکتیں |
| ۷۲ | نوری صاحب کے بھائی اور بہنیں |
| ۷۲ | مذہبی کام کرنے کا شوق |
| ۷۳ | نوری صاحب مشاہیر اہل سنت کے جھرمٹ میں |
| ۷۳ | تنظیموں کے سربراہوں سے ملاقات |
| ۷۴ | نوری صاحب کا عقد مناکحت |
| ۷۴ | نوری صاحب پر حضور مفتی اعظم کی نوازشات کی بارشیں |
| ۷۵ | بچپن کا ایک واقعہ |
| ۷۶ | دوسرا واقعہ |
| ۷۶ | نوازش وشفقت کی ایک اور مثال |
| ۷۶ | ایک خواب |
| ۷۷ | الحاج محمد سعید نوری اپنی سماجی خدمات کے آئینے میں |
| ۷۸ | نوری صاحب ملاقاتیوں کے درمیاں |
| ۷۸ | ماہنامہ جام نور دہلی کا لیا ہوا انٹرویو |
| ۹۱ | **تیسرا باب: رضا اکیڈمی......پس منظر** |
| ۹۳ | مذہبی جذبات کا پہلا پڑاؤ |
| ۹۳ | رضا اکیڈمی کے قیام کا پس منظر |
| ۹۴ | تنظیم کے نام کا انتخاب |
| ۹۴ | رضا اکیڈمی کا پہلا آفس |
| ۹۵ | دوسری جگہ آفس کی منتقلی |
| ۹۵ | تیسری جگہ آفس کی منتقلی |

| | |
|---|---|
| چوتھی جگہ آفس کی تبدیلی | ۹۶ |
| رضا اکیڈمی کا موجودہ آفس | ۹۷ |
| **چوتھا باب: رضا اکیڈمی......اشاعتی روزن** | ۹۸ |
| رضا اکیڈمی کی پہلی اشاعت | ۱۰۰ |
| مطبوعات رضا اکیڈمی | ۱۰۰ |
| **پانچواں باب: رضا اکیڈمی......صحافتی آفاق** | ۱۳۶ |
| سہ ماہی رضا بک ریویو | ۱۳۷ |
| سالنامہ یادگار رضا | ۱۳۸ |
| ہفت روزہ مسلم ٹائمز | ۱۳۸ |
| ایک عظیم المیہ | ۱۳۸ |
| اعلیٰ معیاری ہفت روزہ نکالنے کی خواہش | ۱۳۹ |
| **چھٹا باب: رضا اکیڈمی......جادۂ رضویات کا سفر** | ۱۴۰ |
| رضویات کا حرف معتبر | ۱۴۱ |
| بحر و بر میں امام احمد رضا | ۱۴۲ |
| رضا اکیڈمی کا پہلا رضویاتی رنگ | ۱۴۳ |
| کم داموں میں کتابوں کی فروخت | ۱۴۳ |
| رسائل و جرائد سے فکر رضا کی اشاعت | ۱۴۴ |
| تصانیف رضا | ۱۴۵ |
| حضور مفتی اعظم و دیگر کی تصانیف | ۱۵۳ |
| اعلیٰ حضرت پر کتابیں | ۱۵۴ |
| رضا شناسی کا انوکھا انداز | ۱۵۷ |
| بحری جہاز میں جشن رضا | ۱۵۷ |
| فضاؤں میں جشن رضا | ۱۵۸ |
| جشن ولادتِ رضا کا تیسرا خصوصی پروگرام | ۱۵۹ |
| اخباری تراشوں کے نمونے | ۱۵۹ |
| رضا انعامی مقابلے کا انعقاد | ۱۶۰ |
| قرعہ اندازی کا پروگرام | ۱۶۲ |
| انعامات حاصل کرنے والوں کے اسما | ۱۶۳ |
| حضور مفتی اعظم ہند کے ۲۵ رویں سالانہ عرس کے موقع پر نوری انعامی مقابلہ | ۱۶۴ |
| صحیح جوابات | ۱۶۴ |
| انعام اور انعام یافتگان | ۱۶۴ |
| حضور نوری میاں علیہ الرحمہ کے صد سالہ عرس پر نوری انعامی مقابلہ | ۱۶۶ |
| کامیاب امیدواروں کو ٹکٹ کی فری تقسیم | ۱۶۷ |

| | |
|---|---|
| دیوبندی مناظر بھاگ گیا | ۱۹۰ |
| فتح کی خوشی میں یارسول اللہ کانفرنس | ۱۹۰ |
| نوری محفل | ۱۹۱ |
| بارہویں شریف کے موقع پر جلسوں کا اہتمام | ۱۹۳ |
| درس کتابوں کی اشاعت وفراہمی | ۱۹۳ |
| مدارس کا تعاون | ۱۹۳ |
| اکابرومشائخ کے نام سے کانفرنس کا انعقاد | ۱۹۴ |
| ضرورت مندوں کی امداد | ۱۹۴ |
| ممتاز علما کی ایوارڈز کے ذریعے عزت افزائی | ۱۹۴ |
| **جشن شارح بخاری** | ۱۹۵ |
| حضرت شارح بخاری کو البیلا اعزازیہ | ۱۹۵ |
| معارف شارح بخاری | ۱۹۶ |
| جشن کی تیاریاں | ۱۹۷ |
| جشن کا پہلا اجلاس | ۱۹۷ |
| جشن کا دوسرا اجلاس | ۱۹۸ |
| شارح بخاری کو چاندی سے تولنے کا نورانی منظر | ۱۹۸ |
| جشن میں شریک ہونے والے علما | ۱۹۸ |
| جشن شارح بخاری کا آنکھوں دیکھا حال | ۱۹۹ |
| **۷۸۶ ویں عرس غریب نواز پر رضا اکیڈمی کی بے مثال کارکردگی ومنصوبے** | ۲۰۴ |
| غریب نواز آرگنائزیشن کی تشکیل | ۲۰۵ |
| حضرت خواجہ غریب نواز کی مختصر سوانح حیات | ۲۰۵ |
| نعتیہ مشاعرہ | ۲۰۵ |
| حکومت ہند سے مطالبات | ۲۰۵ |
| پوری دنیا کی اہم شخصیات سے تاثرات طلب کیے گئے | ۲۰۶ |
| ہیلی کاپٹر سے گل پوشی | ۲۰۶ |
| ہوائی جہاز اور اسپیشل ٹرین | ۲۰۶ |
| اخبارات اور انٹرنیٹ | ۲۰۷ |
| مدارس واسکولی طلبہ کا مقابلہ | ۲۰۷ |
| کاروان غریب نواز | ۲۰۷ |
| اجمیر شریف میں غریب نواز کنونشن | ۲۰۷ |
| حضور غریب نواز پر سمینار | ۲۰۸ |

| | |
|---|---|
| غریب نواز انٹرنیشنل کانفرنس | ۲۰۸ |
| غریب نواز کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے رضا اکیڈمی کی اپیل | ۲۰۸ |
| ۷۸۶ ویں عرس کی تشہیر کے لیے رضا اکیڈمی کی ذہن سازی | ۲۰۹ |
| کاروانِ غریب نواز کا آنکھوں دیکھا حال | ۲۰۹ |
| کب کہا اور کیسے اجمیر شریف پہونچا | ۲۰۹ |
| اجمیر شریف میں استقبالیہ | ۲۱۴ |
| **نواں باب: رضا اکیڈمی...... گردِ پسِ کارواں** | ۲۱۶ |
| خلوص کی برکتیں | ۲۱۷ |
| رضا اکیڈمی کی شاخیں | ۲۱۸ |
| **دسواں باب: رضا اکیڈمی...... خدمات کا عمومی جائزہ** | ۲۲۴ |
| رضا اکیڈمی کی کارکردگی اور خدمات ایک نظر میں | ۲۲۵ |
| ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۳۰ |
| ۲۰۰۰ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۳۵ |
| ۲۰۰۱ میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۴۰ |
| ۲۰۰۲ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۴۶ |
| ۲۰۰۳ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۵۲ |
| ۲۰۰۴ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۵۵ |
| ۲۰۰۵ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۵۹ |
| ۲۰۰۶ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۶۳ |
| ۲۰۰۷ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۶۶ |
| ۲۰۰۸ میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۶۹ |
| ۲۰۰۹ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات | ۲۷۳ |
| **گیارھواں باب: رضا اکیڈمی......اہلِ علم کی مبارک بادیاں**<br>**〈ایوارڈز اور تہنیت ناموں کے پس منظر میں〉** | ۲۷۸ |
| خانقاہ مارہرہ مطہرہ سے ایوارڈ | ۲۷۹ |
| اعتراف خدمات | ۲۸۰ |
| کنزالایمان ایوارڈ | ۲۸۳ |
| کانپور کی مختلف تنظیموں کی جانب سے اعزاز | ۲۸۳ |
| قرطاسِ تبریک وتہنیت | ۲۸۳ |
| امام احمد رضا ایوارڈ | ۲۸۶ |
| علامہ رضا علی خاں ایوارڈ | ۲۸۶ |
| امام احمد رضا نیشنل ایوارڈ | ۲۸۶ |

| | |
|---|---|
| اعتراف حقیقت | ۲۸۶ |
| ملک العلماء ایوارڈ | ۲۸۸ |
| حضرت فقیہ النفس کی جانب سے ہدیہ تبریک | ۲۸۸ |
| **بارہواں باب: رضا اکیڈمی ......کل، آج اور کل** | ۲۸۹ |
| **تیرھواں باب: رضا اکیڈمی ......مذہبی وملّی اُمور کا تحفظ** (احتجاج اور مظاہروں کے حوالے سے) | ۲۹۵ |
| **چودھواں باب: رضا اکیڈمی ......اشاعتی زاویوں کی جھلک** | ۲۹۸ |

# انتساب

ان سعادت مند روحوں کے نام

جو جماعت اہل سنت کی ترویج و

اشاعت میں ہمہ وقت کوشاں ہیں

# سخن ابتدا

یہ میرے لیے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اشاعت سنیت اور خدمت دین متین کی عالمی تنظیم رضا اکیڈمی ممبئی کی خدمات، مساعی، کاوشیں، جد و جہد، تحریکات، جذبوں، حوصلوں، امنگوں، آرزوؤں، تمناؤں اور ولولوں کے سورج کو صفحہ قرطاس پر طلوع کرنے کی ذمہ داری میرے قلم کے نصیبے میں لکھی ہوئی ہے اور میں نے حتی الوسع اس آفتاب کی کرنوں کو قارئین کے نہاں خانہ دل میں پہنچانے کی ایک حقیرسی کوشش کی ہے۔ رضا اکیڈمی سے میری شناسائی کا قصہ بہت پرانا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد گرامی مذہبی کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا خاصا ذوق رکھتے تھے اور الحمد للہ اب بھی یہ ذوق برقرار ہے۔ ان کتابوں میں کثرت کے ساتھ ہندوستان کے دو اہم ناشرین میری نگاہوں کے سامنے آتے رہے ان میں ایک رضا اکیڈمی ممبئی ہے اور دوسرا المجمع الاسلامی مبارک پور ہے۔ بس یہی نقش اول ہے جس سے رضا اکیڈمی سے میری شناسائی کا خاکہ تیار ہوا ہے۔ قریب سن ۹۰ کی بات ہے کہ میرے والد گرامی رضا اکیڈمی کے مطبوعہ سنی رضوی کیلنڈر ہر سال منگوایا کرتے تھے۔ والد گرامی ہر سال

رضا اکیڈمی کو خط لکھتے اور سال نو شروع ہونے سے پہلے پہلے کیلنڈر ہمیں موصول ہو جاتے ۔کیلنڈر دیکھ کر ہم لوگ بے انتہا خوش ہوتے اور لوگوں میں قیمتاً تقسیم کر دیتے۔

پھر میں ۲۰۰۰ء میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے برصغیر کی اعلیٰ ترین درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور حاضر ہوا۔اسی سال رضا اکیڈمی کے بیدار مغز ارکان نے نائب مفتی اعظم ہند شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سابق صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے اور تکمیلِ شرح بخاری (نزہۃ القاری) کی خوشی میں ممبئی میں انہیں چاندی سے تولا تھا۔ اشرفیہ کے کیمپس میں جگہ جگہ رضا اکیڈمی کے اس انفرادی اور بے مثال قدم کے تذکرے سنے۔ سبھوں کو رضا اکیڈمی کے اس نہایت اہم اور انوکھے قدم کا اسیر پایا۔ حضرت شارح بخاری جب ممبئی سے مبارک پور تشریف لے گئے تو طلبہ اور اساتذہ نے حضرت کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ حضرت شارح بخاری کو اس وقت میں نے سب سے پہلی بار دیکھا تھا اور ان کی دست بوسی کا شرف بھی حاصل کیا تھا۔ وقت کا طائر اڑتا رہا اور میں بھی اپنے شعور وادراک کا آشیانہ تنکے تنکے جمع کر کے سنوارتا رہا۔ ۲۰۰۳ء میں جب رضا اکیڈمی کے سربراہ اسیر مفتی اعظم حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب اپنے احباب کے ساتھ عراقی مظلوموں کی ہمدردی، ان کی تسلی اور ان کا درد وغم بانٹنے کے لیے عراق گئے تو اشرفیہ کے کیمپس میں جگہ جگہ سعید نوری صاحب اور ان کے رفقائے کار کی ہمت وجرأت اور عراقی مظلوموں کے تئیں ان کی ہمدردی وغیرت کے چرچے تھے۔ ایک ساتھی نے مجھ سے بتایا کہ رضا اکیڈمی کے بانی سعید نوری صاحب عراق گئے ہیں تو پہلے تو مجھے اس بات کا یقین ہی نہیں ہوا کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ عراق میں مسلسل بم باری ہو رہی ہو، زندگی کی قیمتیں نہایت ارزاں ہوں، خون کی ندیاں بہہ رہی ہوں اور پورے عراق پر خوف ودہشت کے بادل چھائے ہوئے ہوں ایسی صورت میں کون ہوگا جو عراق جا کر اپنی جان جوکھم میں ڈالے مگر ہاں ایسے ماحول میں سر سے کفن باندھ کر عراق کا رخ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو واقعی قوم مسلم کے لیے دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہوں۔ بہر حال جب کئی طلبہ کی زبانی سنا تو اس خبر صداقت اثر کا یقین ہو گیا اور الحاج محمد سعید نوری صاحب کی عظمت میرے دل پر بیٹھ گئی۔

۲۰۰۶ء میں الجمع الاسلامی مبارک پور میں شعبۂ تصنیف وتالیف میں داخلہ لیا۔ دوران تربیت کئی بار ایسا ہوا کہ رضا اکیڈمی اور الحاج سعید نوری صاحب کا تذکرہ ہوا۔ ایک مرتبہ استاذ گرامی محسن اہل سنت حضرت مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ کے حکم پر ''رضا اکیڈمی ممبئی خدمات کا جائزہ'' ایک مضمون لکھا جو اسی سال ہفت روزہ ''مسلم ٹائمز'' ممبئی میں شائع بھی ہوا۔ دو سال کی تصنیفی تربیت لینے کے بعد میرے کرم فرما جناب زبیر قادری صاحب کی دعوت پر ممبئی آ گیا یہاں آ کر چند ماہ بعد رضا اکیڈمی سے جڑ گیا۔ تب سے اب تک رضا اکیڈمی کی خدمت پر مامور ہوں۔ دوران ملازمت مجھے حکم ہوا کہ رضا اکیڈمی کی تیس سالہ خدمات پر مشتمل کتاب مرتب کروں۔ اس کے لیے راقم نے پہلے خاکہ بنایا اور رضا اکیڈمی کی فائلوں کی خاک چھاننا شروع کر دی۔ فائلوں کی الٹ پلٹ کے دوران مجھے اندازہ ہوا کہ رضا اکیڈمی کی خدمات ۱۹۹۹ء تک کا تفصیلی ریکارڈ رکھا نہ جا سکا۔ بڑے بڑے کام کا ریکارڈ محفوظ ہے کچھ تو فائلوں میں اور کچھ ذہنوں میں۔ ۱۹۹۹ء کے بعد تمام خدمات کا تفصیلی ریکارڈ ہے۔ رضا اکیڈمی کی خدمات پر تاثرات کے لیے ہم نے برصغیر کے تقریباً سو سے زائد علما، مشائخ، دانشور اور ارباب قلم کی خدمت میں ایک خط روانہ کیا بہت سے حضرات نے اپنی مصروفیتوں کی وجہ تاثرات قلم بند نہیں فرمائے تاہم جو تاثرات ہمیں موصول ہوئے وہ نذر کتاب ہیں۔ بعض اہم تاثرات رضا اکیڈمی کی فائلوں میں محفوظ تھے وہ بھی شامل کر لے گئے ہیں۔

اگر رضا اکیڈمی کی ساری خدمات محفوظ کی گئی ہوتیں تو ایک بہت ضخیم کتاب تیار ہو جاتی اصل میں ہوا یوں کہ پہلے پہل رضا اکیڈمی نے صرف کام پر توجہ دی کام کا ریکارڈ رکھنے کی طرف بالکل بھی توجہ نہ تھی اور اگر کچھ ریکارڈ رکھا بھی گیا تو وہ مستقل جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو گیا۔ بہر حال جو کچھ ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے کوشش کی گئی ہے کہ جو کچھ بھی فائلوں یا ذہنوں میں موجود ہے اسے تحریری لڑی میں پرو دیا جائے۔ میں اس کوشش کہاں تک کامیاب رہا ہوں اس کا فیصلہ قارئین پر ہے۔ جہاں جہاں قلم غلطیوں کا شکار ہوا ہو یا سوچ کی لغزشوں کا دامن تنگ ہو اس میں میرا ہی قصور ہوگا۔ قارئین اگر کسی کارنامے کو کتاب

میں نہ دیکھیں تو براہ کرم مطلع کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کا اضافہ کیا جا سکے۔ میں اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے مشفق استاذ گرامی ناشر مسلک اعلی حضرت حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تصحیح فرمائی اور اس جہت سے بھی میں بڑی فراخ دلی سے ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری تصور کرتا ہوں کہ آج میں جو کچھ بھی لکھ لیتا ہوں وہ سب حضرت نعمانی صاحب قبلہ کی تربیت کا اثر ہے اگر حضرت نعمانی صاحب قبلہ میری قلمی رہ نمائی نہ فرماتے تو شاید یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ درازتر فرمائے اور وہ یوں ہی دین متین کی بیش بہا خدمات انجام دیتے رہیں۔

اس کتاب کے لیے مواد کی فراہمی میں جناب محمد ناظم صاحب (رضا اکیڈمی، ممبئی) نے بہت تعاون کیا ہے اللہ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

صادق رضا مصباحی

رضا اکیڈمی ممبئی

موبائل نمبر:9320884970

# پہلا باب

## رضا اکیڈمی......

## مشاہیر کے حقیقت رنگ اظہاریے

# رضا اکیڈمی اہل سنت کا فعال ادارہ ہے

**شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ**

سابق صدر شعبہ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

رضا اکیڈمی بمبئی کے ارکان کو جب یہ خبر ملی کہ شرح بخاری مکمل ہو چکی ہے تو انھوں نے مجھ سے پوچھے بغیر تکمیلِ شرح بخاری کے جشن کا اعلان کر دیا۔ اہلِ سُنّت میں جو جمود و تعطل ہے اس کے پیش نظر مَیں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسی کوئی تقریب منائی جا سکتی ہے۔ یہ بھی اس بے مایہ پر مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا خصوصی کرم ہے۔

کریماں کہ در فضل بالا تر اند
سگاں پرورند و چناں پرورند

رضا اکیڈمی بمبئی اہلِ سُنّت کا سب سے فعّال اور مفید ادارہ ہے جس نے بہت بڑے بڑے عظیم الشان اہم نمایاں کام انجام دیئے ہیں۔ مثلاً جشنِ صد سالہ مفتیِ اعظم ہند، پانچ ممتاز علمائے اہلِ سُنّت میں سے صاحبانِ تصنیف کو "امام احمد رضا ایوارڈ، نیز مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی اور دیگر علمائے اہلِ سُنّت کی سینکڑوں تصانیف کی اشاعت وغیرہ وغیرہ۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ عز و جل اس ادارے کو خصوصاً اس کے سیکریٹری عزیز رشید محمد سعید نوری سلمہٗ کو ان سب خدمات کا دارین میں بہترین صلہ عطا فرمائے اور اپنے بندوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دے۔ آمین

بروز پنج شنبہ، ۱۶؍ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ مطابق یکم جولائی ۱۹۹۹ء

.................

# مَیں ذہنی وفکری طور پر رضا اکیڈمی سے بہت قریب ہوں

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ (الہ باد)

عزیز گرامی: محمد سعید رضوی مَیں نے رضا اکیڈمی کو ہمیشہ اپنا ادارہ سمجھا ہے اور آپ کی صلاحیتوں کی قدر کی ہے۔ جب کبھی کسی نے رضا اکیڈمی کے خلاف کوئی بات کہی تو مَیں نے اس کی مدافعت کی اور آپ سے بھی ہمیشہ یہی کہتا رہا کہ آپ کام میں لگے رہیے، لوگوں کی تنقید اور طعن و تشنیع کی فکر نہ کیجیے۔ ہمیشہ تعمیری کاموں میں اپنی صلاحیتوں کو لگائیے۔ تخریبی ذہن نہیں پیدا کرنا چاہیے۔ جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ رضا اکیڈمی کا تصلب فی الدین بہت پسندیدہ ہے۔ بے راہ روی کے اس نازک ترین دور میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی صیانت وحفاظت ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ لوگ بہت ہی بے باکی سے اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔ مَیں ذہنی وفکری طور پر رضا اکیڈمی سے بہت قریب رہا اور قریب ہوں اور ان شاء المولیٰ تعالیٰ قریب رہوں گا۔ مَیں نے اپنی ہر ممکنہ خدمات کو آپ کے ادارے کے سپرد کیا ہے اور ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ آپ کا ادارہ یوماً فیوماً ترقی کرتا رہے۔ انحطاط اور تنزل کے ہوش ربا دور میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کے استقلال و استحکام کے لیے جدوجہد کرنا وقت کا عظیم جہاد ہے۔ آپ اس کام میں لگے رہیے۔ تنہائی محسوس نہ کیجیے۔ ابھی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے جاں نثاروں کی کمی نہیں ہوگئی ہے۔ وقت کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ بریلویت کے نام پہ جس میں بھی زبان وقلم کی آزادی ہو بلا لومۃ لائم ایسے لوگوں سے بہت سختی سے محاسبہ کیا جائے۔ مسلک ہی تو ہمارا سرمایہ ہے۔ خدانخواستہ ہم اس کو بھی کھو بیٹھے تو پھر ہمارا وجود ہی کہاں رہ جائے گا۔

بریلویت ہمارا تشخص ہے اور اس پر ہمیں فخر ہے۔ ہم اس کو کبھی بھی مٹا نہیں سکتے۔ مسلک کو ہم نے کسی مصلحت کے تحت اختیار نہیں کیا ہے۔ یہ ہمارے ضمیر کی اصل آواز ہے۔ جس کو کوئی دبا نہیں سکتا۔

عزیز گرامی! مجھے احساس ہے کہ میرا خط طویل ہو گیا۔ لیکن مستقبل میں آپ ہی لوگوں سے اُمیدیں وابستہ ہیں۔

اس لیے آپ کے تصور سے حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور وقت کی ضروری باتوں کو آپ سے کہہ دیتا ہوں۔ شفیع بھائی اور رفقائے ادارہ سے بہت بہت سلام کہہ دیں۔ میری پُرخلوص دعائیں و نیک تمنائیں آپ سے وابستہ ہیں۔

اُمید ہے کہ اس سفر میں آپ سے ملاقات ہوگی۔ خدا کرے کہ آپ لوگ اچھے ہوں۔

۱۹/اکتوبر ۱۹۸۷ء

..................

# سعید نوری فعال و متحرک شخصیت ہیں

علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ (الہ باد)

خدا ہی بہتر جانتا ہے وہ کسی مسعود و مبارک ساعت تھی اور تسنیم و کوثر میں کیسے دھلے دھلائے ہاتھ تھے جب اور جن ہاتھوں سے رضا اکیڈمی کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پلک جھپکتے یہ کارواں اتنا دور نکل گیا کہ برق رفتار اسپ سواروں نے اس کی گرد تک نہ پائی۔ سچ ہے اخلاصِ نیت کا آشیانہ اتنا بلند ہوتا ہے جہاں کوئی کمند کا گزر نہیں۔ کل کا ننھا منا سا پودا آج کا تناور اور بار آور درخت بن چکا ہے۔ یہ اہلِ سُنّت کا ایک اشاعتی ادارہ ہے جو بہت ہی قلیل مدت میں اپنی آفاقی شہرت کی بنیاد پر ملک اور بیرون ملک علما اور مہمانوں کی قیام گاہ اور ضیافت گاہ بن چکا ہے۔ بہت ہی فیاض، روشن خیال اور وسیع النظر حضرات کے ہاتھوں اس کی قیادت ہے۔ جن کے خون کی بوند بوند میں وفاداری مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جذبہ موجزن ہے۔ مذہبِ اہلِ سُنّت کی ترویج و اشاعت اور مسلکِ رضویت کی تائید و حمایت اس ادارے کا بنیادی نصب العین ہے۔ اب تک ترجمۂ اعلیٰ حضرت کے علاوہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل کی ہزار ہا ہزار اشاعت ہو چکی ہے۔ جن میں اکثر و بیشتر مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔

عزیزم محمد سعید رضوی نوری فعال و متحرک شخصیت ہیں۔ عزیز موصوف کی مساعی جمیلہ نے اسے ہم دوشِ ثریا کر دیا ہے۔ کچھ بھی ہو اعلیٰ حضرت و مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فیضان کرم کا نتیجہ ہے۔ اگر ایصالِ ثواب کی خاطر آپ بھی کتابچے و رسائل شائع کرانا چاہتے ہیں تو رضا اکیڈمی کی طرف رجوع کیجیے۔ خدائے قدیر اس ادارے کو آسیبِ روزگار سے محفوظ رکھے اور اہلِ سُنّت کا مرکزِ توجہ بنائے۔ آمین

(ماہ نامہ ''پاسبان'' الہ آباد، جنوری فروری ۱۹۸۴ء)

۱۹/۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء

# محترم محمد سعید نوری سر برآوردہ مجاہدین میں سے ہیں

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ (لاہور)

(حضرت موصوف ۱۹۹۸ء میں ممبئی تشریف لائے تھے یہ تاثر اسی دوران لکھا گیا)

رضا اکیڈمی، ممبئی کے سربراہ، مجاہدِ سنّیت محترم محمد سعید نوری بھائی حفظہ اللہ تعالیٰ، اہلِ سنّت و جماعت کے ان سر برآوردہ مجاہدین میں سے ہیں جن کا تعارف ملکی سرحدوں سے آگے بڑھ کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتا ہے۔ نوری بھائی جواں سال بھی ہیں اور جواں ہمت بھی، انہوں نے ۱۹۷۸ء میں رضا اکیڈمی ممبئی کی بنیاد رکھی۔ ان کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے کہ رضا اکیڈمی کے برگ وبار پوری دنیا میں پہنچ رہے ہیں۔

رضا اکیڈمی کا نہایت قابلِ قدر کارنامہ ۱۹۸۰ء میں اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز کا ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' کا شائع کرنا ہے۔ ابھی حال ہی میں رضا اکیڈمی نے ''حدائق بخشش'' کا سب سے اعلیٰ ایڈیشن شائع کرکے اربابِ عشق ومحبت کے دل مسرت وشادمانی سے سرشار کردیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے ایک سو رسائل کا سیٹ بیک وقت شائع کرکے اہلِ سنّت و جماعت کو مسرت ونشاط آمیز حیرت سے دوچار کردیا ہے۔ پھر اُن کے ٹائٹل اتنے دل کش ہیں کہ جو دیکھتا ہے بے ساختہ اُٹھا کر خریدنے کی آرزو کرتا ہے۔

محترم سعید نوری بھائی کی سرپرستی میں ۱۹۸۱ء میں نوری محفل قائم ہوئی جس میں ہر ہفتے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ حاضرین کو پیش کیا جاتا ہے۔ ۴؍اکتوبر ۱۹۹۸ء کو راقم ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسلسل ان کی نوازشات سے مستفید ہوا۔ انہوں نے ازراہِ مہربانی مجھے نوری محفل میں استقبالیہ بھی دیا۔ ۷؍نومبر کو انہوں نے پاٹکر ہال میں سیدنا غریب نواز رضی اللہ عنہ کی یاد میں محفلِ نعت کا اہتمام کیا۔ اس ہال میں داخلہ بذریعہ پاس رکھا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ ہر عمر کے افراد پاس حاصل کرنے رضا اکیڈمی آرہے ہیں۔ گویا

انھوں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی جوت مسلمانوں کے دلوں میں جگا دی ہے۔ رات کو جناب اویس قادری (کراچی) نے لحنِ داؤدی سے نعت خوانی کرتے ہوئے سماں باندھ دیا۔ ہال کی کرسیاں فل ہونے کی بنا پر لوگ زمین پر بیٹھے اور کھڑے نعتیں سنتے اور جھومتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اہلِ سُنّت و جماعت میں ان جیسے جذبۂ اخلاص اور للّٰہیت سے معمور افراد بکثرت پیدا فرمائے اور ان کے مرجع انام ہونے کی حیثیت قائم و دائم رکھے۔ انہیں اور ان کے تمام معاونین اور متعلقین کو دارین کی نعمتوں سے نوازے۔ خصوصاً بابو بھائی (عبدالغفار رضوی صاحب) کو جو ان کے دست راست اور معاون ہیں۔

یہ سب فیض ہے امامِ اہلِ سُنّت مفتیِ اعظم حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا، اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ آمین

۱ر رجب ۱۴۱۹ھ/ ۸ر نومبر ۱۹۹۸ء

..................

# رضا اکیڈمی اپنے کام سے پہچانی جاتی ہے

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)

قلم تھاما تو ''شہد'' کا خیال آیا کہ وہ یونہی تو نہیں بن جاتا۔اس کا خالص ہونا فطری ہے کہ اسی میں شفا ہے ۔دین و مذہب کو جاننے اور حق کو پہچاننے کے پیمانے جب........تو ماحول میں دمک اور مہک نہیں رہتی ۔حق ہی سے دل ودماغ روشن اور منور ہوتے ہیں اور اہل حق کے ہی تذکار سے تسکین وطمانینت ہوتی ہے کیونکہ وہ نور ونکہت سے وابستہ ہوتے ہیں ،اسی کا حوالہ ہوتے ہیں ۔خالص شہد کی طرح شفا کا کام کرتے ہیں ۔اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی تھے مگر ان کی ذات وخدمات سے کروڑوں متاثر ہوئے ۔آج ان کا نام اور کام ملت کا.....ہے۔الحمد للہ علی احسانہ

Academy (اکیڈمی) کا انگریزی لفظ علم پھیلانے والے ادارے کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ممبئی کے ایک فرد نے تیس برس پہلے ''رضا اکیڈمی'' قائم کر کے جس سفر کا آغاز کیا تھا آج سمتوں میں وہ کارواں.....ہے۔میرے اعلیٰ حضرت کے نام پر قائم یہ ادارہ اپنے دینی ،علمی ،فلاحی اور رفاہی کام ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ان کا دفتر آج بھی چھوٹا ہے اور عملہ بھی زیادہ نہیں مگر یہ میرے رضا کے نام اور کام کی کشش ہے کہ انہیں مخلص معاونین میسر ہیں اور بڑا کام ہو رہا ہے۔محنت اور محبت ہی سے کمائی ہوتی ہے اور کام ہوتے ہیں ۔رضا اکیڈمی نے یہی طرز اپنائی ہے۔اس اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری اپنی کاوشوں اور مسلسل جدوجہد سے سبھی میں پذیرائی پا جاتے ہیں ۔اللہ کرے کہ روشنی اور خوشبو پھیلانے کا یہ سفر جاری رہے اور میرے اعلیٰ حضرت کی محنتوں سے دنیا فیضیاب ہوتی رہے......

المرقوم: ۵؍شعبان ۱۴۲۹ھ

# رضا اکیڈمی کی پورے ہندوستان میں کوئی مثال نہیں

مولانا عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی (المجمع الاالاسلامی، مبارک پور)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جناب الحاج محمد سعید نوری کی قائم کردہ تنظیم ''رضا اکیڈمی ممبئی'' نے چند سالوں میں مسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت اور فکرِ رضا کی تبلیغ و اشاعت میں اکیلے جتنے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اس کی دوسری مثال پورے ہندوستان میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ انجمنیں اور تنظیمیں تو بہت سی اور بھی ہیں لیکن اکثر تو اپنا نام بھی کھو چکی ہیں اور جو ہیں وہ اپنے چند مخصوص کاموں میں محدود و محصور ہیں۔ مجھے بانیوں کے اخلاص پر شبہہ نہیں لیکن کسی تنظیم کو چلانے اور فروغ دینے کے لیے جس استقامت اور عزم و ہمت کی ضرورت ہوتی ہے اگر وہ نہ ہوتو کسی تنظیم کا فروغ مشکل تر ہو جاتا ہے۔ پھر بانیوں کے بعد صحیح وارث کا نہ ملنا بھی عدم فروغ کا سبب بن جاتا ہے۔ الحمدللہ ناصرِ مسلکِ رضا جناب الحاج محمد سعید صاحب نوری نے بچپن ہی میں رضا اکیڈمی کا پودا لگایا اور پھر اسے پوری تن دہی اور جاں کاہی سے سیراب کرتے رہے، اخلاص کے ساتھ استقامت کو انھوں نے اوّل دن سے ہی اپنا شیوہ بنایا، خدا نے فضل فرمایا اور توفیق دی تو مخلص احباب اور ہمدرد بھی ملتے رہے۔ پھر کیا تھا ''لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا'' کی مثال قائم ہوگئی اور آج رضا اکیڈمی کا ننھا پودا تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نظر بد سے بچائے۔ اسے مزید فروغ و استحکام بخشے اور اس کارواں میں شامل تمام ہم سفروں نیز بانی کو اپنی بے پناہ نعمتوں برکتوں سے نوازے۔ مَیں سمجھتا ہوں رضا اکیڈمی کے اہم کاموں کو یوں سمیٹا جاسکتا ہے۔

(۱) متعدد اکابر و مشائخ کے ناموں سے کانفرنسوں کا انعقاد جن میں مفتیِ اعظم کانفرنس سرفہرست ہے

(۲) مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کے تعلق سے احتجاجات

(۳) مسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت کے فروغ اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے وسیع پیمانے پر دینی کتابوں کی اشاعت اور تقسیم یا نہایت ارزاں داموں پر انھیں سیل کرنا
(۴) مدارس کا قیام اور دیگر مدارس اہلِ سُنّت کا تعاون
(۵) درسِ نظامی اور دیگر درسیات سے متعلق کتابوں کو شائع کر کے مدارسِ اہلِ سُنّت کو عطیہ کرنا، جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، نحو وصرف اور ادب سبھی فنون کی کتابیں شامل ہیں
(۶) مقدمات کے تصفیے میں غریب وضرورت مند مسلمانوں بالخصوص دینی اداروں اور مساجد کے ذمے داروں کا تعاون اور ان کو مفید مشوروں سے نوازنا
(۷) نمایاں دینی کارناموں کے حامل علماے اہلِ سُنّت کو مختلف انداز سے ایوارڈ دینا اور ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرنا
(۸) مصنفین کے مسودات کو طباعت واشاعت سے ہم کنار کرنا
(۹) فرقہ وارانہ فسادات میں ریلیف فنڈ قائم کر کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا
(۱۰) جملہ موجود تصانیف اعلیٰ حضرت بالخصوص فتاویٰ رضویہ کی مکمل بارہ جلدیں پھر ترجمہ کی تیس جلدیں شائع کر کے کم قیمت پر شائقین کو فراہم کرنا
(۱۱) سُنّی رضوی کیلنڈر کی اشاعت جس میں اشعارِ اعلیٰ حضرت کے انداز سے ڈیزائن کا اہتمام ہوتا ہے اور بہت سی دینی معلومات، سُنّی اداروں کا تعارف، سُنّی علما اور اہم شخصیات کے پتے اور فون نمبر بھی ہوتے ہیں
(۱۲) متعدد بار اہتمام سے ''کنزالایمان'' کی اشاعت جس میں ہندی اور انگریزی ایڈیشن بھی شامل ہیں
(۱۳) وصالِ مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ کے بعد سے ہر سال بانیِ رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری کا رفقا کے ساتھ عرسِ نوری میں بریلی شریف میں حاضری دینا
(۱۴) ہر جمعرات کو محفلِ نوری کا اہتمام کرنا جس میں نعت خوانی، شجرہ خوانی، فاتحہ اور علما کے بیانات کا بھی (حسبِ موقع) انتظام کرنا

ہندوستان اور بیرونِ ہند کے علماے اہلِ سُنّت رضا اکیڈمی کے ان

کارناموں سے متاثر نظر آتے ہیں اور اعترافِ حقیقت میں بھی تامل نہیں کرتے ہیں جو اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ مولیٰ عزوجل ان خدمات کو قبولیت سے نوازے اور بانی کو بیش از بیش اجر سے ہم کنار کرے۔ آمین

۲۹ر محرم الحرام ۱۴۳۰ھ/ ۲۷ر جنوری ۲۰۰۹ء

.......................

# رضا اکیڈمی نے درخشاں خدمات سرانجام دی ہیں:

مولانا محمد حسن علی رضوی (میلسی پاکستان)

دربارہ تاثرات برائے خدمات رضا اکیڈمی ملفوف گرامی نامہ موصول ہوکر کاشف کوائف و باعثِ فرحت وسرور ہوا۔ ماشاء اللہ بحمدہ تعالیٰ رضا اکیڈمی کی عظیم وجلیل خدمات اظہر من الشمس ہیں اور سنی رضوی اداروں کے لیے باعثِ تقلید ہیں۔ جس دینی مذہبی مسلکی جذبۂ صادق اور جس خلوص وللّٰہیت سے آپ نے اور آپ کے ادارہ رضا اکیڈمی نے بے لوث اور درخشاں خدمات سرانجام دی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ ماشاء اللہ نہ صرف برصغیر ہند و پاک بلکہ عالمی سطح پر رضا اکیڈمی کا نام ہے۔ ۱۹۸۱ء میں فقیر دارالخیر و القدس درگاہ معلیٰ اجمیر شریف حاضر ہوا تھا حضور مجاہد ملت دھام نگری رحمۃ اللہ علیہ اور ریحان ملت بریلوی علیہ الرحمۃ کے ساتھ قیام رہا۔ رضا اکیڈمی کا پہلا تعارف حاصل ہوا تھا۔ رضا اکیڈمی کے مخلص کارکن اپنی قیام گاہ پر بھی لے گئے تھے اور رضا اکیڈمی کی بہت سی کتب و رسائل مرحمت فرمائی تھیں اس کے بعد بھی اکثر و بیشتر کتب فقیر سگِ بارگاہ رضوی کو رضا اکیڈمی کی طرف سے ملتی رہیں جس پر یہ فقیر بے حد ممنون و متشکر اور دعا گو ہے۔ اگر رضا اکیڈمی پاکستان میں ہوتی یا فقیر دعا گو ہندوستان میں ہوتا تو رضا اکیڈمی کی نہ صرف قلمی بلکہ مالی معاونت بھی کرتا۔ فی الواقع رضا اکیڈمی نے مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فروغ اور تحفظ و دفاع میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فتنوں کے اس دور میں اصول وفروع کے جملہ مسائل میں تحقیقات ومسلک اعلیٰ حضرت کا اتباع از حد ضروری ولازمی ہے۔ فقیر کی پر خلوص دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وجلالہ اپنے حبیب محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت کے صدقے سے اور سرکار غوث ورضا وسیدنا مفتی اعظم قدست اسرارہم کے روحانی تصرف سے رضا اکیڈمی کو دن دونی رات چوگنی ترقی وکامیابی عطا فرمائے اور بام عروج پر پہنچائے۔ آمین۔ جملہ اراکین ومعاونین کی خدمت میں سلام ودعا۔

# رضا اکیڈمی سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ الرضوان کی روحانی جلوہ باریوں کا مینار ہے

مولانا بدر القادری مصباحی (ہالینڈ)

رضا اکیڈمی کی خدمات کا دائرہ نہایت وسیع ہے جس میں اہم تر اشاعتی عمل ہے اور میرے خیال میں ہندوستان کے سنی اداروں میں یہ اعزاز صرف اسی کو حاصل ہے کہ اس نے چھ سو کتابیں طبع کرا کے نہایت کم قیمتوں پر یا مفت لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ''تمہید ایمان'' جن دنوں شائع کر کے رضا اکیڈمی کے ورکرس ہند و بیرون ہند پہنچا رہے تھے ان دنوں مخلصین اہل سنت کے دلوں سے ان کے لئے دعائیں نکل رہی تھیں کہ ۲۵ ہزار کی تعداد میں سرکار اعلیٰ حضرت کی یہ اہم ترین کتاب بانٹی گئی۔ اسی طرح کنز الایمان ترجمہ قرآن کی طرف رضا اکیڈمی کی توجہ ہوئی تو اسے بھی ہزار ہا ہزار کی تعداد میں اہل شوق تک پہنچایا گیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت کا سب سے نمایاں علمی شاہکار فتاویٰ رضویہ کی اشاعت میں بھی رضا اکیڈمی ممبئی کا نمایاں کردار ہے۔

کتابوں اور لٹریچر کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں اگر اور زیادہ وسعت نظر سے کام لیا جاتا تو یہ چنداں مشکل نہ تھا کہ دنیا کے تمام براعظموں میں سنیت کے تمام مراکز تک چاہے نہ سہی مگر اپنے نمایاں مراکز اور سینٹرس تک بھی یہ عظیم علمی تحائف پہنچائے جا سکتے تھے۔ مگر اس جانب اب تک ارباب حل و عقد کی توجہ نہیں ہوئی۔ اس لیے رضا اکیڈمی ممبئی کی اہم مطبوعات میں سے کوئی بھی نہ ہالینڈ میں ہے نہ امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ اور آسٹریلیا میں کسی مرکز میں نظر آئی۔ افریقہ میں بھی جہاں تک فقیر کی رسائی ہوئی وہ مراکز اور سینٹرس اس فیض سے محروم ہیں۔ اس جانب بھی کچھ التفات ہوتا تو مفید تھا۔

کتابوں کی اشاعت کے علاوہ رضا اکیڈمی ممبئی نے فلاحی اور رفاہی کاموں میں بھی اچھا

کام کیا ہے۔ اور اپنی انہی ہمہ جہتی خدمات کے باعث خصوصیت کے ساتھ مہاراشٹر میں سیاسی وسماجی سطح پر رضا اکیڈمی کا اپنا ایک وقار ہے۔ جو دیگر تنظیموں کے بالمقابل نہایت بلند ہے۔

ان تمام کارناموں میں روح رواں کی حیثیت سے ہمارے سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ و الرضوان کی چلتی پھرتی کرامت محترم جناب الحاج محمد سعید نوری ہر جگہ موجود ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے عزم واستقامت میں بیشمار برکتیں عطا کرے۔ اور اس مرد باوفا کے حلقۂ احباب کو بھی اپنے خصوصی کرم سے بہرہ ورفرمائے۔ آمین۔

..................

# دنیائے سُنّیت کا عدیم المثال اشاعتی ادارہ

مولانا منشا تابش قصوری (لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم ومکرم جناب مولانا صادق رضا مصباحی صاحب زید مجدہٗ کے طرف سے ایک دلنواز مراسلہ باصرہ نواز ہوا جس کے ذریعے ملت اسلامیہ کے عدیم المثال قابل تقلید، منفرد اور ممتاز اشاعتی ادارے ''رضا اکیڈمی ممبئی'' کی تیس سالہ خدمات پر'' تاثراتِ تابش'' طلب کیے ہیں۔ اور یہ مکتوب گرامی مطالبہ کرتا ہے کہ تیس جولائی تک تاثرات ارسال ہوں۔

مگر لطف کی بات ہے کہ راقم السطور کو یہ ارشاد نامہ ۸/اگست ۲۰۰۸ء کو ہاتھ لگا۔ ظاہر ہے ڈیٹ گزرنے کے بعد لکھنے کی طرف طبیعت کا آمادہ ہونا امتحان سے کم نہیں۔ تاہم اشاعت کے تصور کو ایک طرف کرتے ہوئے چند شکستہ سے کلمات پر اکتفا کرتا ہوں تا کہ فدائی مفتی اعظم ہند، سراپا سعادت حضرت الحاج محمد سعید نوری زیدت انوارھم کی ایثار و خلوص پر مبنی محنت شاقہ، محبت صادقہ، جہد مسلسل، اور سچے عشق سے بھر پور برکات سے قدرے حصہ لے سکوں۔

جہانِ مفتی اعظم ہند مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی کا موصوف کی طرف سے یادگار تحفہ وصول پاتے ہی جملہ مرتبین خصوصاً الحاج محمد سعید نوری مدظلہ کو خراج محبت و تحسین پیش کرتے ہوئے فوری طور پر اس کی اشاعت کا پاکستان میں اہتمام کیا اور اعتراف عظمت کے عنوان سے جہاں تک ممکن تھا اپنے قلبی تاثرات کو نہایت جامعیت کے ساتھ پیش کیا۔

تیس سال قبل ۱۹۷۸ء میں رضا اکیڈمی کی بنیاد رکھی گئی اور موصوف نے انتہائی عرق ریزی سے اس کی آبیاری فرمائی اور اس نہج سے پالا کہ آج اس کے ثمرات سے دنیائے سنیت خوب مستفیض ہو رہی ہے اور بلاشبہہ یہ ادارہ اہلِ سُنّت و جماعت کے عزّ و وقار شان و شوکت اور عظمت و رفعت کا نشان بن چکا ہے۔ اب رضا اکیڈمی ممبئی کی جگہ جگہ داستان ہے، قریہ قریہ

حکایات ہیں، شہر شہر اور ملک ملک تذکرے ہیں اہلِ علم وقلم ہدایائے تحسین وتبریک پیش کر رہے ہیں۔اس کے حقائق پرمبنی کارنامے اتنے وقیع ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ترین ہے۔

یہ ناچیز رضا اکیڈمی کی جاندار سدا بہار خدمات پر کیا لکھے؟ لکھنے والے تو ایک ایک کر کے چلے گئے اور یہ نکما ان کی گردِراہ کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہا ہے۔ ذرا دیکھئے تو سہی۔

☆ نازش لوح وقلم الحاج ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری علیہ الرحمۃ، لکھتے لکھتے خاموش ہو گئے۔رضا اکیڈمی پر لکھتے تو وہ لکھتے

☆ محقق عصر علامہ الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ لکھتے لکھتے سو گئے، رضا اکیڈمی پر لکھتے تو وہ لکھتے

☆ مفتیِ وقت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ، لکھتے تو وہ لکھتے جن کی سربراہی میں فتاویٰ رضویہ جدید تینتیس ۳۳ مجلّات میں تخریج وترجمے کے مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

☆ اور پھر سراپا عشق فنافی الرضا الحاج محمد مقبول احمد ضیائی قادری علیہ الرحمۃ بانی رضا اکیڈمی لاہور پاکستان جن کا مشن تحریک رضا کی ترویج رہا جو تین ماہ علیل رہنے کے بعد درود شریف پڑھتے پڑھتے وصال فرما گئے۔

☆ رضا اکیڈمی ممبئی کی جامع خدمات پر آج علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ ہوتے تو وہ لکھتے اور لکھنے کا حق ادا فرماتے۔

☆ حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی، حضرت علامہ نسیم بستوی علیہما الرحمۃ ہوتے تو رضا اکیڈمی ممبئی پر کیا کیا اور کیسی کیسی عمدہ تحریریں عطا فرماتے جن کے نقوش پا ہمارے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتے تھے۔

تاہم مایوسی کی کوئی بات نہیں ہمارے ان اسلاف نے جاتے جاتے ایسے اعلیٰ علم وعمل کے پیکر اخلاف دیے ہیں جن کی ہر شعبۂ علم پر گہری گرفت ہے اور ان کی رضا اکیڈمی کے ساتھ وابستگی اظہر من الشمس ہے نیز وہ آج کے علمی وقلمی خلا کو پُر کرنے کی صلاحیتوں سے خوب آراستہ ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں۔جن کی پُرخلوص علمی خدمات نے رضا

اکیڈمی کو بام عروج بخشا اور آج جہاں بھر میں اس ادارے کی شہرت ہے وہ یہ ہیں۔

☆ زبدۃ الاذکیاء حضرت علامہ مولانا محمد احمد مصباحی بھیروی دامت برکاتہم القدسیہ ناظم تعلیمات وصدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

☆ حضرت علامہ مفتی نظام الدین مصباحی مفتی الجامعۃ الاشرفیہ

☆ حضرت علامہ یٰسین اختر الاعظمی بانی دارالقلم دہلی

☆ حضرت علامہ مولانا افتخار احمد اعظمی ساؤتھ افریقہ

☆ حضرت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب (چریا کوٹ)

☆ حضرت علامہ مولانا بدرالقادری ہالینڈ

☆ حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم بستوی دہلی

☆ حضرت پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی لاہور (پاکستان) مدیر اعلیٰ جہان رضا لاہور

☆ حضرت علامہ مبارک حسین مصباحی مدیر ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور

☆ حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدیر معارف رضا کراچی پاکستان

☆ حضرت ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بریلی شریف

☆ حضرت علامہ مولانا الحافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی برکاتی

☆ حضرت غلام مصطفےٰ رضوی بانی نوری مشن مالیگاؤں

یہ وہ عالی مرتبت علمی وقلمی شخصیات ہیں جن پر ہر شعبۂ علم (درس وتدریس، وعظ وتقریر اور تحریر) نازاں ہے۔ بلکہ ان کے تلامذہ بھی بڑی صلاحیتوں سے آراستہ ہیں ایسی بلند مرتبت ہستیوں کا رضا اکیڈمی کی سرپرستی فرمانا از خود رضا اکیڈمی کی بہترین خدمات کا برملا اعتراف ہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے بعد وہ کونسی شخصیت یا ادارہ ہے جس نے فی زمانہ اس طرح علمائے اہلِ سُنّت کی تدریسی، تحقیقی، تحریری، تقریری، فقہی خدمات کو محض متعارف ہی نہیں بلکہ گرانقدر انعامات سے بام عروج بخشا ہو یہ کوئی معمولی بات نہیں، علمائے حق کی قدر

افزائی کا عظیم مظاہرہ ہے۔

نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی علمی وفقہی خدمات نے رضا اکیڈمی کو اتنا متاثر کیا کہ ان کے وزن کے برابر چاندی ان کے پاؤں میں ڈھیر کردی اور پھر انہوں نے وہی چاندی جس بے نیازی اور استغنا سے رضا اکیڈمی اور الجامعۃ الاشرفیہ کی مزید تعمیر وترقی کے لیے پیش کردی یہ انہیں کا کمال ہے۔

اس دور میں یہ واقعہ ایک نادر داستان کے طور پر رضا اکیڈمی ممبئی کے تاریخی کارناموں میں جگمگا تا رہے گا گو ۲۰۰۷ء میں برکات مدینہ یونیورسٹی کراچی کے وسیع وعریض اراضی پر برکاتی فاؤنڈیشن کراچی کے عظیم الشان بین الاقوامی اجتماع میں مصروف ثنا خوان جناب الحاج محمد اویس برکاتی رضوی کو بھی چاندی کے ساتھ تولا گیا، جہاں بیک وقت ایک ہزار چھتیس حفاظ کرام کی دستار بندی عمل میں آئی۔ جنہوں نے دو تین سال کے عرصے میں قرآن مجید کو اپنے سینوں میں محفوظ کیا ہے۔

محترم المقام الحاج محمد رفیق برکاتی مدظلہ، بانی برکاتی انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کراچی کے زیر اہتمام اسناد فراغت اور دستار فضیلت کا حسین منظر ایک تاریخ رقم کر گیا۔ مسلک رضا مسلک حق کی تعمیر وترقی کے لیے الحاج محمد رفیق برکاتی مدظلہ، تن، من، دھن نثار کر رہے ہیں۔ اس تقریب سعید میں پاکستان کے علاوہ بھارت، بنگلہ دیش، شام، مصر، یمن اور دیگر ممالک سے علمائے کرام، مشائخ عظام کی شمولیت سے عجیب سماں پیدا ہو چکا تھا راقم الحروف کو بھی اس ایمان افروز عظیم اجتماع میں شمولیت کی سعادت میسر ہوئی۔

تاہم الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی رضا اکیڈمی ممبئی کو اس سلسلے میں اولیت کا شرف حاصل ہے کہ حضرت شارح بخاری علامہ محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی امت کی صحیح رہنمائی کے بدلے نوری صاحب کے توسل سے یہ منفرد اعزاز عطا فرمایا اور پھر یہ سلسلہ صرف مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہی ذات والا برکات پر ہی منحصر نہیں رہا بلکہ اکابر علمائے کرام کی مسلکی خدمات کے اعتراف میں گرانقدر انعامی عطیات نذر کیے، جن کے اسمائے گرامی موصول شدہ مراسلے میں مرقوم ہیں۔

بہر حال رضا اکیڈمی ممبئی کی تحریکی، رفاہی، دفاعی، تحقیقی، علمی، قلمی، اشاعتی، طباعتی خدمات کا احاطہ کارے دارد، دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب اور ان کے رفقائے اکیڈمی کے جملہ اراکین ومعاونین حضرات کی مساعیِ جمیلہ کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے مزید کامیابی وکامرانی سے ہمکنار فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

۱۱/ اگست ۲۰۰۸ء/ ۸/ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ دوشنبہ

..................

# قابل تقلید کارنامہ

مولانا سید شاہد علی رضوی نوری (رامپور)

آپ نے جو عظیم اور قابلِ تقلید کارنامہ انجام دیا ہے اور دے رہے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے جو تعمیری بنیادی، علمی و عملی و مذہبی خدمات کا عظیم الشان کارنامہ آپ سے انجام پا رہا ہے وہ جملہ خدام سلسلۂ عالیہ رضویہ نوریہ ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قابلِ فخر وانبساطِ روحانی کا موجب ہے۔ رب کریم بوسیلۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بطفیلِ غوثنا الجیلانی وسیدنا حضور مفتی اعظم قدس سرہما آپ کی عمر دراز فرمائے اور صحت و عافیت و دولتِ ایمان و عمل کے ساتھ تادیر آپ کو قائم ودائم رکھے۔ علم و عمل اور رزق میں برکتیں، وسعتیں، ترقیاں اور استحکام عطا فرمائے۔ آمین

جملہ پُرسانِ حال احبابِ اہلِ سُنّت کی خدمت میں سلام عرض کیجیے۔

..................

# رضا اکیڈمی کی ہر خدمت بجائے خود ایک مستقل باب ہے

مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی، مئو)

مکرمی! سلام مسنون

رضا اکیڈمی کی خدمت سے متعلق تاثرات کے اظہار کے لیے آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔

اس دور میں تاثرات کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ کسی کی خدمات کو سراہا جائے اور اُسے خوب خوب داد و تحسین دی جائے بس لیکن یہ میرے طرز فکر سے میل نہیں کھاتا۔ کیوں کہ تاثرات پیش کرنے والے کی حیثیت ایک امین کی ہوتی ہے۔ ارادہ تھا کہ رضا اکیڈمی کی خدمات پر تفصیلی تاثر قلمبند کروں، مگر وقت کی قلت دامن گیر ہے۔

رضا اکیڈمی کی خدمات کی جو اجمالی جھلکیاں آپ نے پیش کی ہیں انہیں پڑھنے سے اندازہ ہوا کہ ہر خدمت بجائے خود ایک مستقل باب ہے۔ جس پر بطور تجزیہ و تبصرہ بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ اس اجمالی فہرست میں کچھ ایسی خدمات بھی شامل ہیں جن کے متعلق میرا ذاتی خیال ہے کہ کم از کم شمالی بھارت میں یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور جماعت اہلِ سُنّت میں نو پید خدمات ہیں۔

ہندوستانی سطح پر ایسی کوئی اپنی تنظیم میری نظر میں نہیں جس نے مذہبی، اشاعتی، سماجی، فلاحی، رفاہی اور صحافتی امور پر اتنے ڈھیر سارے کارنامے انجام دیئے ہوں رضا اکیڈمی کی یہ خصوصیت ہر قلب سلیم و انصاف پسند تسلیم کرتا ہے اور کرے گا۔

رضا اکیڈمی کی خدمات کے اعتراف کے لیے جذبات و احساسات کو مہمیز دینے والی ایک بنیادی چیز یہ بھی ہے کہ اس کے جنرل سکریٹری و سربراہ الحاج سعید نوری زید مجدہ اور ان کے رفقائے کار نہ تو اعلیٰ درجے کے تمول و اہلِ ثروت ہیں نہ متمول حلقۂ مریدین رکھتے ہیں، نہ ہی خطابت کی گھن گھرج ان کا ذریعہ معاش و ذریعہ تسخیر عوام ہے مگر اس کے باوجود رضا اکیڈمی

کی خدمات کی اجمالی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ مالیات کی فراہمی کے لیے یہ حضرات بڑی جتن کرتے ہیں۔ محنت وکوشش سے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں اور مختلف النوع خدمات کے لیے تیار رہتے ہیں۔

لیکن ایک کمی بھی ضرور محسوس کر رہا ہے وہ یہ کہ رضا اکیڈمی امام احمد رضا کی تصنیفات کو دوسری زبانوں میں منتقل کرانے کا کام اب تک وسیع پیمانے پر کیوں نہیں کرا سکی ہے۔ اگر اس راہ میں کوئی رکاوٹ ہو تو اسے دور کر کے عملی اقدام کرنا چاہیے۔

رضا اکیڈمی کے سکریٹری جنرل اور ان کے رفقائے کار جماعت اہلِ سُنّت کی طرف سے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ **فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء۔** فقط

..................

# نقیب بزم رضا

## مولانا ڈاکٹر ارشاد احمد ساحل شہسرامی (علی گڑھ)

برصغیر ہندو پاک میں ۱۹۷۰ء کے بعد اہل سنت و جماعت کے لیے ملی اور مسلکی سطح پر جن اداروں کی خدمات نہایت ممتاز نظر آتی ہیں ان میں رضا اکیڈمی ممبئی، المجمع الاسلامی مبارک پور اور مرکزی مجلس رضا لاہور سرفہرست ہیں۔ ان میں رضا اکیڈمی ممبئی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ صرف علمی واشاعتی دائرے تک محدود نہیں بلکہ اس کی خدمات کا دائرہ سماجی، سیاسی اور رفاہی حدود تک پھیلا ہوا ہے۔ البتہ ان دائروں کو اور منضبط کرنے کی ضرورت ہے۔

رضا اکیڈمی کا ملی سفر تیس منزلیں طے کر چکا ہے۔ ملی اور سماجی سطح پر کسی تنظیم کو فروغ و استحکام کے ساتھ آگے کی سمت رواں دواں رکھنا کس قدر دشوار ہے وہ اہل تجربہ خوب جانتے ہیں۔ روز قیام سے لے کر اب تک رضا اکیڈمی کا یہ کامیاب سفر یقیناً اس ادارے کے ارباب حل وعقد کی فہم وفراست، خلوص واستقامت اور پر جوش حمایت حق اور اشاعت دین وملت کے جذبات خیر کی دین ہے اور یہی سبب ہے کہ اسے مشائخ وعلما اور اراکین وفرزندانِ توحید و رسالت کی سرپرستی اور حمایت حاصل ہے۔

اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا فروغ رضا اکیڈمی کا بنیادی مشن ہے جس میں یہ ادارہ شب و روز مصروف ہے۔ اس مشن کے روح رواں جناب محمد سعید نوری صاحب کا تخلیقی ذہن (Creative Mind) اپنے مشن کے فروغ کے سلسلے میں سخت نئی راہیں تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہ چند تجاویز جملہ اراکین کے پر جوش جذبوں کی نذر ہیں۔ ہوسکتا ہے ان کے مشن کے سلسلے میں کچھ مفید ثابت ہوں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی عالمگیر سطح پر متعارف ہوچکی ہے۔ ان کے صالح افکار ونظریات جو اکابرینِ اسلام اور مشائخ تصوف کی سنہری فکروں کا مجموعہ ہیں۔ بین الاقوامی اسکالرس کو اپنی سمت متوجہ کر چکے

ہیں۔مشرق ومغرب کے علمی ادارے ان پر تحقیقی کام کا آغاز کر چکے ہیں۔لیکن ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو

ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے وصال کو تقریباً سو سال ہونے والے ہیں۔ان کا مقبول ترین ترجمۂ قرآن کنزالایمان اگلے سال ۱۴۳۰ھ میں اپنی پہلی صدی پوری کرنے جارہا ہے۔ضرورت ہے کہ عظیم الشان پیمانے پر منظم طریقے سے فکر رضا کو عام کیا جائے۔

(۱) عالمگیر سطح پر جتنے حضرات نے بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر پی ایچ ڈی کی ہیں انہیں اعزازات سے نوازا جائے اور ایک بورڈ تشکیل دے کر ان کی نگرانی میں ان سبھی تحقیقی مقالات کی رضا اکیڈمی کے بینر سے ایک ساتھ شاعت ہو۔

(۲) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کے جشن صد سالہ کے موقع سے اس کی بین الاقوامی زبانوں میں ترجمے اور اشاعت کا انتظام کیا جائے۔ان میں سے چند زبانیں خود ہندو پاک میں بولی اور پڑھی جاتی ہیں ان میں ہندی، ملیالم، اُڑیا، گجراتی، بنگالی، پشتو، کشمیری، مراٹھی، پنجابی ایسی زبانیں ہیں جن میں لکھنے پڑھنے کی روایت ان کے علاقوں میں عام ہے۔ ان میں سے ہر ایک زبان میں ترجمے اور اس کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے۔

بین الاقوامی زبانوں میں انگریزی، فرانسیسی، جرمن، اسپین، ڈچ، روسی، سواحلی، ترکی، فارسی، چینی، آسٹریلیائی، اطالوی، جاپانی، یونانی، پرتگالی، تھائی، تبتی، نیپالی ایسی زبانیں ہیں جن کے بولنے والوں میں مسلمانوں کی تعداد بھی پائی جاتی ہے اور ان علاقوں میں غیر سنی لٹریچر کثرت سے ترجمہ کر کے پھیلایا جارہا ہے۔اس لیے کنزالایمان کے جشن صد سالہ کو واقعی خراج تحسین یہ ہے کہ ان زبانوں میں اس کا ترجمہ کرا کے شائع کیا جائے۔مذکورہ بالا اکتیس زبانوں میں کئی زبانیں ایسی ہیں جن میں کنزالایمان پہلے سے ترجمہ ہو چکا ہے جیسے انگریزی، ہندی، بنگلہ، گجراتی وغیرہ بعض میں کئی ترجمے ہو چکے ہیں جیسے انگریزی زبان میں چھ سات ترجمے سامنے آچکے ہیں۔ان میں ماہرین کے ذریعہ بہتر کا انتخاب کر کے رضا اکیڈمی سے شائع کیا جائے۔

رہ گیا ان زبانوں کے ایسے ماہرین تک رسائی کا مسئلہ جو ان زبانوں سے ساتھ ساتھ اردو زبان سے بھی اچھی واقفیت رکھتے ہوں، تو اس سلسلے میں ورلڈ اسلامک مشن لندن سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں کیونکہ ان کے مبلغین و دعاۃ مذکورہ زبانوں کے علاقوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر دستیاب زبان سکھانے والی ویب سائٹس سے بھی پتہ لگایا جاسکتا ہے جو Multi Language سکھانے والے افراد اور گروپس کی معلومات رکھتی ہیں مثلاً www.italki.com۔ ہندو پاک میں رائج زبانوں کے ماہرین تک رسائی نسبتاً اور آسان ہے یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اگر نیٹ ورک بنا کر کام کیا جائے اور مترجمین کو رضا اکیڈمی اسپانسر کرے تو دو سال کے اندر دنیا کی اکتیس زبانوں میں کنزالایمان جیسا بے مثل و بے مثال ترجمۂ قرآن، ترجمہ ہو کر آجائے گا، جو اپنے آپ میں رضا اکیڈمی کا منفرد عظیم الشان کارنامہ ہوگا اور ایک ریکارڈ بھی کیونکہ میری اطلاع کے مطابق اب تک کسی مصنف کی کتاب اس قدر کثیر زبانوں میں منتقل نہیں ہوئی۔

(۳) ہندوستان کی اہم مرکزی اور ریاستی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا اسٹڈیز یونٹ اور سیل Cell کے قیام کی کوشش کی جائے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اسکالرشپ رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام پیش کی جائے۔

(۴) راشٹریہ سہارا دہلی میں کوئز مقابلے کی پہل بہت اچھی کوشش تھی۔ اس سے عوامی سطح پر تجسس کا ایک خاص ماحول ہوتا ہے۔ رضا اکیڈمی ہر سال اس طرح کے انعامی مقابلے منعقد کرائے۔

برصغیر ہندو پاک میں ردِ وہابیہ میں اولیت کا شرف مجاہد آزادی، شہید حریت علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہٗ کو اور امامت کا شرف امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کو حاصل ہے۔ ردِ وہابیہ میں دونوں حضرات کی مشترکہ کاوشوں کو خصوصی طور پر نمایاں کیا جائے۔ انڈمان نیکوبار میں حضرت علامہ فضل حق کے مزار پاک کے قریب سنی ادارے کے قیام کی کوشش کی جائے۔ ان کے مجاہدانہ کردار کو مزید روشن کیا جائے۔ علامہ کے ردِ وہابیہ کی خصوصی اہمیت یوں بھی ہے کہ علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد، امام

الوہابیہ فی الہند اسمٰعیل دہلوی کے رفیق درس اور آگے کی شاخوں میں جا کر یک جدی ہو جاتے ہیں ۔اس لیے ان کا اور مولانا مخصوص اللہ دہلوی اور شاہ محمد موسیٰ دہلوی کا اسمٰعیل دہلوی کی سنی بیزار فکروں کا تعاقب کرنا خاصی اہمیت کا حامل ہے۔

الحمد للہ ! رضا اکیڈمی کی اپنی ویب سائٹ پہلے سے موجود ہے لیکن Updating بالکل نہیں ہے۔ یہ متعلقہ ضروری مواد سے بالکل خالی خالی ہے۔ضرورت ہے کہ اس کو اَپ ڈیٹ کیا جائے۔اعلیٰ حضرت اور دیگر مشاہیر علمائے اہل سنت کی تصانیف ،فری ڈاؤن لوڈ کی سہولت کے ساتھ سیٹ کی جائیں بلکہ وسیع پیمانے پر ڈیجیٹل لائبریری قائم کی جائے جس میں دین وسنیت اور اعلیٰ حضرت پر ممکنہ حد تک دستیاب سارا لٹریچر فراہم کیا جائے اور بقیمت یا بلا قیمت اس سے استفادہ کی راہیں آسان کی جائیں۔

☆ آن لائن مسائل اور فتاویٰ بتانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

☆ ای میل سروس کے ذریعہ Account Holders کے لیے ڈیلی اور ویکلی اسلامی اسباق کا سلسلہ شروع کیا جائے۔تفسیر ،حدیث ،فقہ،عقائد، تجوید،عورتوں کے شرعی مسائل مختلف کالم کے ذریعہ اسباق ،اسلامی ،دنیا کی خبریں ترسیل کی جائیں۔اس سلسلے میں Language ویب سائٹس کے تحقیق کار کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ رضا اکیڈمی اپنا سنی اسلامی لسانی (اردو،عربی ،انگریزی ، ہندی) انٹرنیٹ اخبار جاری کرے۔

☆ الحمد للہ ! رضا اکیڈمی نے ہندوستان کی سیاست میں سنی مسلم نمائندگی کے فرائض بھی انجام دیئے ہیں اور سچے سنی مسلمانوں کی اہمیت حکومت وقت کو متعدد مواقع پر یاد دلائی ہے۔سیاسی سطح پر رضا اکیڈمی کو اپنی ساکھ اور مضبوط اور اپنی شناخت اور مستحکم بنانے کی ضرورت ہے ۔وقف بورڈ ، مائناریٹی کمیشن اور ایسے تمام سیاسی شعبے جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے ان میں سنی نمائندگی کی وکالت اور اعانت رضا اکیڈمی کے سیاسی بورڈ سے کی جائے تاکہ غیروں کی اجارہ داری کا سلسلہ ختم ہو اور مسلسل نظر انداز کرنے کی سیاسی روش تبدیل ہو سکے۔اس کے لیے اسے اپنی شاخیں پورے ملک میں پھیلانی ہوں گی اور رکن سازی کی مہم تیز کرنی ہوگی۔

رضا اکیڈمی کی تیس سالہ سنی رضوی خدمات میں سب سے اہم گوشہ سنی رضوی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت ہے جو بہر طور لائق صد تحسین و تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم سنی رضوی فورم کو سلامت رکھے، اس کے جملہ اراکین کی خدمات کو قبول فرمائے، مزید پر جوش خدمات کا حوصلہ بخشے اور یہ کاروانِ سعادت ہمیشہ شاہراہِ ترقی پر کامیابی کے ساتھ گامزن رہے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ اکرم الصلوۃ و افضل التسلیم!

پنجشنبہ۔ ۲۰/ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

۲۴/ جولائی ۲۰۰۸ء

..................

# جناب سعید نوری صاحب قابل صد مبارکباد ہیں

**مولانا محمد ملک الظفر سہسرامی**

رضا اکیڈمی کے اصحاب بست وکشاد بالخصوص محترم جناب سعید نوری صاحب قابل صد مبارکباد ہیں کہ وہ مثبت جہتوں سے امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی حیات و خدمات کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں مؤثر اور نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان کے چند مختلف اداروں کی کارکردگی بھی قابل ذکر اور لائق تہنیت ہے۔ ان اداروں اور تنظیموں کی شبانہ روز مساعی کا ہی نتیجہ ہے کہ اب عصری جامعات میں امام موصوف کی کتابیں داخل نصاب کی جا رہی ہیں۔ مزید برآں آپ کی حیات وخدمات کی مختلف جہتوں پر متعدد جامعات میں تحقیق کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ اگر کام کرنے کا گراف اسی طرح تیزی سے اوپر کی جانب اُٹھتا رہا تو ان شاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں جب امام احمد رضا فاضل بریلوی کی خدمات بین الاقوامی سطح پر واقعی خراج تحسین حاصل کرلیں گی۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے ۱۵۰ر سالہ جشن ولادت کے موقع کو یادگاری بنائے جانے کے سلسلے میں آپ کے اس مستحسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

..................

# ایک لازوال امتیازی اکادمی

بیکل اتساہی عزیزی (بلرامپوری)

یہ اکادمی منسوب ہے دنیا کی اس عظیم مقتدر ہستی سے جسے علم و دانش والے اعلیٰ حضرت علامہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز کے نام سے جانتے، مانتے اور پہچانتے ہیں۔ اس اکادمی کے لیے اتنا ہی کافی تھا مگر یہ اپنی بھر پور صلاحیتوں کے ساتھ فعال اور کارگذار اکادمی ہے جو سُنّت والجماعت کی دینی، تعلیمی، قومی، سماجی اور سیاسی منظر نامے کا شفاف آئینہ بن کر ابھری ہے۔ اس کی کاوشیں اس قدر ٹھوس اور بلند حوصلہ ہیں کہ جب بھی سنیت پر کسی بدعقیدہ حاسد نے آنکھ اُٹھائی تو اس نے جواں مردی کے ساتھ جھوٹ اور واتہام کی آنکھ نکال کر زمین پر پھینک دی۔

اس اکادمی کے سربراہ محترم محمد سعید نوری جو حضور مفتی اعظم ہند پیکرِ خلق و اخلاص مجسمِ علم و دانشِ سنیت کے مرید خاص دیوانۂ غوث عاشقِ رسولِ کائنات علیہ الصلاۃ والتسلیم ہیں۔ انہوں نے سُنّت والجماعت کے برگزیدہ علما، فقہا، محدثین کا جشن منا کر سنیت کا سر بلند کیا ہے اور جب بھی کسی فرقہ پرست سیاسی، نفرتی بحران ملک وملت پر آیا، رضا اکادمی نے اپنی بھر پور صلاحیت سے اس کا معقول جواب دیا ہے اور فاتح کی حیثیت سے امن امان کے چراغ روشن کیے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے خیالات، نظریات، تحریرات، تاکیدات، تاثرات کی تبلیغ و توسیع کا تحفظ جواں مردی سے کیا ہے اور اب چھ سات سو مطبوعات کے ذریعہ خواص وعوام کو استفادے کا موقع دیا ہے۔ احادیث وفقہ، خصوصی طور پر فتاویٰ رضویہ ہزاروں کی تعداد میں سُنّی اداروں و تعلیم گاہوں کو مفت تقسیم کیا ہے۔

رضا اکیڈمی نے ہمیشہ رضا کارانہ کام کیے ہیں۔ کسی لالچ، خود آرائی، خود بینی کی

آرائش سے دوررہ کر نیک نیتی سے سنیت کی بے مثال خدمات انجام دیں۔ یہ اپنی اکادمی جو منافقین کے گال پر طمانچہ مارتے ہوئے ہماری لغزشوں کے وقت سہارا رہا ہے۔ ملک و بیرون ممالک علما و طلبہ کے ساتھ سائے کی طرح ہم دوش رہی ہے اور صحیح ڈگر پر چلنے کا بگل بجاتی رہی ہے۔ مجھ جیسے کم مایہ محدود علمی بساط والا اس منفرد اکادمی کے بارے کیا اظہار خیال کرسکتا ہے۔ مجھے تو چاہیے تھا اس اکادمی پر کوئی نظم لکھتا مگر مصروفیاتِ ادبی، سماجی، تعلیمی فکر کے پاؤں کی زنجیر ہیں، میں تو رضا اکادمی کا ممنون کرم ہوں کہ جس نے مجھ گنوار کو کچھ لکھنے کا حکم دیا۔

میری نیک خواہشات کہ اکادمی ہمیشہ صحت و سلامتی، بصیرت و بصارت کے ساتھ رواں دواں رہے۔ اور ہم جیسے کم علموں کے لیے عشقِ رسول میں مشعل راہ رہے۔ آمیں بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

..................

# فعال ومتحرک انجمن، رضا اکیڈمی ممبئی

مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی (گھوسی، مئو)

قوموں کی تاریخِ عروج وارتقا میں خوش فکر، مآل اندیش، سرگرم عمل افراد کی تنظیم ان کی تعمیری مثبت سوچ، جذبہ اخلاص اور قوت عمل کے خوشگوار نتائج برآمد ہوتے رہے ہیں ایسی ہی متحرک وفعال تنظیموں نے ہر سطح پر قوم وملت کی رہنمائی اور قیادت کا اہم فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ان کے نفس گرم سے تعطل کی برف پگھلتی ہے اور منزل مقصود کے دشوار گزار مراحل کے خطوط واضح ہوتے ہیں۔قوم عزت وقار کے بام بلند تک رسائی حاصل کرتی ہے اور کامرانیاں قدم چومتی ہیں۔

ایسی ہی ایک فعال ومتحرک انجمن رضا اکیڈمی ممبئی بھی ہے جس کے بیدار مغز قائد نے حکمت بالغہ اور فکر رسا سے ملت بیضا کے ایسے بے لوث سچے خادم اپنے گرد جمع کر لیے ہیں جن کا ہر لمحہ ملت کی تعمیر وترقی اور اسلام وسُنّیت کی عظمت واستحکام کے لیے وقف ہے۔اس لحاظ سے رضا اکیڈمی نے وقار واعتماد کی سند حاصل کر لی۔

اس ادارے نے قلیل مدت میں اسلام وسنیت کے ایسے حیرت انگیز علمی، ثقافتی، تبلیغی، تنظیمی، فلاحی کارنامے انجام دیئے ہیں جو کسی دوسری تنظیم کے حصے میں نہ آسکے۔

ہند، بیرون ہند ملت اسلامیہ کے سلگتے مسائل اور اہم ضروریات کو رضا اکیڈمی کی فعال قیادت نے ہمیشہ اولیت دی ہے اور اس سلسلے میں گرانقدر پیش رفت بھی کی ہے اس حیثیت سے رضا اکیڈمی نے اپنی اچھی شناخت قائم کر لی ہے۔علمائے ذوی الاحترام کی علمی ودینی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا رہا ہے۔ان کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات سے نوازا جاتا رہا ہے۔مگر رضا اکیڈمی کا سب سے عظیم کارنامہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی علمی وعبقری شخصیت کا ہمہ گیر تعارف اور ان کے گرانقدر

رشحات قلم کی طباعت و اشاعت ہے۔ مختصر مدت میں فتاویٰ رضویہ کامل اور کنز الایمان کے علاوہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے بیش قیمت رسائل اور دیگر علمائے اہل سنت کی معرکۃ الاراء مبسوط کتابوں کو دور حاضر کے معیار کے مطابق زیور طبع سے آراستہ کر کے مفت یا بہت کم قیمت پر اہلِ ذوق علما، طلبہ اور عوام کے لیے فراہم کرنا بڑا مایہ ناز، قابل فخر اور تاریخ ساز کارنامہ ہے جو علمی تاریخ کی پیشانی پر زریں حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ رضا اکیڈمی کے یہ مثالی کارنامے روشن اور باوقار مستقبل کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

رب ذوالجلال سرور عالم نورِ مجسم ﷺ کے صدقے میں رضا اکیڈمی کے دیگر اہم منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اس کے مجاہد و مخلص ڈائریکٹر اور بے لوث اراکین و معاونین کے حوصلوں میں تازگی اور مزید قوتِ کار عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

۱۷ر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

..................

# رضا اکیڈمی کا نمایاں کردار

مولانا بہاء المصطفیٰ قادری، صدر المدرسین جامعۃ الرضا بریلی شریف

روشنیوں کے شہر (ممبئی) کی کوکھ سے ایک تحریک نے جنم لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں میں ابر و باد کی طرح پورے ہندوستان نہیں بلکہ پورے عالم اسلام پر محیط ہوگئی جسے آج دنیا رضا اکیڈمی کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

اتنی قلیل مدت میں اس نے وہ عظیم و جلیل کام اور نمایاں کردار ادا کیا کہ اپنے اور بیگانے سراپا حیرت بن گئے اور یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ یقیناً خلوص وللّٰہیت ہی کی یہ جلوہ سامانیاں ہیں جس نے ذرے کو آفتاب کا روپ دے دیا جو اپنی تابشوں سے ایک عالم کو منور کر رہا ہے۔ رضا اکیڈمی کی کئی ایسی خصوصیات ہیں کہ جس نے اسے شہرت دوام کا اہل بنا دیا ۔مثلاً

(۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ اور دیگر علمائے اہلسنت کی گرانقدر تصانیف کی ترویج واشاعت جو کہ اس کا ٹارگیٹ بھی ہے

(۲) تبرعاً یا کم سے کم داموں پر ضخیم ترین کتابوں کی تقسیم

(۳) علمائے کرام ومفتیان عظام کی خدمات جلیلہ پر نذر و نیاز کے ذریعہ ان کا اکرام اور عزت افزائی

(۴) مسلک اعلیٰ حضرت کے پیغام کو گھر گھر پہونچانا

(۵) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی ذات سے عوام وخواص کو روشناس کرانا اور ان کی فکر ونظر کو عام تر کرنے کی کوشش

(۶) حاجت مند علما کی پذیرائی

(۷) سطح زمین سے لے کر فضا کے دوشوں تک عشق رسالت علیہ التحیۃ والثناء کے نعروں

سے ارتعاش کی جہد پیہم، یہ سب غیر معمولی کارنامے ہیں جو آب زریں سے لکھنے کے قابل ہیں۔

ابھی دو سال قبل ماضی قریب میں آقائے نعمت دریائے رحمت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات وخدمات پر تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ''جہان مفتی اعظم'' کے نام سے ایک عظیم ضخیم انسائیکلو پیڈیا قوم وملت کو عطا کیا جو قلمکاروں اور تصنیف نگاروں کے لیے مصدر وماخذ کا درجہ رکھتا ہے اور تاریخ میں ایک نئے باب کے اضافے کا حامل ہے۔ اس لیے قوم وملت پر یہ لازم ہے کہ رضا اکیڈمی کے ان کارہائے نمایاں پر اس کا شکریہ ادا کرے اور اس کا احسان مانے۔ کتنی اکیڈمیاں، انجمنیں اور تحریکیں صفحۂ ہستی پر وجود پذیر ہوئیں مگر چند دنوں کے بعد وہ یا تو صفحات کی زینت بن کر رہ گئیں یا تاریخ کے اوراق پارینہ بن کر رہ گئیں اور حوادثات کی بھینٹ چڑھ گئیں۔

اس وجہ سے ہمیں یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ رضا اکیڈمی کی طرح دوسرے ادارے بھی سرگرم عمل ہوتے تو آج شاید ہمیں یہ دن دیکھنے کو نہ ملتا اور نہ ہی ایسی زبوں حالی کا شکار ہوتے۔

قابل صد مبارک باد ہیں رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ اعلیٰ اسیر مفتی اعظم ہند الحاج محمد سعید نوری صاحب جنہوں نے چند دیوانگانِ رضا کو لے کر یہ تحریک شروع کی اور اسے بام عروج تک پہنچایا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

نحیف ولاغر قد منحنی ومنکسر المزاج دیکھنے میں دیوانہ مگر جس دل ودماغ میں عشق مصطفیٰ کا سودا سما جائے وہ دوسروں کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگ لیتا ہے ایسا ہی اس اسیر مفتی اعظم ہند (علیہ الرحمہ) کا کچھ حال ہے۔

دیوانہ بنا ڈالا مستانہ بنا ڈالا
نوری کی نوازش نے کیا کیا نہ بنا ڈالا

.....................

# رضا اکیڈمی کے علمی کارناموں کو بین الاقوامی طور سراہا جارہا ہے

مفتی ڈاکٹر محمد مکرم صاحب (دہلی)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

مزاج گرامی؟ مجھے یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی کہ رضا اکیڈمی ممبئی کی تیس سالہ خدمات پر مشتمل ایک یادگار دستاویز شائع کی جارہی ہے یہ ایک نیک قدم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔واما بنعمة ربك فحدث۔

رضا اکیڈمی کے علمی کارناموں کو بین الاقوامی طور پر سراہا جارہا ہے اس سلسلے میں اس رضا اکیڈمی کے سب ہی مخلصین اور معاونین نیز کارکنان قابل مبارک باد ہیں۔ جناب مولانا محمد سعید نوری صاحب مدظلہ جو اس کے روحِ رواں ہیں فضائل وکمالات کے حامل ہیں۔ ہر کتاب کے پیچھے ایک شخصیت ہوتی ہے اسی طرح ہر تحریک کے پیچھے ایک شخصیت ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں مذکورہ اکیڈمی نے مذہب اہلِ سُنّت وجماعت کی ترویج واشاعت کے لیے اعلیٰ پیمانے پر علمی خدمات انجام دی ہیں جن کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

رضا اکیڈمی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام پر ڈاک ٹکٹ حاصل کرنے کا مطالبہ اس وقت کے وزیر اعظم حکومتِ ہند جناب راجیو گاندھی اور جناب وشوناتھ پرتاب سنگھ کے سامنے رکھا۔ بعد میں یہ خدمت میرے حصے میں آئی اور وزیر اعظم نرسمہاراؤ کے سامنے پرزور اور مؤثر انداز میں اس مطالبے کو میں نے رکھا اور بریلی شریف کے مرکز کی عظمتوں سے انہیں روشناس کرایا تب جا کر کانپور کے حلیم کالج کے وسیع میدان میں اس وقت کے وزیر کمیونکیشن سکھ رام نے اعلیٰ حضرت کے نام کا ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔ اس کی تفصیل علامہ توصیف رضا خان صاحب مدظلہ العالی کو بھی معلوم ہوگی۔ اس موقع پر کانپور کے اس جشن میں بھی شریک تھا۔

ہوا یہ کہ کچھ لوگوں کی طرف سے اہلِ سُنّت وجماعت کے مرکز بریلی شریف کا ذکر

جب اس وقت کے وزیر اعظم نرسمہا راؤ کے سامنے آیا تو انہوں نے پوچھا کہ اس مرکز کا نمائندہ دہلی میں کون ہے؟۔ متعلقہ حضرات نے ان کے سامنے احقر کا نام رکھا مجھ سے وہ پہلے سے مانوس تھے لہٰذا اس سلسلے میں میری اور ان کی ملاقات طے ہوئی۔ میں جب ملاقات کے لیے گیا تو حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۰۰۸ء ۱۴۲۹ھ) کی کتابیں اور انگریزی کی کتاب (The Neglected genius of the East) بھی لے گیا۔ انہوں نے مجھ سے تفصیلی گفتگو کی اور ان کتابوں کو دیکھا۔ یہ کتابیں میں ان کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ پروفیسر صاحب کا اندازِ بیان اتنا مؤثر ہوتا ہے کہ ہر ایک گرویدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ بھی اس سے متاثر ہوئے اور ایک دو ملاقاتوں کے بعد انہوں نے بریلی شریف کے بارے میں اپنا ذہن بنایا اور پھر ڈاک ٹکٹ بھی جاری ہوا۔ میں نے انہیں بتایا کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب میرے سگے چچا ہیں۔ میرے جد امجد شاہ مفتی اعظم محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ) اور میرے والد ماجد مولانا شاہ مفتی محمد احمد (۱) رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۱ء۔ ۱۳۹۱ھ) کے زمانے میں بھی مسجد فتح پوری دہلی اہلِ سُنّت کا مرکز تھی اور آج بھی ہے۔ دہلی میں یہ مسجد اہلِ سُنّت کا سب سے بڑا اور سب سے پُرانا مرکز ہے۔

الحمدللہ آج بھی مسجد فتحپوری دہلی میں اکابر اہلِ سُنّت وعلمائے کرام تشریف لاتے ہیں، ہر ماہ گیارہویں شریف کی محفل ہوتی ہے اور محفلوں میں نیز جمعہ کی نماز کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا صلاۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔ فالحمدللہ علی ذلک

رضا اکیڈمی ممبئی کی علمی خدمات کو میں قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اس کی مزید ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔

(۱) مولانا مفتی محمد احمد صاحب ۱۹۲۶ء سے مسجد فتحپوری کے نائب امام تھے ۱۹۶۶ء میں شاہی امام بنے۔ انہیں کے دور میں اکابر اہلِ سُنّت بالخصوص حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اور محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مسجد فتحپوری کی عید میلاد النبی ﷺ کی محفل میں بلا ناغہ تشریف لاتے تھے۔

..................

# جشن صد سالہ منانا عظیم کام ہے

مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد (دہلی)

مکرمی محترمی جناب سعید نوری صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید ہے مزاج عالی بخیر ہوگا۔

آپ کی کرم فرمائی کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے رضا اکیڈمی (ممبئی) کی طرف سے شائع شدہ کتاب ''دی لائف اینڈ ورک آف دی مسلم ریوائیولسٹ'' مجھے ارسال فرمائی۔ ماشاء اللہ کتاب کی اشاعت اور طباعت میں آپ نے بہت اہتمام فرمایا اور بہت اچھے معیار پر اسے شائع کرایا ہے اس کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء۔ امام اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی شان تو یہ ہے کہ ان کی عظمتوں کے سامنے یہ کتاب اور اس کا عنوان دونوں ہی کم تر نظر آرہے ہیں۔ اس کتاب کے ٹائیٹل میں وہ جامعیت نہیں ہے جو صاحب کتاب میں ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ایک نرالی شان یہ بھی ہے کہ وہ اپنی تصانیف کا ایسا جامع اور مناسب نام تجویز فرماتے تھے جو کتاب کے تمام مضامین پر محیط ہوتا تھا۔ بہر حال یہ کتاب بہت مفید اور معلوماتی ہے اور اس کی اشاعت سے اہلِ سُنّت کے طبقے کو بہت فائدہ ہوگا۔

یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ امسال ۱۰ر شوال المکرّم کو بین الاقوامی طور پر محسن الملت امام اہل سنت عظیم المرتبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا ڈیڑھ سو سالہ جشن ولادت عظیم الشان اور باوقار انداز میں عالم اسلام میں منایا جا رہا ہے۔ فتح پوری مسجد کے حلقۂ مریدین اور حلقۂ احباب میں اس پروگرام پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ یقیناً اس جشن کو ہر شہر اور ہر صوبے میں منایا جانا چاہیے اور عظیم پیمانے پر اعلیٰ حضرت کی تمام تصانیف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کو منظر عام پر لانے کا جامع منصوبہ بھی تیار ہونا چاہیے۔ وہ تمام مسودات جو غیر مطبوعہ ہیں انہیں اسی حالت میں زیروکس کر کے چھپوا دیا جائے

تا کہ وہ محفوظ ہو جائیں۔ میری معلومات کے مطابق ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے کچھ قلمی نسخوں کو زیروکس کرا کے شائع کیا ہے لیکن میرے خیال میں ہر مسودے کو شائع کرانا ضروری ہے۔ جیسے مذکورہ ادارے نے علما و اسکالرس کا ایک پینل بنایا ہے ایسے ہی ہندوستان میں بھی ہونا چاہیے اور اس پینل کے اور اداروں کے نام اور پتے مع ٹیلیفون نمبر کے فہرست کے طور پر شائع کر دیا جائے تو اور بھی مفید ہوگا۔ اس سے اہلِ سنّت ایک رابطے میں شامل ہو جائیں گے اور اتحاد قائم ہوگا۔ یہ میرا حقیر مشورہ ہے۔ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خدمات بلاشبہہ محیر العقول ہیں۔ وہ بیک وقت امام التفسیر، امام الحدیث، امام الفقہ، امام علم الفرائض، امام علم التوقیت، امام الریاضیات، امام المنقولات، امام المعقولات، امام اللسانیات ہیں۔ وہ ایسے امام ہیں جنہوں نے علم الفقہ میں امام اعظم علیہ الرحمہ کی یادیں تازہ کر دیں اور فن حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حافظے کی یاد تازہ کر دی۔ وہ تو ایسے عاشقِ رسول ﷺ ہیں جنہوں نے اپنی بصیرت افروز نثری تحریروں اور منظوم کلام سے وتعزروہ وتوقروہ و تسبحوہ بکرۃ وأصیلا کے آداب سکھائے۔ انہوں نے اپنی مختصر سی زندگی میں اتنے کام انجام دیئے جو دوسروں کے لیے محال نظر آتے ہیں۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی عظمتوں اور رفعتوں کو فقیر مفتی مکرم احمد کے لاکھوں سلام۔

ہم مشکور ہیں مسعودِ ملت محقق اہلِ سنّت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مدظلہ العالی کے جنہوں نے رضویات کو عالمی پیمانے پر روشناس کرایا۔ تحقیق کا وہ معیار قائم فرمایا کہ ایشیا، یوروپ اور افریقہ ہر جگہ پر محققین کو اس نے متاثر کیا اور انہی کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ آج جامعہ ازہر بھی حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں قصید پڑھ کر گلہائے عقیدت نذر کر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب کے اسلوب نے مخالفین میں ہلچل مچا دی اور انہیں مبہوت کر کے رکھ دیا۔ ہم مشکور ہیں امام احمد رضا اکیڈمی (ڈربن) کے جنہوں نے اس مقالے کو مرتب کرایا اور آپ کی رضا اکیڈمی کے ممنون ہیں کہ آپ کی سرپرستی میں اسے شائع کر کے گھر گھر پہنچانے کا اہتمام فرمایا۔

ڈیڑھ سو سالہ جشن ولادت امام احمد رضا کے مبارک موقع پر میں امام احمد رضا کے

پروانوں جانثار اہلسنّت کے شیدائیوں کی خدمت میں آپ کے توسط سے دلی مبارک پیش کرتا ہوں۔ اس مبارک موقع پر ہم سب کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ علم وعمل میں، قول وفعل میں اور عقیدت ومحبت میں ہم سب امام اہل سنّت کی ایسی اقتدا کریں گے جس کی مثال دوسرے طبقوں میں نہ مل سکے آج ایسی اقتدا کی اشد ضرورت ہے۔

رضا اکیڈمی کے سب ہی رفقا واحباب کی خدمت میں میرا سلام پیش فرمائیں

۳؍شوال المکرّم ۱۴۲۲ھ

..................

# رضا اکیڈمی مقبول خاص وعام ہے

مفتی اختر حسین علیمی استاذ دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی بستی

عزت مآب محترم جناب محمد سعید نوری صاحب

السلام علیکم والرحمۃ

راقم الحروف ان دنوں بے حد مصروف مگر آپ کے ادارہ کی جانب سے آئے ہوئے مکتوب ملفوف کا جواب دینے پر اخلاقی طور پر مجبور ہے۔ فقیر اس لائق نہیں یہ آپ حضرات کی محبت ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

رضا اکیڈمی ممبئی اپنی دینی، ملکی، مسلکی، دعوتی، تبلیغی، سماجی اور فلاحی خدمات کی بدولت مشہور انام اور مقبول خاص و عام ہے، ہندوستان میں قائم سیکڑوں اشاعتی اداروں میں اس کی نمایاں کارکردگی اپنی مثال آپ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت آقائے نعمت امام اہلسنت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نادر و نایاب تصانیف بالخصوص فتاویٰ رضویہ کا مکمل سیٹ امت مسلمہ کے سامنے پیش کرنے کا سہرا رضا اکیڈمی کے سر ہی ہے، عرس رضوی کے موقع پر بریلی شریف میں اہل علم جس تیزی سے رضا اکیڈمی کے بک اسٹال پر لپکتے ہیں وہ سب پر عیاں ہے۔

نوری صاحب! آپ نے تعارف رضویات اور اشاعت افکار رضا کے جو نئے نئے انداز نکالے وہ بھی قابل تحسین ہے۔ فقیر کی دعا ہے کہ رب قدیر آپ کو مع ارباب حل وعقد سلامت رکھے خدمات کو قبول فرمائے۔ اخلاص سے مزید سے مزید خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

۲۷؍رجب ۱۴۲۹ھ

..................

# ایک فکر انگیز مکتوب رضا اکیڈمی کے نام

## مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی مرکز برکات رضا میرا روڈ ممبئی

محترم المقام سلام ورحمت

اس وقت سامنے آپ کا تحریری دعوت نامہ ہے۔تکلف بر طرف پہلے یہ واضح کردوں کہ یہ نامہ دعوت کسی اور صفیر کا نہیں بمبئی کی ''رضا اکیڈمی'' کی تیس سالہ مختلف النوع خدمات پر اظہار خیالات کا ہے۔زبانی وٹیلیفونی اصرار بھی ہے۔رضا اکیڈمی کے فاضل محرر مولینا محمد صادق رضا مصباحی کا کچھ تبسم، کچھ تحکم میں دوبار فرمان بھی ہے۔یہ میرے عزیز بھی ہیں۔عزیز بمعنی معروف نہیں یہاں بزرگ مراد ہے۔جی ہاں! وہ جو شیخ سعدی نے کہا ''بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال'' یہ میرے عزیز پر بالکل فٹ اترتا ہے۔

مجھے خیال آتا ہے یہ ۱۹۸۵ء کا سال تھا۔جب میں ''رضا اکیڈمی'' کے نام سے آشنا ہوا۔ ۱۹۸۹ء یا ۱۹۹۰ء میں رضا اکیڈمی کے روح رواں الحاج محمد سعید نوری سے ملاقات ہوئی۔تب سے یہ رسم وراہ جواب کے کوئی ۱۸ سال قبل استوار ہوئی، تا حال بحال ہے۔کبھی تحریری، کبھی برقی، کبھی رو بہ رو ملاقات، گفتگو، تبادلہ خیال جو ہونا چاہیے ہوتا رہا ہے۔ رضا اکیڈمی کے جملہ ارکان سے میں متعارف نہیں جناب محمد سعید نوری، جناب محمد سہیل رضوی، جناب محمد عارف رضوی، جناب محمد اویس رضوی، جناب بابو بھائی، جناب ناظم بھائی ہی زیادہ پیش نظر ہوتے ہیں۔میری دانست میں رضا اکیڈمی کا کوئی رکن باقاعدہ سند یافتہ عالم دین نہیں۔درست قرآن کے ساتھ روانی سے اردو پڑھ لیتے ہوں تو غنیمت ہے۔واجبی دینی معلومات ضرور رکھتے ہیں۔ بلند پایہ بزرگوں کے فیض صحبت سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ سماعی، تجرباتی، مشاہداتی اور پختہ ہوتا ہے اس کا ذخیرہ ان حضرات کے پاس خوب ہے۔بایں وصف سعید بھائی نے اپنے مخلص ترین دوستوں کو لے کر جو کام کیا ہے وہ علمی بھی ہے اور

تاریخی بھی، قابل آفریں بھی ہے اور لائق رشک بھی۔

قرآن پڑھیے صاف نظر آئے گا کہ اسلامی حیات کا پہلا تصور شورائی نظام ہے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت کی سیرت پڑھیے، احادیث کا مطالعہ کیجیے، زندگی کے ہر گوشے میں نظمِ جماعت کا روشن نمونہ سامنے ہوگا۔ ذرا یہاں ٹھہریے ان حالات ومقتضیات پر غائرانہ نہیں، ایک طائرانہ نگاہ ڈالیے جو ہماری ذات اور جماعت کے آس پاس ہیں۔ افسوس ناک حد تک یہ محسوس ہوگا کہ ہم سے کوئی قیمتی چیز چھوٹ گئی ہے۔ بھول گئے ہیں یا کھو دیے ہیں۔ بلاشبہہ وہ وہی قیمتی چیز ہے قرآن وحدیث کا دیا ہوا شورائی نظام، اجتماعی فکر، باہم تبادلہ خیال، نظم جماعت کا تصور، آپسی سوچ بچار کا تخیل، ملت وامت کو ارتباط واستحکام کی ڈور سے کسے رکھنے کی مجلس شوریٰ کی تشکیل۔

کیا اب یہ بتانے کی ضرورت ہے۔ زمانے نے ہم کو ثریا سے زمین پر کیوں دے مارا۔ کانچ گرا، کرچی کرچی ہوگیا۔ دھاگا ٹوٹا، دانے بکھر گئے۔ نہ دیوار گرتی، نہ لوگ رستہ بناتے۔ نہ پیڑ گرتا، نہ بکریاں چڑھ کر پتیاں کھاتیں۔ نہ بھیڑ ریوڑ سے الگ ہوتا، نہ گیدڑ کی خوراک بنتا۔ نہ فانوس ہٹتا، نہ چراغ بجھتا، نہ بچہ غفلت کرتا۔ نہ ڈور ہاتھ سے چھوٹتی، نہ پتنگ دسترس سے باہر جاتی۔ نہ سر منڈاتے، نہ اولے گرتے۔ نہ اوکھلی میں سر دیتے، نہ موسل کی مار کھاتے۔ نہ کیچڑ میں چلتے، نہ پاؤں پھسلتا۔ نہ دلدل میں جاتے، نہ ناکوں ناک دھنستے۔ تنازعاتی فضا، مشاجراتی ماحول، خانقاہی ٹھنا ٹھنی، درسگاہی تنا تنی، شخصیاتی گرما گرمی، زمینی لسانی جھڑپا جھڑپی، سیاسی وسماجی اٹھا پٹک، اللہ کی توبہ، خدا کی پناہ! چھوٹا چھوٹی، توڑ پھوڑ، اتھل پتھل، ٹکراؤ، بکھراؤ، الجھاؤ، انتشار زدگی، خود شکستگی، خود خستگی، فریب خوردگی، انا پرستی، مفاد پرستی، شہرت پسندی، جاہ طلبی، خود بینی، خود رائی، فرائض فراموشی، حقوق پامالی، اجابت برخاستگی، اقربا پروری، اعزہ بحالی کے گھٹن آمیز اس ماحول میں **رضا اکیڈمی** جو کچھ کرتی ہے۔ یہ پوچھنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ اس کی خدمات کہاں تک اطمینان بخش ہیں۔ انفرادی شکل ہو یا چند ہم خیال، ہم فکر، ہم ذوق احباب واصحاب کو ہمراہ لے کر جو لوگ بھی، جہاں کہیں بھی، جو کچھ کرتے ہیں وہ بہر طور بہتر ہے۔ کچھ ہونا، نہ ہونے سے تو بہتر ہی نہیں بہت بہتر ہے۔

مسبب الاسباب اوراسباب متوجہ کرے۔مزید قوت، ہمت، حوصلہ،توفیق عطا فرمائے۔

گھپ اندھیرے میں مسافر کا قدم رک جاتا ہے۔ایک جگنو بھی چمک جائے راہ روشن ہو جاتی ہے۔قصیر القامت متوسط الجسامت آنکھوں پہ عینک سجائے نوجوان سعید بھائی وہی جگنو ہیں جو بجلی پلانٹ کے پاور ہاؤس کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ پوری دنیائے سنیت کو روشن کرنا چاہتے ہیں۔سعید بھائی مفتی اعظم ہند سے بیعت ہیں۔اپنے آپ کو''اسیر مفتی اعظم'' کہتے، کہلاتے، لکھتے،لکھاتے ہیں۔یہ فنا فی المرشد ہونے کا کھلا اعلانیہ ہے۔لفظ''اسیر'' سے دھوکا نہ ہو۔مفتی اعظم ہند کوئی پولیس نہیں، سعید بھائی کوئی مجرم نہیں،ایک مرید کو اپنے پیر سے جو والہانہ محبت ہوتی ہے وہ اس کے اسیر ہیں۔سعید بھائی کو میں (بھائی) لکھ رہا ہوں۔غلط فہمی میں کوئی مبتلا نہ رہے اس لیے یہ صاف کردوں وہ میرے دینی وطریقتی بھائی ہیں۔اس معنی میں نہیں، جو بمبئی میں (بھائی) بمرادف دادا ہے۔اس کے لیے (بھائی گیری) اور (دادا گیری) کی اصطلاح عروج پر ہے۔یہ بھی لکھ دوں تو شاید غلط نہ ہو کہ جیسے''دادا لوگ'' یا''بھائی لوگ'' شب خون مارتے ہیں اسی طرح (بابا لوگ بھی ہرگز ان سے پیچھے نہیں وہ اگر ہفتہ وصولی کرتے ہیں تو یہ یومیہ بھتہ وصول کرتے ہیں) چنانچہ باہر سے جو لوگ اس شہرِ خوباں میں آنے کا ارادہ کرتے ہوں وہ''دادا گیری'' یا''بابا گیری'' کا فن سیکھ کر آئیں یا یہاں آکر ضرور سیکھ لیں پھر تو جوانی کی راتیں، مُرادوں کے دن، صبح کو کنگال،شام کو مالا مال، دن کو مسکین، رات کو نہال، تب کیا مجال کہ انل امبانی،مکیش امبانی چونچ لڑا سکے۔ورنہ نابغہ روزگار اس شہر میں وہ لوگ ناکوں چنے چباتے ہیں، قانون سے نڈھال رہتے ہیں جن کو چھلا داو چھلپٹ نہیں آتی۔

چلتے چلتے یہ کہتا چلوں''رضا اکیڈمی'' سے خداوند قدوس وہ کام لے جو اس کی رضا کا باعث ہو۔اس رضا کا ایک رخ یہ ہے کہ مخطوطات رضا پر کام ہو تو وہ علمی سطح پر ہو اس سے خدا کے اس خاص بندے''احسن میاں'' کی وہ کسک دور ہوگی جو ان کو اپنے قلمی نسخہ جات کے حوالے سے تھی۔بطیب خاطر یہ مفت مشورہ قبول کرلیا جائے۔

۸رجولائی ۲۰۰۸ء

..................

# رضا اکیڈمی مسلسل کامیابی کی جانب رواں دواں ہے

مولانا محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

مکرمی جناب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اطلاعاً تحریر ہے کہ فقیر عازم حج وزیارت ہے دعا فرمائیں کہ مولیٰ تعالی قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے آپ کا ارسال کردہ ملفوف ملا۔ بڑی مسرت کی بات ہے اور نہایت خوش آئند خبر ہے کہ رضا اکیڈمی کے ذمہ داران رضا اکیڈمی کی مذہبی ومسلکی خدمات کو جوتیس برسوں پر محیط ہے اس کو کتابی شکل دے کر منظر عام پر لا رہے ہیں۔ فقیر کے جد کریم مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے اسم مبارک کے ایک جز سے برکتیں حاصل کرکے رضا اکیڈمی مسلسل کامیابی و کامرانی عروج وارتقا کی جانب رواں دواں ہے۔ رضا اکیڈمی نے اب تک جو کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ فروغ سنیت اور مسلک کے عروج کے لیے جو کتب ورسائل شائع کیے ان سے فقیر بصمیم قلب مطمئن ہے اور امید قوی ہے کہ دنیائے سنیت بھی بنظر استحسان دیکھ رہی ہے۔ رضا اکیڈمی کو میرے جد کریم سیدنا اعلیٰ حضرت اور مرشد وجدّ امجد سیدنا مفتی اعظم ہند رضی اللہ المولیٰ عنہما کا فیض روحانی حاصل ہے جس کے سایۂ رحمت میں وہ اپنا ہر دینی پروگرام آگے بڑھا رہی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبفیضانِ تاجدارانِ رضویہ ومشائخ سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ علیہم الرحمۃ والرضوان اپنے ہر دینی اقدام میں کامیاب و کامران ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مزید ترقیاں عطا فرمائیں۔ حسد ونگاہِ بد سے محفوظ رکھے۔ رضا اکیڈمی کے ذمہ داران کو دارین میں سرخروئی عطا ہو۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید النبی الامی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

..................

# رضا اکیڈمی سوادِ اعظم اہلِ سُنّت کی پہچان ہے

سید محمد تنویر ہاشمی مدظلہ العالی (بیجاپور، کرناٹک)

یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم طالبِ عالم تھے۔ وقتاً فوقتاً سنا کرتے تھے کہ ممبئی میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب رضا اکیڈمی قائم ہوئی ہے جس کے ذریعہ خصوصی طور پر غوث وخواجہ کی زندہ کرامت امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نادرِ روزگار معرکہ آرا کتابیں شائع ہو رہی ہیں اور رضا اکیڈمی کا یہ مشن ہے کہ امامِ اہلِ سُنّت رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و خدمات جو کتابوں کی شکل میں مطبوعہ ہیں انہیں شائع کر کے پورے عالم اسلام میں پہنچایا جائے۔ الحمدللہ جس وقت میری ملاقات قائدِ ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب سے ہوئی تو آپ نے فوری طور پر رضا اکیڈمی کی جانب سے جتنی کتابیں شائع ہوئی تھیں تمام کتابوں کا ایک سیٹ مجھ فقیر کو عطا کیا۔

رضا اکیڈمی کی مذہبی، دینی، ملی، سماجی، فلاحی، رفاہی و صحافتی خدمات لائق تحسین و آفریں ہیں۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کو انگریزی میں شائع کرنا ایک تاریخ ساز کام ہے۔ یقین جانیے انگریزی داں طبقہ اس اشاعت سے قبل دوسرے مکاتب فکر کے تراجم پڑھ کر بے راہ روی کا شکار ہو چکا تھا اور ہمیں شرمندہ ہونا پڑ رہا تھا جب کبھی وہ انگریزی میں ترجمہ قرآن کا مطالبہ کرتے تھے۔ بلاشبہ کئی بندگان خدا اس انگریزی ترجمے سے استفادہ کر چکے ہیں اور تا دیر کرتے رہیں گے۔

گستاخ بال ٹھاکرے ہو یا سلمان رشدی رضا اکیڈمی نے قرآن وسُنّت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے امامِ اہلِ سُنّت رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم مسلک کی ترجمانی کرتے ہوئے اس وقت جو اقدام کیے تھے وہ قابلِ رشک و نا قابلِ فراموش کارنامے ہیں اس کی جزا انہیں صرف اور صرف بارگاہِ ایزدی و بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے حاصل ہوگی۔ جی ہاں! یہ سبق ہمیں

امامِ سوادِ اعظم امام اہلِ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی نے پڑھایا ہے کہ بارگاہِ رسالت مآب میں ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے اور ایک سچے مسلمان کی علامت یہ ہے کہ وہ بہر صورت گستاخیِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہ کرے۔ نہ گستاخی برداشت کی جائے گی نہ گستاخ کو بخشا جائے گا۔ رضا اکیڈمی گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیفر کردار تک پہنچا کر "سوادِ اعظم اہلِ سُنّت" کی پہچان بن گئی۔

ویسے رضا اکیڈمی کی تمام تر خدمات بے پناہ اہمیت کی حامل ہیں مگر ان تمام خدمات پر یہ خدمت سبقت لے جاتی ہے کہ رضا اکیڈمی کے ذریعہ ادبِ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا درس عام ہوا اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے نقاب ہو کر ذلیل و رسوا ہوئے۔

یہ فقیر سراپا تقصیر قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب و جملہ وابستگانِ رضا اکیڈمی کو ۳۰ رسالہ خدمات پر کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ایک گذارش کے ساتھ اس تقریر کو مکمل کرنا چاہتا ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں اور رسائل کی اشاعت کے سلسلے کو جاری رکھیں بالخصوص امام کی عربی تصانیف شائع کریں اور مؤثر ذرائع سے عرب ممالک میں پہنچائیں وہاں ہم اہلِ سُنّت سے متعلق بے حد غلط فہمیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ بوسیلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم

۲۵ / رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

..................

# رضا اکیڈمی کے کارنامے روشن ہیں

مولانا محمد شاکر نوری امیر سنی دعوت اسلامی، (ممبئی)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان دنیائے اسلام کی وہ عبقری شخصیت ہیں کہ برملا یہ کہا جاسکتا ہے ایمانِ صدیق اکبر، عدلِ فاروق اعظم، سخاوتِ عثمان ذوالنورین اور شجاعتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مظہر کسی کو دیکھنا ہو وہ امام احمد رضا کو دیکھے تو بے جانہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی فکر میں بڑی پختگی اور ایمان میں بڑا کمال موجود تھا، اللہ اور اس کے رسول کے فرمودات پر یقین کامل اس حد تک تھا کہ ہزاروں محققین کی تحقیقات ایک طرف ایک غیب داں رسول ﷺ کے فرمودات ایک طرف، اگر محققین کے اقوال اور حضور رسالت مآب ﷺ کے قول میں تضاد نظر آتا تو ایمان وعشق کا یہ پیکرِ صادق فرمان رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فوقیت دیتا۔ افکار رضا کو عام کرنے کے لیے کم و بیش تیس سال قبل شہر ممبئی میں رضا اکیڈمی کے نام سے جو تحریک قائم ہوئی تھی اس نے فروغ مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے محبّ گرامی برادرِ طریقت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں خوب ترقی کی اور قوم کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے قریب کرنے کے لیے بیش بہا کتابیں، پروگرام، کانفرنسیں وغیرہ کیں۔ رضا اکیڈمی کے کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ جشن صد سالہ حضور مفتی اعظم ہند ہے جس سے تاجدار اہلِ سنّت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا تعارف اور ان کے کارنامے آفتاب نصف النہار کی طرح انسانوں کے سامنے روشن ہوئے۔ علمائے اہلِ سنّت کی حوصلہ افزائی اور فری میڈیکل کیمپ وغیرہ کے ذریعہ خلقِ خدا کو کافی فائدہ پہنچا۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ وطفیل اس تنظیم کو خوب ترقیاں عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت کا خوب خوب فروغ ہو۔

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

..............

# رضا اکیڈمی کے قابل تقلید کارنامے

مفتی ولی محمد رضوی (باسنی، ناگور)

کسی تنظیم یا اکیڈمی وغیرہ کا قیام آسان کام نہیں ہے۔ یہ خار دار راستہ ہے جس کے لیے کمر ہمت کسنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہے اس میدان میں کئی حضرات نے قدم رکھا مگر ثابت قدم نہ رہ سکے۔ وہ جماعت یا تنظیم یا اکیڈمی صرف رجسٹر تک چند ماہ رہی پھر گردش ایام کا شکار ہوگئی ایسے دشوار حالات کے باوجود کئی علاقائی صوبائی ضلعی تنظیمیں کئی طرح سے کام کر رہی ہیں اور سنیت کے فروغ میں اپنی سرگرمیاں دکھا رہی ہیں اور اپنی زندگی تابندگی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ جہاں جہاں بھی کام ہو رہا ہے ہمیں چاہیے کہ ایسے جیالے اور مخلص حضرات کی حوصلہ افزائی کریں ان کی قدر کریں کیونکہ نازک دور میں گزر کر خدمت کرنے والوں کو حوصلہ دینا اور ہمت افزائی کرنا ضروری ہے تاکہ وہ دوڑنے لگ جائیں ہم کچھ نہ کر سکیں تو ان کے لیے کم سے کم دعائیں تو کریں تاکہ یہ کامیاب ہوں۔

مجھے دلی مسرت ہے کہ آج سے ۳۰ سال پہلے سرزمین ممبئی پر ایک کم عمر مگر بلند جذبات والے قد وقامت کمزور مگر عزم وارادے میں مرد آہن مجاہد اہلسنّت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت الحاج محمد سعید نوری زید مجدہ نے اس چمکیلے شہر میں جس کی جگمگاہٹ سے اچھے اچھے صوفی بھی متاثر ہو کر موڈرن جنرل مین بن جاتے ہیں ایسے شہر میں ہمارے اس نیک اطوار سعادت آثار عزیز نے اپنے رفقائے گرامی اور چند ہمدردانِ ملت کو ساتھ لے کر ایک سُنّی تحریک کی بنیاد رکھی جسے رضا اکیڈمی کے نام سے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔

اگرچہ بنیاد رکھتے وقت کام تھوڑا تھا مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس سعید نوری جیسے بلند ہمت مرد مجاہد نے جمود کو توڑنے کی سعی کی اور جہاں جہاں سنیت کے کام کی ضرورت تھی اپنی استطاعت کے مطابق وہ کود پڑا اور فضل خداوندی کے سائے میں فروغِ دین وسنیت میں لگ گیا رب کریم نے اس کی جہد مسلسل کو اپنی نصرت سے مالا مال کیا اور یہ کامیاب ہوتا گیا۔

جب باطل کے تراجمِ قرآن بے ادبی سے مملو گمراہی سے پُر اپنے فاسد نظریات سے عوام کے ایمان کو لوٹ لینے کا سامان مہیا کر رہے تھے نہ شان توحید کا احترام اور نہ احترامِ عظمتِ رسالت کا پاس ولحاظ، بس عربی سے اردو کئے ہوئے ترجموں سے عشق وعرفان کے چراغ کوگل کر رہے تھے۔ ملت کا ہر فرد پریشان تھا سچا سُنّی مخلص بے قرار تھا کوئی ایسی تنظیم یا ادارہ نظر نہیں آ رہا تھا جو عشق ومحبت سے لبریز اس ترجمہ قرآن کنز الایمان کو منظر عام پر لائے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق وعقیدت میں ڈوب کر کیا۔ جس میں تقدیسِ الوہیت اور عظمت رسالت ﷺ کے پھول بھرے ہوئے تھے۔ الحمدللہ یہ سعادت بھی اسی سعید کے حصے میں آئی اور کیوں نہ ہو کہ تاجدار اہل سنّت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی نظرِ عنایت اس پر پڑی ہوئی تھی۔ پھر کیا تھا چھپے ہوئے جوہر کو حرکت ملی نوری نگاہ نے سعادت سے ان کو سرفراز کیا اور کام بن گیا۔ ایسے شیخ طریقت سے وہ وابستہ ہیں جو قطرے کو دریا بنا دیتے ہیں۔ قدرت نے وہ کام لیا کہ کنز الایمان کی شایانِ شان طریقے سے طباعت ہوئی اور پھر ملک گیر شہرت حاصل ہوئی۔ اہلِ ایمان اس کے مطالعے سے ایمانی جلا پانے لگے اور اپنے عقائد کو پختہ کرنے لگے اور اب یہ ترجمہ قرآن کنز الایمان ہر جگہ دستیاب ہے۔ جو لوگ پہلے اس کی مخالفت کرتے تھے آج درجنوں مکتبے انہیں کے ہیں جو اسے شائع کر کے پھیلا رہے ہیں۔ یہ خداداد مقبولیت ہے جو امام احمد رضا کو نصیب ہوئی اور اس کی اشاعت کا سہرا فدائے رضا کے سر بندھا۔

اس طرح کے کارنامے رضا اکیڈمی نے انجام دیے، کام آگے بڑھتا رہا، درجنوں کتابوں کی اشاعت ہوئی اور انگڑائیاں لیں تو نت نئے دینی وملی کارنامے انجام دیے اور آج یہ تنظیم عزت ووقار رکھتی ہے۔ اس کے ارکان عزت مآب ہیں اس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔

تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی طباعت واشاعت خصوصاً فتاویٰ رضویہ شریف کی ۱۲ مجلدات کی اشاعت بھی کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ایسے علمی وتحقیقی خزائن کو اور ایسے بے بہا اور انمول موتیوں کو حفاظت وصیانت کے ساتھ طبع کرانا وہ مشکل کام تھا کہ اچھے اچھوں کو پسینہ

آ جاتا ہے مگر واہ جنون کہ اس کام کو بھی کرنے کا بیڑا اس سعید مرد نے اٹھالیا اور وہ زرین کارنامہ انجام دیا کہ دانشورودیدہ ورد یکھتے رہ گئے۔فتاوٰی رضویہ کے علمی موتیوں کو خوبصورت انداز میں پروکر قوم مسلم کے سامنے پیش کرنا لائق تحسین کام ہے۔اسی طرح دیگر علمی تصانیف رضا کو سہل طریقے سے شائع کروانے کا قابل تقلید کارنامہ رضا اکیڈمی نے انجام دیا۔جہاں جہاں جس طریقے سے سنیت کی اشاعت وترویج کا کام ہو رہا ہے ان کا تعاون بھی اس اکیڈمی کے ارکان نے کیا۔یہ وہ کام ہے جو آخرت کی کمائی ہے قبر کی روشنی ہے جو کارکنوں کی عزت کو دنیا وآخرت میں دوبالا کرتی ہے۔مولیٰ تعالیٰ ارکانِ رضا اکیڈمی کی خدمات مخلصانہ کو قبول فرمائے ان کے عزائم اور حوصلوں میں مزید پختگی عطا فرمائے سنجیدگی وخوش خلقی کو اور بڑھائے اور سعید نوری جیسے افراد ملت کو اور عطا فرمائے اور رضا اکیڈمی کی دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

.........................

# رضا اکیڈمی کے کارہائے نمایاں مثالی ہیں

مولانا محمد توصیف رضا رضا خاں (بریلی شریف)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمی میدان میں جو صعوبتیں اور رکاوٹیں درپیش آتی ہیں ان سے نبرد آزما ہوکر گوہرِ مقصود حاصل کرنے والے چند ہی لوگ ہوا کرتے ہیں اور میدان اگر دین ومذہب سے متعلق ہوتو راہ اور بھی پُر خار بن جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ جن بندوں کو خدمت دین کے لیے منتخب فرما لیتا ہے اور توفیق عطا فرماتا ہے ان پر اس کا فضل اور بزرگانِ دین کا کرم شاملِ حال ہوجایا کرتا ہے۔ پھر چھوٹا بڑا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا صرف فضل وکرم ہی کام کرتا رہتا ہے۔ عزیزم سعید نوری دامت برکاتہم بھی ان ہی میں سے ایک ہیں۔

مسلک کی حفاظت، سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے افکار نیز دینی وملی خدمات کی ترویج واشاعت میں ''رضا اکیڈمی'' نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ ایک مثال ہیں اور دنیائے سنیت ہمیشہ خراجِ تحسین پیش کرتی رہے گی اور یہی وجہ ہے کہ بانی اور ''رضا اکیڈمی'' دونوں ہی ملک وبیرونِ ملک میں چرچا اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ یہ ثمرہ ہے سیدی مرشدی حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے والہانہ عقیدت ومحبت کا۔

فقیر بانی اکیڈمی سعید نوری صاحب اور ان کے معاونین رفقا کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ وسرکار سیدنا مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے صدقے وتوسل میں مزید حوصلہ اور توفیق عطا فرمائے نیز رضا اکیڈمی کو دن دونی رات چوگنی، دن بارہویں اور رات گیارہویں ترقیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

مزید یہ کہ سماجی اعتبار سے فسطائیت کے نطفہ اور نازی ازم کی پیداوار ''بال ٹھاکرے'' جیسے انسان کی نوکِ قلم وزبان سے سعید نوری صاحب کا چرچا کیا جانا اُن کی ملی فکر اور مضبوط کردار کا ایک اور ثبوت ہے۔ اللہ کرے زورِ زباں اور زیادہ۔ رضا اکیڈمی کے کارناموں میں

''اعلیٰ حضرت'' کے نام پر ڈاک ٹکٹ کا اجرا بھی یقیناً مبارکباد کا مستحق ہے۔ یہاں میں اتنی وضاحت کر دینا اور ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاک ٹکٹ اور بریلی ریلوے جنکشن کو ''رضا نگر جنکشن بریلی'' کے نام سے موسوم کیے جانے کا تخیل و خاکہ اہلسنّت و جماعت کے عظیم رہبر نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا محمد ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے پیش فرمایا تھا اور سعید نوری صاحب کی تائید و حمایت اس مبارک تخیل کو حاصل تھی۔ لیکن افسوس کہ ریحان ملت اپنی حیات ظاہری میں اس کو عملی جامے کی شکل میں نہ دیکھ سکے۔ والد گرامی حضور ریحان ملت کی قائم فرمودہ مرکزی تنظیم ''آل انڈیا سُنّی جمعیت العوام'' کے پلیٹ فارم سے میں نے اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے بریلی شریف سے اجمیر شریف اور ممبئی کے لیے دو خصوصی ٹرینیں جاری کرنے اور دہلی میں اعلیٰ حضرت کے نام سے موسوم ''امام احمد رضا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' قیام کی تحریک اور جدو جہد شروع کی اور سعید نوری صاحب کے تعاون اور والد صاحب کے فیضان کے تحت کامیابی حاصل ہوئی۔ ڈاک ٹکٹ بھی جاری ہوا اور ٹرینیں بھی۔

کانپور حلیم مسلم انٹر کالج کے وسیع میدان میں ٹکٹ اجرا کے موقع پر گولیوں، بموں، پتھروں کے ہنگاموں کے بیچ اپنوں و بیگانوں کی شدید مخالفت کے باوجود ''ٹکٹ کا اجرا'' اپنے آپ میں ایک مثال ہے لیکن انتہائی دکھ کی بات ہے کہ چند ناعاقبت اندیش خیر خواہوں کی وجہ سے حکومت ہند کی آمادگی کے باوجود ''امام احمد رضا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا جو ملت اور خصوصاً سُنّی نوجوانوں کے لیے زبردست علمی خسارے کا موجب ہوا۔

بہر حال فقیر ابھی بھی ہراساں یا اللہ کی رحمت اور اعلیٰ حضرت کے طفیل سے مایوس نہیں۔ تحریک کو پھر سے زندہ کرنے کا عزم رکھتا ہے اور ''رضا اکیڈمی'' بھرپور تعاون و حمایت کی امید بھی۔

..................

# رضا اکیڈمی کا چرچا ہر جگہ ہے

ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی
ایم اے۔ پی ایچ ڈی
استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف

رضا اکیڈمی ممبئی کا قیام ۱۹۷۸ء میں ہوا تھا۔ اس وقت اس کے قیام کو پورے ۳۰ رسال گذر چکے ہیں۔ اس طویل عرصے میں اس نے مذہبی، اشاعتی، سماجی، فلاحی، رفاہی اور صحافتی امور کو کس جذبہ، لگن، محنت اور کاوش سے انجام دیا ہے۔ اس کی مکمل روداد تو اس کے بانی اور فاؤنڈر جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب ہی بیان کر سکتے ہیں یا جو اس میدان عمل کا رہ گذر ہو وہی بیان کر سکتا ہے۔ یہاں پر اس داستان الم کو چھیڑنے کی چنداں ضرورت بھی نہیں کیونکہ وہ میرا موضوع بھی نہیں ہے۔ ہم سے تو صرف یہ دریافت کیا گیا ہے کہ رضا اکیڈمی کی خدمت کو ہم کس رخ سے دیکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں یہ کہنے اور لکھنے میں کوئی دریغ نہیں کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت کو متعارف کرانے اور ان کی فکر ونظر کو عام کرنے میں جس نے کلیدی کردار اور اہم رول ادا کیا ہے وہ ہندوستان میں رضا اکیڈمی ہے اور پاکستان میں تحقیقات امام احمد رضا ہے۔

ان دونوں اداروں کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ ان دونوں اداروں نے اعلیٰ حضرت کے تعارف اور ان کے مشن کو عام سے عام تر کرنے میں جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اسے دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ میرے اس نظریے کی تائید بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ وہ رقمطراز ہیں "اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ حضرت پروفیسر مسعود احمد صاحب زید مجدہم کی سرپرستی میں چلنے والے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور رضا اکادمی ممبئی کے کارنامے غیر معمولی ہیں۔ اول الذکر نے عالمی پیمانہ پر امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں کا تعارف کرایا اور رضا اکادمی ممبئی

نے اپنے رہنما سعید احمد صاحب نوری کی قیادت میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیقات المیہ کے خزانہ طاہرہ کو کنج خمولی سے نکال کر مقبول خواطر اور مقبول نام بنایا۔ (جہان مفتی اعظم ص ۲۷)

رضا اکیڈمی نے جو تیس سالہ سفر کی مختصر روداد اور جھلکی پیش کی ہے اگر اس پر کما حقہ تبصرہ اور تاثر لکھا جائے تو ایک مکمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح سے یہ بات بھی نا قابل تردید ہے کہ ادارہ یا فاؤنڈیشن اپنی کارکردگی سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ اس اصول اور معیار پر اگر رضا اکیڈمی کا جائزہ لیا جائے تو میں بانگ دہل کہہ سکتا ہوں کہ رضا اکیڈمی اس وقت ہندو بیرون ہند تمام ممالک میں جانی اور پہچانی جاتی ہے۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر اس کا ذکر اور چرچا ہے علما اور دانشور حضرات تو اس کی خدمات کے معترف ہیں ہی عوام بھی رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

رضا اکیڈمی کی شہرت اس قدر ہوگئی ہے کہ اپنے پرائے مسلم غیر مسلم سبھی اس نام سے باخبر اور آشنا ہو چکے ہیں۔ رضا اکیڈمی اپنی غیر معمولی کارکردگی کی وجہ سے شہرت اور مقبولیت کے مینارۂ بلند کو چھو رہی ہے۔ عرس رضوی کے حسین موقع پر اسلامیہ گراؤنڈ میں سیکڑوں مکتبہ والے اپنی اپنی کتابوں کا بک اسٹال لگاتے ہیں لیکن بھیڑ رضا اکیڈمی کے بک اسٹال پر نظر آتی ہے۔ دو تین سال سے بذریعہ ٹوکن کتاب خریدی جا رہی ہے۔

یہ اس کی مقبولیت ہی کی دلیل ہے اس بات کے ثبوت میں ایک جھلک پیش کر رہا ہوں۔ آج سے تقریباً دس سال قبل روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی کے وائس چانسلر جناب ایم ڈی تیواری صاحب نے یونیورسٹی میں اعلیٰ حضرت چیئر قائم کرنے کا اعلان کیا تھا اس کے لئے کارروائی شروع ہوگئی تھی۔ درگاہ اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین حضرت علامہ سبحان رضا خاں سبحانی میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سے انہوں نے کچھ مشہور و معروف شخصیت اور اداروں کا نام طلب کیا تھا۔ صاحب سجادہ نے مجھے فہرست تیار کرنے کا حکم دیا۔ اپنی معلومات کی روشنی میں، میں نے فہرست تیار کی صاحب سجادہ نے مجھے اور اپنے سکریٹری جناب عابد خان صاحب کو چانسلر کے پاس بھیجا۔ ان کے آفس میں ہم دونوں نے ان سے ملاقات کی اور فرمائش کے مطابق

فہرست پیش کی ۔ موصوف نے فہرست پڑھنے کے بعد برملا اور برجستہ کہا کہ اس میں ایک مشہور و معروف ادارہ رضا اکیڈمی کا نام نہیں ہے موصوف نے اپنے قلم سے اس کا اضافہ کیا۔ یہ رضا اکیڈمی ممبئی کی شہرت نہیں تو اور کیا ہے ۔ خدائے پاک اس کو مزید ترقی اور شہرت و مقبولیت عطا فرمائے ۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

..................

# دینی کتب کی طباعت نوری صاحب کا محبوب مشغلہ ہے

مفتی محمد شیر محمد خان رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور

یخ بستہ ماحول میں رضا اکیڈمی کی تحریک عقیدت نے نئی صبح جانفزا کا رول ادا کیا ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ میں حضرت کی ولایت مآب شخصیت کے باعث اہل سنت متحد و غالب تھے، مگر حضرت کے وصال کے بعد ہلکا سا ضعف اہل سنت کی صفوں میں ظاہر ہونے لگا۔ حزب مخالف حضرت کی موجودگی میں آپ کی ولایت مآب شخصیت کے باعث شکست وریخت سے دوچار رہا، مگر حضرت کے پردہ فرمانے کے بعد ان کی ریشہ دوانیاں مختلف النوع انداز میں ظاہر ہونے لگیں تو حضرت مفتی اعظم ہند کی کرامت رضا اکیڈمی کی شکل میں ہویدا ہوئی۔ گو رضا اکیڈمی آپ کی زندگی میں قائم ہو چکی تھی، نیز میدان عمل میں بھی سرگرم عمل تھی، مگر اکیڈمی کی صحیح معنوں میں نمایاں کارکردگی بعد میں منظر عام پر آئی۔ رضا اکیڈمی کی زمامِ عمل ایک ایسے باشعور، حوصلہ مند، عقیدت کیش نوجوان کے ہاتھوں میں تھی، جو اسلامی شعور و آگاہی، تقویٰ وطہارت اور جذبۂ عقیدت سے معمور تھے۔

میدان تصنیف وتالیف میں جو خشکی پائی جاتی تھی، اس کو سبزہ زار میں متبدل کرنے کے لیے سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر علمائے اہل سنت کی نایاب کتب مفیدہ کو طباعت کے زیور سے مزین کرنے کے لیے برادرم الحاج محمد سعید نوری صاحب ''کرامت مفتیِ اعظم'' بن کر منصۂ شہود پر رضا اکیڈمی کے بانی کی شکل میں نمودار ہوئے۔ موصوف کو رب العزت نے ایمانی جذبہ، عقیدتی جوش، خدمت سنیت اور فروغ مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے جذبۂ جانبازی و سرشاری سے نوازا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نایاب رسائل کو طبع کروا کر نہ فقط ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان میں بھی مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ موصوف کا یہ انقلابی ذہن فروغ سنیت کے لیے مہمیز کا کام انجام دیتا رہا

ہے۔موصوف کی تمام تر کاوشیں نہ فقط قابل تحسین، بلکہ قابل تقلید ہیں۔

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نایاب رسائل کے ساتھ ساتھ دیگر علمائے اہل سنت کی اہم دینی عنوانات پر کتب کی طباعت کرواکر بھی مفت تقسیم کرنا نوری صاحب کا مشغلۂ محبوب ہے۔ یوں تو ماشاء اللہ ہر عالم ادارہ اپنی اپنی جگہ پر دینی خدمات انجام دے رہا ہے، مگر الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کم عمری کے باوجود قلیل مدت میں رضا اکیڈمی کے پلیٹ فارم سے جو فقید المثال کارنامے انجام دیئے ہیں اور جو انجام دے رہے ہیں، وہ سب کے لیے مسرت وشادمانی کے باعث ہیں۔

دینی، ملی وطباعتی اور تبلیغی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی وملکی مسائل کے میدان میں بھی موصوف کی نمایاں خدمات رہی ہیں۔ ممبئی فسادات کا قضیہ ہو، یا بابری مسجد کی شہادت کا المیہ، رشدی لعین کا مسئلہ ہو یا تسلیمہ نسرین کی حماقت، ہر موڑ پر اہل سنت کی بہترین نمائندگی کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ امن وامان کے میدان میں بھی اعلیٰ حکام کی معاونت فرما کر ممبئی و پونہ کو آتش فساد سے بچانے میں اہم رول ادا کرتے رہے ہیں۔ نیز بعض لیڈروں کی آتش زنی کو یہی انقلابی جوان سرد کرتے رہے ہیں۔ موصوف کی ہر میدان میں دینی وملی اور مسلکی خدمات کو فرزندگان توحید یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے اور رضا اکیڈمی کو اپنے مطلوبہ ہدف تک پہنچنے میں آسانیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

۹ رشعبان المعظم ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۲ راگست ۲۰۰۸ء

..................

# رضا اکیڈمی نے قوم کو بہت کچھ دیا ہے

مولانا محمد شمیم اشرف ازہری (ماریشس)

بسم الله الرحمن الرحیم

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکّے بیٹھا دئے ہیں

رضا اکیڈمی ممبئ کا گرامی قدر گرامی نامہ آج باصرہ نواز ہوا جب کہ کل ۵؍جون ۲۰۰۸ کو مجھے ماریشس روانہ ہونا ہے۔ میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ کتاب کی تیاری کرنے والے کاروانِ روحانی میں شامل ہو جاؤں۔ عجلت میں کچھ تاثراتی سطور حاضر ہیں۔

رضا اکیڈمی نے ۳۰ سالہ سفر میں قوم کو بہت کچھ دیا ہے جامعہ ازہر مصر سے واپسی پر ۱۹۶۹ء سے میرا قیام ممبئ میں رہا۔ ۱۹۷۸ء میں رضا اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا مجاہد دوراں محمد سعید نوری صاحب سے کئی ملاقاتیں رہیں ان کا جذبہ دیکھ کر بس یہ دعا نکلتی تھی اللھم زد فزد۔ الحمدللہ ان کا کام بڑھتا گیا ان کے کاموں کی پذیرائی بھی خوب ہوتی رہی مگر

اک طرف اعدائے دیں ایک طرف ہیں حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

مگر سعید نوری صاحب ہمت نہ ہارے اور مذہبی، اشاعتی، سماجی، فلاحی، صحافتی یوں کہیے کہ قوم کو جس میدان میں ضرورت پڑی رضا اکیڈمی شانہ بشانہ قوم کے ساتھ رہی۔ **تعاونوا علی البر والتقوی** کا عملی نمونہ پیش ہوا اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے سایہ تلے رضا اکیڈمی کا سفر نیک نیتی سے جاری رہا اور ہے۔

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ کنزالایمان اردو ترجمۂ قرآن اور انگریزی

ترجمۂ کنز الایمان شائع ہوا پھر اشاعتوں کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ فتاویٰ رضویہ کی مکمل بارہ جلدیں شائع ہو کر دارالافتاء اور مدارس اور لوگوں کی لائبریریوں کی زینت بنیں۔ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تصنیفات کی اشاعتوں کا سلسلہ جاری ہوا اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

تقریباً ۳؍لاکھ سُنّی رضوی کلنڈر ہر سال شائع ہو رہا ہے کلنڈر کیا ہے ہر ماہ کی مناسبت سے معلومات کا ایک انمول ذخیرہ ہے۔ مسلمانوں پر مظالم کا جو سلسلہ ہے اس متعلق رضا اکیڈمی مظلوموں کی امداد کر کے اور ظلم کے خلاف تحریری، تقریری تحریک کے ذریعہ بہت بڑی خدمت کر رہی ہے۔ ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک مقتدر علمائے کرام کی خدمت میں امام احمد رضا ایوارڈ پیش کر کے علما کی ہمت افزائی کا سہرا بھی رضا اکیڈمی کے سر ہے۔ اولیائے کرام کے اعراس کے موقع پر کتابوں کی تقسیم کا تعمیری کام بھی ہو رہا ہے۔ ایک گذارش ہے کہ اگر رضا اکیڈمی ایک قدم اور بڑھائے کہ اولیائے کرام کے عرسوں کے موقع پر رضا اکیڈمی کیمپ کا سلسلہ شروع کرے اور لوگوں کی اصلاح کرے اور غیر شرعی سرگرمیوں پر پابندی لگے۔ عرس کمیٹی سے پہلے مل کر ان کا تعاون حاصل کرے۔ ہمارے حریف بھولے بھالے لوگوں کو شرعی سرگرمیاں دکھا کر یہ بتاتے ہیں کہ سُنّی یہ سب کرتے ہیں جب کہ یہ سب کچھ صرف جاہل لوگ کرتے ہیں اور ہماری جماعت کو بدنام کراتے ہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ رضا اکیڈمی کے معاونین واراکین خصوصاً الحاج محمد سعید نوری صاحب کو مزید دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور بریلی شریف سے مدینہ شریف کا یہ روحانی سفر جاری رہے اور رضا اکیڈمی دن بدن ترقی کرے۔

۴؍جون ۲۰۰۸ء

..................

# رضا اکیڈمی ایک عظیم الشان سنی ادارہ ہے

مولانا قاری حکیم عبدالرشید رحمانی مصباحی
خطیب وامام مینارہ مسجد ممبئی

نحمده ونصلي ونسلم على حبيبه الكريم وآله وصحبه اجمعين

رضا اکیڈمی ممبئی ایک عظیم الشان سُنّی ادارہ ہے جو کسی تعارف کا محتاج نہیں، آج سے بہت دہائی بیشتر جب نقیب اہلسنّت ہمدرد قوم وملت الحاج سعید بھائی نوری نے اس کی بنیاد ڈالی تھی تو شاید ان کے تصور میں بھی نہ رہا ہوگا کہ یہ ادارہ اس قدر تیزی کے ساتھ عالمگیر شہرت کا حامل بن جائے گا۔

اس عظیم سنی تحریک نے ساری دنیا میں مسلک اعلیٰ حضرت کی جس شاندار طریقے پر اشاعت کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دینی، ملی، سماجی جب کہ سیاسی طور پر بھی مسلمانوں کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ بے شمار دینی کتب اپنے سرمایہ سے شائع کر کے سنیوں پر جو احسان عظیم کیا وہ سنی حضرات فراموش نہیں کر سکتے۔ چھوٹے چھوٹے کتابچوں سے فتاویٰ رضویہ مکمل و بخاری شریف تک کتابوں کی اشاعت اور اس گرانی کے دور میں ان کی مفت یا معمولی ہدیہ پر ان کی تقسیم کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ وہ کام ہے جس کے لیے عشق رضا کے سرمایہ کی ضرورت ہے بغیر عشق رضا کے یہ کام انجام دینا ممکن نہیں اور بحمدہ تعالیٰ یہ سرمایہ عشق ہمارے سعید بھائی نوری کے نصیبے میں خوب آیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسیر مفتی اعظم لکھتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس عظیم سنی ادارے کو دن دونی رات چوگنی ترقی سے مالا مال فرمائے اور ہمارے سعید بھائی کو عمر خضری عطا فرمائے۔

..................

(۱)

# رضا اکادمی کی یہ کاوش قابل قدر ہے

مولانا ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)

(حضرت موصوف نے یہ دونوں مکتوب اعلیٰ حضرت کے ۱۵۰ رسالہ جشن ولادت کے موقع پر تحریر کیے تھے)

محترم محمد سعید صاحب نوری زید مجدہٗ جنرل سکریٹری رضا اکاڈمی، موم بائی، بھارت

سلام مسنون۔

اللہ کریم جل شانہٗ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کو مسلک حق اہلِ سُنّت و جماعت پر استقامت اور صدق و اخلاص سے اس کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رواں ماہ صیام ۱۴۲۲ھ کی آج ۲۹/ویں شب (آخری شب قدر) ہے درس تراویح کے بعد جامع مسجد گلزار حبیب میں اپنی نشست گاہ میں آیا تو آپ کا نہایت خوش نما مکتوب (انگریزی میں) مجھے ملا، بہت شکریہ۔ کس نے مجھے یہ پہنچایا یہ تو معلوم نہیں ہوا تاہم آپ کی یادفرمائی کا بہت شکریہ۔ بلا تاخیر جواب تحریر کر رہا ہوں۔

آپ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ دین وملت امام اہلِ سُنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ القوی کے ایک سو پچاس سالہ یوم ولادت کا جشن منانے کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ کریم جل شانہٗ توفیق عطا فرمائے کہ اہلِ ایمان ملتِ اسلامیہ کے محسن وممدوح اور اللہ کریم جلت عظمۃ کی اس بے بہا نعمت (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ) کی مثالی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں بھرپور خراج محبت وعقیدت پیش کریں۔ رضا اکادمی کی یہ کاوش قابل قدر ہے۔ اللہ کریم جل شانہ آپ کو اس میں کامیابی اور برکت عطا فرمائے، آمین۔

.................

(۲)

# پاکیزہ فکر رضا اکادمی

محترم مولانا سعید صاحب نوری زید مجدہٗ (ناظم اعلیٰ رضا اکادمی بھارت)

سلام مسنون

آپ کے مکتوب کے جواب میں فوری قلم برداشتہ مختصر تحریر حاضر ہے۔ آپ نے زیادہ وقت نہیں دیا، زیادہ وقت بھی ملتا تو اتنی تاب و مجال کہاں کہ کوئی قابل قدر تحریر پیش کرسکوں۔ آپ چاہیں تو اسے شامل فرمالیں۔ لکھنے کے بعد یہ گمان گزرا کہ آپ نے انگریزی میں مکتوب بھیجا ہے کہیں انگریزی ہی میں تحریر مطلوب نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو فرمائیں کوشش کروں گا کہ اسے انگریزی کے قالب میں پیش کروں۔ ماہ صیام کا اختتام ہے۔ مہلت نہیں ملی اور ایام عید میں گنجائش نہیں ہوگی باقی کام روک کر آج ہی جواب لکھا ہے اس تحریر کے ملنے کی اطلاع ضرور کردیجئے گا۔ شکریہ۔

آپ کو کافی عرصے پہلے آپ کے ایک خط کے جواب میں کچھ باتیں تحریر کی تھیں لیکن آپ نے توجہ نہیں فرمائی۔ آپ سے آپ کی تمام مطبوعات کا ایک سیٹ چاہا تھا۔ اپنے والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے دورۂ بھارت کے حوالے سے آپ اور ان سے ملنے والے افراد کے تاثرات و مشاہدات چاہیے تھے۔ تا حال انتظار ہی ہے۔

ایک سو پچاس سالہ جشن ولادت کے بارے میں حروف و اعداد کی یہ کاوش بھی پیش خدمت ہے، اعداد کے شمار میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ جلدی میں نظر ثانی بھی نہیں کرسکا۔

۱۴۲۲:۔ ’’جشن ولادت مجدد بریلوی رحمہ اللہ‘‘۔ ’’جشن پاک آمد رضا‘‘۔ ’’جشن ایوان رضا‘‘۔ ’’تقریب سخن‘‘۔ ’’جشن ولادت نجم سعادت‘‘۔ ’’شکر حق جشن ولادت‘‘۔ ’’جادۂ رضا ماشاء اللہ‘‘۔ ’’ایک سو پچاس سالہ جشن ولادت قطب بریلوی‘‘۔ ’’آفرین یک

صدر و پنجاہ سالہ جشن ولادت۔"

۱۵۰:-مسلک، علیم، علمی، سلطان، ازلی محمدی، کوکب محمدی، لعل بے بہا، زمزمۂ مجدد، مدح محمود، مداح جزاک اللہ، محبوب محمد، صلہ جد و جہد، دیباچۂ سوانح۔

۱۳۴۱:۔میں سے ۱۲۷۲ کم کریں تو ۶۹ باقی بچتے ہیں۔ ہجری تقویم سے یہی مدت حیات ہوئی۔

۶۹:-ادب نبی، اے حبیب اللہ، حاکم، وجود محبّ، محبّ حجاز، دید مجدد، طالب، طوبیٰ، اوابو حامد، اے محبوب۔

۱۲۷۲:-"این تاریخ" ۱۳۴۱ھ:-"عین تاریخ"

۱۴۲۲ھ:-"بزم منور رضا اکادمی"۔"پاکیزہ فکر رضا اکادمی"

دعاؤں میں یاد رکھیں۔وابستگان کو سلام فرمائیں۔

ماہ صیام ۱۴۲۲ھ

..................

# دوسرا باب

## بانی رضا اکیڈمی ...... قلم کے روبرو

## نوری صاحب کی ولادت

الحاج محمد سعید نوری صاحب ایک نام ہی نہیں ایک شخصیت کا نام ہے جو تبلیغ واشاعت کے حوالے سے پوری سنی دنیا میں پہچانی جاتی ہے۔اس سعادت آثار شخصیت کی ولادت ۲۷ر نومبر ۱۹۵۹ء کو ممبئی میں ہوئی۔آپ کے والد گرامی کا نام شفیع احمد رضوی ہے۔گھر کا ماحول مکمل طور سے مذہبی تھا اس لیے نوری صاحب مذہبی ماحول میں پروان چڑھے۔نوری صاحب کے دادا جان اور والد گرامی بزرگوں سے خصوصا سرکار سیدی اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمۃ والرضوان سے سچی عقیدت رکھتے تھے سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ برابر نوری صاحب کے گھر پر آتے رہتے تھے اور گھر کے سبھی افراد کو خصوصی دعاؤں سے نوازا کرتے چنانچہ ان دعاؤں کا وافر حصہ الحاج محمد سعید نوری کے حصے میں آیا۔بچپن کی دینی تربیت کے جو نقوش ذہن کے کورے صفحات پر پڑے تھے اس کی اثر انگیزی آج تک قائم ہے اور اسی تربیت کے اثر سے جو مذہبی جذبات اور مسلکی وملی امنگیں ابھریں وہ آج رضا اکیڈمی ممبئی کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں اور اپنا خون جگر دے کر سعید نوری صاحب نے اسے جو عروج بخشا ہے اس سے باشعور حضرات بخوبی واقف ہیں۔

## نوری صاحب کی تعلیم

نوری صاحب کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اساتذہ میں خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت سید عبدالعلیم (قادری صاحب) علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۷ء) اور جناب حافظ جعفر خلد آبادی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نوری صاحب آج جو کچھ پڑھ لکھ لیتے ہیں یہ سب انہیں اساتذہ کی بدولت ہے لیکن اس میں بزرگوں کے کرم خصوصا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا خصوصی فیضان شامل ہے

## نوری صاحب کی ولادت میں حضور مفتی اعظم کی دعا

الحاج محمد سعید نوری صاحب اسم با مسمی ہیں ان کی شخصیت کا دامن سعادتوں سے تر ہے۔ان کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ وہ عطائے مفتی اعظم ہند ہیں تب بھی بے جانہ ہوگا کیونکہ سعید نوری صاحب دراصل حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعاؤں سے ہی پیدا ہوئے اور ''محمد سعید'' نام بھی حضرت نے تجویز فرمایا۔ حضور مفتی اعظم چونکہ نوری صاحب کے گھر والوں سے حد درجہ محبت فرماتے تھے جب بھی ممبئی تشریف لاتے تو نوری صاحب کے دولت خانے پر کئی کئی دنوں تک متواتر سکونت اختیار فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ سرکار تشریف لائے ہوئے تھے اور آرام فرما رہے تھے، نوری صاحب کے والد گرامی الحاج محمد شفیع صاحب رضوی ان کے پیر دبا رہے تھے ان کی اس وقت دو بیٹیاں تھیں اب ان کو لڑکے کی خواہش تھی دورانِ خدمت ان کے دل میں اس خواہش نے دوبارہ جنم لیا انہوں نے حضرت سے عرض کیا ''حضور دعا فرمائیں تاکہ لڑکا پیدا ہو'' حضرت نے فوراً دعا فرمائی اور فرمایا ''ان شاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا'' چند ماہ کے بعد الحاج محمد سعید نوری صاحب کی ولادت ہوئی حضرت نے ''محمد سعید'' نام رکھا اور داخلِ سلسلہ فرمایا۔

## عقیقے کے موقع پر حضور مفتی اعظم کی تشریف آوری

سعید نوری صاحب کے عقیقے اور ختنے کے موقع پر سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ تشریف لائے تھے۔ یہ عقیقے اور ختنے کی رسم ان کے آبائی وطن ستنا (ایم پی) میں ہوئی تھی اس موقع پر حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے قرب و جوار کے ہزاروں لوگوں کو بیعت و ارادت سے سرفراز فرمایا تھا۔

## ''محمد سعید'' نام کی برکتیں

سرکار مفتی اعظم نے ''محمد سعید'' نام کیا رکھا کہ اس نام کی برکتیں بچپن سے ہی ظاہر ہونے لگیں۔ آج اسی نام کی برکت اور حضور مفتی اعظم ہند کی دعاؤں کے طفیل سعید نوری صاحب نے کامیابیوں کا اتنا طویل سفر طے کرلیا ہے جو قابل تقلید بھی ہے اور باعث رشک بھی۔ میرا یقین ہے کہ نوری صاحب کی قابل رشک کامیابی کے اس سفر میں جہاں ان کے نام کی برکتیں شامل ہیں وہیں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا خصوصی فیضان بھی شامل ہے۔

## نوری صاحب کے بھائی اور بہنیں

نوری صاحب سے دو بڑی بہنیں ہیں ایک زبیدہ آپا ہیں اور دوسری رضیہ آپا۔ بڑی بہن جناب محمد سلیم رضوی کے نکاح میں ہیں جب کہ رضیہ آپا نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا توصیف رضا خاں بریلوی کی زوجیت میں ہیں اور ان سے چھوٹی چار بہنیں ہیں صابر، شاہدہ، زلیخا اور سعدیہ جو بالترتیب جناب رئیس احمد صباغی، جناب عبدالرشید عرف پاپا، جناب عبدالکریم، جناب محمد رئیس صاحبان کی زوجیت میں ہیں۔ نوری صاحب کے دو بھائی ہیں وہ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں ان کے بعد الحاج محمد رفیق رضوی عرف منا بھائی ہیں اور تیسرے محترم حسن بھائی ہیں۔ ماشاء اللہ سبھی بھائی اور بہنیں مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند ہیں اور بزرگوں سے حسن عقیدت رکھتے ہیں۔

## مذہبی کام کرنے کا شوق

نوری صاحب کو بچپن ہی سے مذہبی کام کرنے کا شوق تھا اور کیوں نہ ہوتا جب کہ ان کی پرورش ہی اسلامی ماحول میں ہوئی تھی۔ ان کا فکری و ذہنی ارتقا اور نظریاتی عروج کے پودے اسی زمین میں اُگے تھے جس میں گھر کی دینی تربیت اور بزرگوں خصوصاً سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعاؤں کے بیج گڑے ہوئے تھے۔ جب اس پودے کے برگ و بار آئے تو ان کا فکری و ذہنی درخت ایسے پھل دینے لگا کہ جس کا ذائقہ اسلامی تھا اور پتی پتی سے مسلک وملت کے فروغ کی خوشبو پھوٹتی تھی۔ ان کی مذہبی سرگرمیوں کی تفصیل بڑی طویل ہے ان کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے۔ رضا اکیڈمی کے پلیٹ فارم سے انہوں نے جس طرح مسلک اہلِ سُنّت و جماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ و استحکام کے لیے ترقیاتی

منصوبوں کی فضاؤں میں جو عملی اڑان بھری اس نے اپنے تو اپنے غیروں کو بھی نوری صاحب کی فکری زرخیزی اور تعمیری ذہنیت کا خطبہ پڑھنے پر مجبور کر دیا۔

## نوری صاحب مشاہیر اہل سنت کے جھرمٹ میں

برصغیر ہند و پاک کے متعدد علما و مشائخ، اکابر علمائے اہلِ سُنّت اور جماعت اہلِ سُنّت کی سربرآوردہ شخصیات کی زیارت کا شرف نوری صاحب نے حاصل کیا ہے اور سب کے فیضان سے انہوں نے اپنا کشکول بھرا ہے۔ان بزرگوں نے نوری صاحب کی خدمات کو سراہا بھی اور مبارک بادیں بھی پیش کیں۔ کسی نے خط لکھ کر اور کسی نے زبانی۔ کسی نے انہیں ''مجاہد سُنّیت'' کہا تو کسی نے ''ناشر مسلک اعلیٰ حضرت'' کے خطاب سے نوازا۔ کسی نے ان کی شخصیت کو ''ہمدردِ قوم وملت'' کے فریم میں سجایا تو کسی نے انہیں ''مجاہد رضویت'' کا حسین گلدستہ پیش کیا۔ کسی نے انہیں ''وقار اہل سنت'' کے لقب سے یاد کیا تو کسی نے ''ناشر سنیت'' کہہ کر پکارا۔ کسی نے ''غمخوار اہل سنت'' کہہ کر انہیں دیا کیا تو کسی نے ''آبروئے رضویت'' کے لقب سے ان کی خدمات کو سراہا۔ان میں سے کئی بزرگ تواب علیہ الرحمہ ہو چکے ہیں اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات سعید نوری صاحب اور ان کی خدمات سے کس درجہ متاثر تھے اور کیسے کیسے اعزازات سے نوازتے تھے۔ داد و تحسین کا یہ سلسلہ تواتر سے جاری ہے اہل سنت و جماعت کے اکابر علما برابر ان کی خدمات کو سراہ رہے ہیں اور ان کی ترقیِ عمر کے لیے دعا گو ہیں۔

## تنظیموں کے سربراہوں سے ملاقات

میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ الحاج محمد سعید نوری صاحب جو اتنی بلندیوں کے آفاق پر چھائے ہوئے ہیں اور ترقیوں کی شاہ راہ پر ان کے قدم برابر بڑھتے ہی جا رہے ہیں اس میں حضور مفتی اعظم کی دعاؤں کا توشہ شامل ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ ہزار مخالفتوں کے باوجود نہ ان کے پائے عزائم میں لغزش ہوتی ہے اور نہ ان کی مقبولیت پر کچھ خراش آتی ہے۔ ماضی قریب کے برصغیر کے علما و مشائخ سے ان کا نہایت گہرا تعلق رہا ہے اور موجودہ علما و مشائخ اور ارباب قلم سے بھی ان کا بہت مضبوط رشتہ ہے۔ آئے دن ملک کے گوشے گوشے سے علما،

ارباب مدارس اور تنظیموں کے سربراہ تشریف لاتے رہتے ہیں اور مختلف ملکی، ملی، مذہبی، سیاسی، سماجی اور جماعتی کیفیات پر گفتگو ہوتی رہتی ہے اور سعید نوری صاحب بھی جماعتی ملی امور کے سلسلے میں ملک کے مختلف حصوں میں تشریف لے جاتے رہتے ہیں۔

## نوری صاحب کا عقد مناکحت

۱۹؍جمادی الاولیٰ مطابق ۱۵؍اکتوبر ۱۹۹۵ء کو نوری صاحب کا نکاح شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی نواسی اور جناب علی احمد صاحب کی دختر نیک اختر محترمہ اعجاز عنبریں سے ہوا۔ یہ بارات ممبئی سے گھوسی ضلع مئو اتر پردیش گئی تھی۔ نکاح حضور شارح بخاری نے پڑھایا اور یہ رسم اہل سنت کی معروف درس گاہ شمس العلوم کے مدرسۃ البنات میں انجام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد موجود تھی ان سبھی نے سعید نوری صاحب کو مبارک باد دی۔ اللہ عزوجل نے سعید نوری صاحب کو چار بچے عنایت فرمائے ہیں ان کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ محمد مصطفیٰ رضا عرف امن میاں (عمر۱۲؍سال)، کنیز فاطمہ (عمر۱۰؍سال)، احمد رضا عرف نوری میاں (عمر۷؍سال) اور کنیز عائشہ (عمر ڈیڑھ سال)۔ ماشاء اللہ ان کے تمام بچے اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کی محبت سے سرشار ہیں اور جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔

## نوری صاحب پر حضور مفتی اعظم کی نوازشات کی بارشیں

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ نوری صاحب کے دولت خانے پر سرکار مفتی اعظم ہند تشریف لاتے رہتے تھے۔ ان کے گھر والوں سے محبت فرماتے اور انہیں دعاؤں سے نوازتے چونکہ حضرت کی دعاؤں سے ہی نوری صاحب پیدا ہوئے اسی لیے حضور مفتی اعظم ان سے بھی بے حد محبت فرماتے تھے۔

متعدد بار نوری صاحب حضرت کے ساتھ سفر میں رہے اور حضرت کی خدمت کرنے کا انہیں زریں موقع ہاتھ آیا۔ ایک مرتبہ وہ حضور مفتی اعظم ہند کے ساتھ اجمیر شریف بھی گئے

راستے میں کئی مقامات پر درگاہوں میں حاضری ہوئی۔ ممبئی میں حضرت مخدوم علی مہائمی اور حضرت بابا بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ والرضوان کی مزارات پر برابر حاضری ہوتی رہی۔

**بچپن کا ایک واقعہ**

سعید نوری صاحب اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ" ایک مرتبہ میں رمضان شریف کے موقع پر بغیر کسی کو بتائے بریلی شریف چلا گیا۔ بیگ میں دو جوڑی کپڑے رکھ لیے۔ غالباً وہ پہلا روزہ تھا۔ حضرت کے ساتھ ۳ر افطار اور ۳ر تراویح پڑھیں۔ اس وقت حضرت پر حد درجہ نقاہت کا عالم تھا لیکن واہ رے مفتی اعظم وہ مصطفیٰ رضا ہی کیا جو باجماعت نماز ترک کر دے۔ حضرت کی نقاہت کو دیکھتے ہوئے حضرت رحمانی میاں صاحب نے مسجد رضا میں تراویح کے لیے ایسے شخص کا تقرر کیا جو چھوٹی تراویح پڑھا سکے۔ امام صاحب سے اگر کوئی لفظ رہ جاتا یا کوئی غلطی ہو جاتی یا کسی لفظ کا مخرج صحیح ادا نہ ہوتا تو حضرت فوراً ٹوک دیتے۔ اسی دوران میں نے دیکھا کہ اسی رات امام صاحب سے غلطی ہوئی اور حضرت کے بروقت اصلاح کرنے کی وجہ سے تراویح کی ۲۶ر رکعتیں ہوئیں۔

جب میں بغیر بتائے گھر سے بریلی شریف پہنچا تو بریلی شریف کے لوگوں نے گھر پر ٹیلی گرام کر دیا۔ دوسرے روز تایا ابا جناب خلیل احمد رضوی مرحوم بریلی شریف پہنچ گئے اور مجھ کو لے کر بریلی شریف سے ممبئی آ گئے۔ جب تایا ابا حضرت سے اجازت لینے کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت نے فرمایا کہ سعید اگر بریلی شریف آنا چاہے تو اس کے ساتھ کسی کو بھیج دینا"

**دوسرا واقعہ**

ایک دوسرا واقعہ سنئے اور اندازہ لگائیے کہ نوری صاحب نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیوضات و برکات سے کس قدر عطر کشید کیا ہے۔

نوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ" ایک مرتبہ ممبئی میں ایک مقام پر دعوت تھی حضور مفتی اعظم بطور خاص شریک تھے۔ میں دسترخوان لگا کر اور دیگر لوازمات سجا کر الگ ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور حضرت کھانا تناول فرمانے لگے۔ حضرت سالن میں روٹی توڑتے اور پھر ثرید بنا کر کھاتے۔ حضرت نے دورانِ طعام اچانک فرمایا "سعید کہاں ہے" میں حاضر ہوا تو

حضرت نے مجھے اپنے بالکل بغل میں بٹھایا۔ حضرت نے اپنی پلیٹ میرے سامنے کر دی اور کھانے کا حکم دیا جو لوگ کھانا کھلانے پر مامور تھے وہ میرے لیے دوسری پلیٹ لانے لگے لیکن حضرت نے منع فرما دیا۔ میرے لیے وہ لمحہ انتہائی سعادت مند تھا کہ جب حضرت نے مجھے اپنے مقدس ہاتھوں سے کھلایا"

## نوازش وشفقت کی ایک اور مثال

۱۹۷۱ء میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان جب زیارت حرمین شریفین کو تشریف لے جا رہے تھے اور حضرت کی روانگی ممبئی سے ہی تھی۔ سڑکوں پر عوام کا ایک جم غفیر حضرت کے رخ زیبا کی زیارت کے لیے بے قرار تھے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ تانگہ پر سوار تھے اور تا حد نظر ایک انبوہ کثیر حضرت کے استقبالی جلوس میں شامل تھا تو اسی درمیان حضور مفتی اعظم ہند نے فرمایا "سعید نوری کہاں ہے ادھر آؤ" تب لوگوں نے دیکھا کہ ایک دبلا پتلا لڑکا حضرت کی طرف بڑھ رہا ہے حضور مفتی اعظم ہند نے نوری صاحب کے سر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ان کی پیشانی کو بوسے دیا اور دعائیں دے کر انہیں رخصت کر دیا۔

اسی طرح کے ایک نہیں بلکہ متعدد واقعات ہیں کہ حضرت لوگوں سے کہتے "سعید کہا ل ہے" اور نوری صاحب پر اپنے فضل وکرم کی چادر ڈال دیتے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ آج جو سعید صاحب کا قسمت کنول کھلا ہوا ہے اور ان شاء اللہ کھلا رہے گا اس میں حضور مفتی اعظم کی دعاؤں اور شفقتوں کا کلیدی رول ہے اور آج جو سعید نوری "سعید" ہیں اس میں مفتی اعظم ہند کے الطاف وعنایات کی جلوہ سامانیاں ہیں۔

## ایک خواب

سید ریحان رضا قادری رضوی نوری رامپوری جوگیشوری (ممبئی) میں رہتے ہیں۔ سید صاحب صوم وصلاۃ کے پابند ہیں اور اعلیٰ حضرت وحضور مفتی اعظم علیہما الرحمہ سے سچی عقیدت رکھتے ہیں وہ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں۔

"میں تفسیر روح البیان پڑھ رہا تھا میرے دل میں خواہش جاگی کہ کاش ہم بھی اعلیٰ حضرت کا دیدار کر لیتے۔ تفسیر پڑھتے پڑھتے مجھے نیند آ گئی۔ اس دوران خواب دیکھا کہ امام احمد رضا

تشریف فرما ہیں بڑا حسین چہرہ ہے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کافی تعداد میں لوگ زیارت کے لیے جا رہے ہیں۔ میں بھی جا رہا ہوں۔ میرے داہنے طرف حضور مفتی اعظم ہند ہیں اور پیچھے محترم سعید نوری صاحب ہیں۔ میں جیسے ہی اندر جاتا ہوں سعید نوری صاحب پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ آیئے، میں قریب گیا دست بوسی کی۔ آپ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا۔ میں نے کہا کہ حضور مجھے بہت سکون ملا ہے حضرت نے فرمایا مجھے بھی بہت سکون ملا ہے۔ حضرت نے مفتی اعظم سے فرمایا ''وہ بارہ جلدوں والی کتاب لاؤ'' مفتی اعظم وہ کتاب لاتے ہیں اور اعلیٰ حضرت وہ کتابیں مجھے دیتے ہیں کتابیں بہت بھاری ہیں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ان کتابوں سے ایک نور نکل رہا ہے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ کیا، میں اس کا کیا کروں حضور نے فرمایا اس کی اشاعت ضروری ہے اسے مفتی سید شاہد علی کو تصحیح کے لیے دے دو۔ اسی دوران فرمایا کہ وہ سعید صاحب کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور وہ تو ابھی میرے پیچھے تھے۔ فرمایا انہیں بلاؤ یہ تو ہمارے خاص آدمی ہیں۔
میں نے پھر اپنے کاروبار کے متعلق حضور سے عرض کیا تو فرمایا کہ سورۂ بقرہ پڑھا کرو اس سے جو بھی مشکلات ہوں گی سب حل ہو جائیں گی یہ وظیفہ سعید صاحب کو بھی بتا دو ان کی بھی مشکلات حل ہو جائیں گی''

## الحاج محمد سعید نوری اپنی سماجی خدمات کے آئینے میں

نوری صاحب نے رضا اکیڈمی کے پلیٹ فارم سے مسلک وملت کے تحفظ ودفاع کے لیے اہم ترین خدمات انجام دی ہیں۔ سیاسی وسماجی سطح پر جماعت اہلِ سُنّت کا رُخ اونچا کرنے میں ان کی کاوشیں نا قابل فراموش ہیں۔ ان کی حیات کی مذہبی، سماجی، معاشرتی، رفاہی اور اشاعتی خدمات کا پہلو اس قدر تابناک اور وجد آفریں ہے کہ طبیعتیں عش عش کر اٹھتی ہیں۔ ملک میں کہیں بھی فساد برپا ہو تو نوری صاحب دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں، ریلیف تقسیم کرتے ہیں، زخمیوں کا تعاون کرتے ہیں، بیماروں کی مزاج پرسی کرتے ہیں، متاثرین کو دلاسہ دیتے ہیں اور ان کی اعانت کے لیے اپنی جانب سے امکان بھر کوشش کرتے ہیں۔ ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اگر طوفان بدتمیزی امڈ پڑے تو

نوری صاحب کی رگِ احساس فوراً پھڑک اٹھتی ہے اس کے لیے وہ تن من دھن سے میدان عمل میں کود پڑتے ہیں ۔ مذہبی بیان جاری کرتے ہیں، احتجاج درج کراتے ہیں، وزرائے اعلیٰ سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور اس پر پابندی لگوانے کے لیے اپنی کوششوں کا آخری لہو تک بہادیتے ہیں ۔ کتنے ہی ملی اور سماجی مسائل ہیں جنہیں نوری صاحب نے اپنی رفقائے کار کے ساتھ مل کر مشکلات کی دلدل سے نکال کر چین اور سکون کی فضا میں لا کھڑا کیا ہے۔

الحاج محمد سعید نوری صاحب نے رضا اکیڈمی کے کارواں کے بینر تلے سماجی ، رفاہی فلاحی اور ثقافتی امور کے اتنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں کہ جن کو شماریات کے احاطے میں داخل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آگے کے صفحات میں آپ اس کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں گے۔

## نوری صاحب ملاقاتیوں کے درمیاں

آج بھی ان کے دفتر میں ملاقاتیوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ ائمہ کرام، ارباب مدارس، اساتذہ، ٹرسٹیان مسجد، سماجی اہلکار، فلاحی ورفاہی تنظیموں کے ذمہ داران اور علمائے کرام ارباب قلم اور اصحابِ صحافت وغیرہ سے گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ مذہب وملت اور ملک کے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا جاتا ہے۔ لوگ سماجی مسائل لے کر آتے ہیں ان کی حاجتیں پوری کرنے کے لیے سعید نوری صاحب مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔ غرض اکادیمی کے پلیٹ فارم سے نوری صاحب کی شخصیت علما و دانش وران کی منظور نظر بن چکی ہے۔ ان کی خدمات اور فکری و عملی دردمندی نے انہیں رضویات کی دنیا میں مشہور انام بنادیا ہے۔ متعدد اہل قلم نے ان کی خدمات پر خامہ فرسائی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ایسے مضامین کی ایک کثیر تعداد ہے جس میں لوگوں نے ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ سماجی حلقوں میں بھی وہ خاصے معروف ہیں۔ ہندی، اردو اور انگریزی کے کئی رسائل و جرائد میں ان کے انٹر یوز شائع ہو چکے ہیں اور مسلکی ، ملی وملکی ایشوز پر ان کے تحریری احتجاجات اس پر مستزاد۔ اسی موقع پر ہم اپریل ۲۰۰۲ء کے ماہ نامہ جام نور دہلی میں شائع شدہ انٹرویو پیش کرتے ہیں۔ جو رضا اکیڈمی کے پس منظر اور پیش منظر کو سمجھنے کے لیے کافی معاون ہے۔

## ماہنامہ جام نور دہلی کا لیا ہوا انٹرویو

### ناشر سُنّیت محترم الحاج محمد سعید نوری صاحب سے ایک تفصیلی ملاقات

### بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی ممبئی

آج سے تقریباً ۲۵ ؍سال قبل ہندوستان کا سب سے بڑا صنعتی شہر عروس البلاد ممبئی میں ایک نووارد نوجوان نے دل میں ہزاروں عزائم لیے قدم رکھا، جس کا نہ کوئی شناسا تھا اور نہ کوئی منزل، مگر وہ نوجوان جس بابرکت ہستی کے دامنِ فیض سے وابستہ تھا وہ اس کی طرف متوجہ تھی۔ اس نے جماعتی مزاج سے ہٹ کر تصنیفی وتالیفی نیز ملی وسماجی کاموں کے ذریعے سنیت کو فروغ دینے کا ارادہ کیا اور اپنی تہی دامنی کے باوجود ۱۹۷۸ء میں ممبئی کی سرزمین پر ایک عظیم ادارہ بنام رضا اکیڈمی قائم کردیا۔ اس نے تقریری اور مناظراتی دور میں علمائے اہل سنت بالخصوص سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تصنیفات شائع کرکے عوام وخواص کو اپنی طرف متوجہ کیا، ملکی سطح پر ان گنت ملی، سماجی اور سیاسی مسائل میں مسلمانوں کے تحفظ اور ان کے حقوق کی بازیابی کے لیے احتجاجی جلوس و جلسے، اضطرابی دھرنے اور حکومت کو میمورنڈم دے کر پوری جماعت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔ علما ومشائخ کو ان کی خدمات کے عوض پہلی بار ایوارڈز اور توصیف نامے کا اہتمام کرکے ان کے لازوال کارناموں کو خراج عقیدت پیش کیا اور بالکل انوکھے اور مختلف انداز میں جشنِ اعلیٰ حضرت و مفتی اعظم ہند کا انعقاد کرکے ملکی میڈیا کو چونکا دیا۔ وہ جواں مرد شخص کوئی اور نہیں بلکہ وہی ہے جسے ہم اور آپ ناشر سنیت الحاج محمد سعید نوری کے نام سے جانتے ہیں، جنہوں نے اپنی گراں قدر خدمات سے یقیناً ملکی پیمانے پر سنیت بالخصوص مسلکِ اعلیٰ حضرت کو فروغ اور تحفظ فراہم کیا۔ ان کی خدمات کی سلور جبلی ہونے پر ہم قارئینِ جام نور کی خدمت میں ان سے لیا ہوا تازہ ترین انٹرویو پیش کررہے ہیں جو دیوانگانِ مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا.......................

**(خوشتر نورانی علیگ)**

**سوال :۔** (۱) رضا اکیڈمی کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے اغراض ومقاصد کیا ہیں؟

**جـــواب :۔** ۱۹۷۸ء میں رضا اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا اور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور

علمائے اہلِ سنت کی تصانیف کو شائع کرنا اس کے اغراض و مقاصد میں شامل تھا۔ اس کے بعد اور کام بڑھتا گیا تو یہ ہوا کہ مسلک اہلِ سنّت کی ترویج و اشاعت کے لیے جو بھی طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں کیے جائیں، چاہے وہ مدارس کا قیام ہو، لائبریریوں کا قیام ہو یا سماجی طور پر بھی کوئی خدمت کرنی ہو یعنی ہر محاذ پر سنیت کا فروغ اس کا اصل مقصد ہے۔

**سوال :۔** (۲) رضا اکیڈمی کے قیام کی طرف آپ کیسے متوجہ ہوئے، یعنی اس کے قیام کا خیال آپ کے دل میں کیسے پیدا ہوا؟

**جواب :۔** جس زمانے میں رضا اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا اس زمانے میں سنی علما کی کتابیں زیادہ شائع نہیں ہوتی تھیں تو یہ ہوا کہ کسی طریقے سے سنی علما کی اور بالخصوص اعلیٰ حضرت کے چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کیے جائیں اور اس دور میں ترجمۂ اعلیٰ حضرت کی بھی بڑی مانگ تھی، کہیں پر ترجمہ نہیں ملتا تھا۔ ممبئی کی مارکیٹوں کا یہ حال رہتا تھا کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی ترجمہ مانگتا تھا تو تھانوی کا ترجمہ دیا جاتا تھا کیوں کہ مارکیٹ کے اندر دستیاب ہی نہ تھا۔ ایک دو ناشر ہی تھے جو شائع کرتے تھے، اس لیے ہم نے ارادہ کیا کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمے کو شائع کیا جائے لہٰذا رضا اکیڈمی نے ۱۹۸۰ء میں اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان کو شائع کیا اور ۱۹۸۰ء میں الحمدللہ برہانِ ملت کے ہاتھوں اس کا اجرا بھی ہوا۔

**ایڈیٹر :۔** تو یہ پہلی بار ممبئی میں باقاعدہ کنز الایمان کی اشاعت کا سہرا آپ کے سر جاتا ہے۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسلاف تو زمانے سے یہاں آتے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ممبئی ایک ایسی سرزمین ہے جہاں ہمارے اکابرین کا تسلسل سے آنا رہا ہے اس کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتابوں کا نہ شائع ہونا خاص کر کنز الایمان کا، یہ حیرت ناک بات ہے، کیا کہیں گے آپ؟

**سعید نوری صاحب :۔** اپنی بساط کے مطابق یہاں پر ''انجمن تبلیغ صداقت''، ''سنی جمیعت العلماء'' اور ''جماعت رضائے مصطفیٰ'' جیسی کام کر رہی تھیں۔ اس زمانے میں یہاں سے منتھلی میگزین بھی شائع ہوتے رہے اور کتابیں بھی شائع ہوتی رہیں مگر اس دور میں چوں کہ سرمایے کی کمی تھی اور وہ دور مناظروں اور مقابلوں کا دور تھا اور تقریری طور پر ردِ وہابیہ وغیرہ

کرنا پڑتا تھا اس لیے لوگوں نے اس طرف کم توجہ دی ہے باقی چند مخصوص علما الحمد للہ بالکل لگے رہے اور تصنیفی کام ان کے ذریعہ ہوتا رہا۔ محبوب ملت رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ستر کتابیں لکھیں اور وقتاً فوقتاً اس کی اشاعت بھی کرتے رہے مگر ہوتا یہ تھا کہ جو علما کتابیں لکھیں وہی خود چھپوائیں اور وہی خود بیچیں۔ تو یہی تمام تکلیفیں تھیں جس کی وجہ سے تصنیفی کاموں کی طرف علما کی توجہ کم رہی۔

**ایڈیٹر :۔** تو رضا اکیڈمی کے قیام کے بعد یہ آسانیاں ہوگئیں کہ جو طباعت کا بار نہ اٹھا سکتے تھے ان کی نگارشات کو رضا اکیڈمی اپنے تعاون سے چھپوا کر لوگوں تک بھیج رہی ہے۔

**سعید نوری :۔** جی ہاں!

**سوال :۔** (۳) ممبئی جیسے مہنگے اور بڑے شہر میں آپ کو قدم جمانے میں کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور آپ کو کیسے کامیابیاں ملیں؟

**جواب :۔** اصل میں کام کرتے کرتے سب کچھ ہوتا ہے۔ اصل بات ہم یہ سمجھتے ہیں یہ ہمارے پیرومرشد مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فیضان ہماری طرف متوجہ ہے ورنہ یہ ممبئی ہے یہاں کتنے لوگ آئے اور چلے گئے اور ان کے قدم یہاں جم نہیں سکے۔ یہ بزرگوں کا فیض ہے اور جو تھوڑا بہت ہم لوگوں کے کام میں خلوص ہے اس وجہ سے جس کو جو بات بول دی جاتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرماتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ان سے پیسہ نہ لے کر ان کے ذمہ کام دیا جاتا ہے اور شروع میں یہی ہوا کہ یہ ۱۶ر صفحہ کی کتاب ہے جس میں اتنا خرچ آتا ہے یہ ۳۲ صفحہ کی کتاب ہے یہ ۴۸ صفحات کی کتاب ہے آپ اس کو مفت تقسیم کر دیں اپنے بزرگوں کے ایصال ثواب کے لیے اسے شائع کروا دیں۔ اس طرح سے تدریجاً یعنی ۲۵ سالوں کے بعد یہ رزلٹ آیا ہے۔ یعنی بالکل ہم لوگوں نے کام کیا اور کامیابیاں ملنی شروع ہوگئیں، ایسا نہیں ہے۔ اس زمانے (۱۹۸۰ء) میں ہم لوگوں نے کنزالایمان کے لیے بطور قرض کلکشن کرنا شروع کیا جس کی طباعت میں تقریباً تین لاکھ روپے کی لاگت آئی اور پانچ ہزار کی تعداد میں چھپا۔ چونکہ کیونکہ سارا کام ممبئی میں ہوا اور یہ ہمارا پہلا تجربہ تھا لہٰذا کافی دشواریاں درپیش رہیں، کافی مہنگا بھی پڑا۔ کچھ لوگ یہ طعنہ زنی بھی کر رہے تھے کہ اتنا بڑا

کنز الایمان کا کام یہ رضا اکیڈمی کے نوجوان کیسے انجام دیں گے؟ قطعاً ممکن نہیں، مگر اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کا فیضان متوجہ تھا کہ الحمد للہ وہ کام ہوا اور جن لوگوں سے قرض لیا گیا تھا اس کا قرض بھی واپس کر دیا گیا۔ ایک مرتبہ قرض لینے کے بعد جب واپس کر دیا گیا تو لوگوں کا اعتماد بحال ہوتا چلا گیا۔ اس کے علاوہ ہمارا گھریلو بیک گراؤنڈ ٹھیک ٹھاک تھا اور الحمد للہ ہم خود کفیل بھی ہیں۔

**سوال :۔** (۴) آپ ہمیں اجمالاً بتائیں کہ رضا اکیڈمی نے اب تک کیا نمایاں خدمات انجام دی ہیں؟

**جواب :۔** رضا اکیڈمی کے قیام کو الحمد للہ پورے ۲۵؍سال ہو رہے ہیں، اس ادارے نے اپنی اس ۲۵؍سالہ عمر میں دین متین اور سنیت کی جو کچھ بھی خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

(۱) رضا اکیڈمی نے اب تک دو سو سے زائد کتابیں شائع کی ہیں۔

(۲) ۱۹۸۰ء میں پہلی بار ممبئی کی سرزمین پر سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا اردو ترجمۂ قرآن شائع کیا گیا جس کا ایک نسخہ بریلی شریف میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نذر کیا گیا اور آپ نے بہت دعاؤں سے نوازا۔

(۳) ۱۹۸۱ء میں ممبئی کے مستان تالاب گراؤنڈ میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا عرس چہلم شریف نہایت شاندار طریقے سے منایا گیا جس میں اخباری رپورٹ کے مطابق ۸۰؍ہزار افراد نے لنگر شریف تناول کیا۔

(۴) ۱۹۸۴ء میں ممبئی بھیونڈی میں فرقہ وارانہ فساد پھوٹ پڑا اس وقت رضا اکیڈمی کی جانب سے تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپئے کی ریلیف تقسیم کی گئی۔

(۵) ۱۹۸۵ء سے سنی رضوی کیلنڈر جاری کیا گیا جو الحمد للہ اس وقت سے آج تک مسلسل کافی تعداد اور اعلیٰ پیمانے پر شائع ہو رہا ہے جس کا ہر صفحہ تقریباً اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے نعتیہ اشعار کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے۔

(۶) ۱۹۸۵ء میں ہی فتاویٰ رضویہ (جلد اول) کے اس نسخے کو شائع کیا گیا جس کو بریلی

شریف سے صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمہ نے پہلی بار شائع فرمایا تھا۔

(۷) ۱۹۸۶ء میں جانشین حضور مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری کو مکہ معظمہ میں سعودی حکومت نے گرفتار کیا جس پر رضا اکیڈمی نے ملک گیر پیمانے پر احتجاجی تحریک چلائی، جلسے کیے اور احتجاجی جلوس نکالے جس کی وجہ سے مجبور ہو کر سعودی حکومت نے حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کو گیارہ دن کے بعد رہا کردیا۔

(۸) ۲۳ر ستمبر ۱۹۸۶ء کو ممبئی تاج ہوٹل میں حکومت سعودیہ کی جانب سے ''سعودی ڈے'' منایا جا رہا تھا اس وقت رضا اکیڈمی کے ۶ر نوجوانوں کو سعودی حکومت کے خلاف پمفلیٹ تقسیم کرتے ہوئے حکومت ہند نے گرفتار کیا۔

(۹) ۱۹۸۸ء کو ملعون رشدی کے خلاف پہلا فتویٰ رضا اکیڈمی نے حضرت علامہ ازہری صاحب سے حاصل کیا جسے ۱۱ر نومبر ۱۹۸۸ء کو روز نامہ ہندوستان اور ۱۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو روز نامہ انقلاب و روز نامہ اردو ٹائمز ممبئی نے شائع کیا۔

(۱۰) ۱۹۸۸ء میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سجاوٹ پر رضا اکیڈمی کی جانب سے اعلان ہوا کہ شہر میں جو سب سے اچھی سجاوٹ کرے گا اسے پہلا انعام ''رسول عربی ایوارڈ'' مبلغ پانچ ہزار ایک سو روپے نقد، ایک شیلڈ مع توصیف نامہ۔ دوسرا انعام ''صدیق اکبر ایوارڈ'' مبلغ دو ہزار روپے نقد، ایک شیلڈ مع توصیف نامہ اور تیسرا انعام ''فاروق اعظم ایوارڈ'' مبلغ گیارہ سو روپے نقد، ایک شیلڈ مع توصیف نامہ دیا جائے گا اور الحمدللہ مذکورہ ایوارڈ دیے بھی گئے۔

(۱۱) ۱۹۸۸ء میں ہی رضا اکیڈمی کے قیام کا دسواں سالانہ جشن بھی منایا گیا اس تقریب میں روز نامہ انقلاب ممبئی ہفت روزہ اخبار عالم ممبئی ہفت روزہ ہجوم دہلی سے امام اہل سنت علیہ الرحمہ پر خصوصی ضمیمے بھی شائع کروائے گئے۔

(۱۲) ۱۹۸۹ء میں کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا جس کا رسم اجرا حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب خوشتر (مانچیسٹر) کے ہاتھوں انجام پذیر ہوا۔

(۱۳) ۱۹۹۰ء میں عراق پر امریکی جارحانہ حملے کے خلاف حرمین شریفین، مدینہ منورہ، مرقد سیدنا امام حسین، سیدنا حضور غوث اعظم اور سیدنا امام اعظم و دیگر مقامات مقدسہ کی حفاظت و خدمت کے لئے ایک لاکھ رضا کار روانہ کرنے کا اعلان رضا اکیڈمی کی جانب سے کیا گیا۔

(۱۴) ۱۹۹۱ء میں بخاری شریف مکمل شائع کی گئی جسے بلا قیمت تقسیم کیا گیا اور مختلف مدارس و لائبریریوں کو بھی دیا گیا۔

(۱۵) ۱۹۹۲ء میں صد سالہ جشن حضور مفتی اعظم ہند شہر ممبئی میں منایا گیا جس میں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، مصر، انگلینڈ، امریکہ، افریقہ و دیگر بیرون ممالک کے علمائے کرام اور دانشوروں نے شرکت فرمائی۔

(۱۶) ۲ر فروری ۱۹۹۲ء کو ہندوستان نے یہودیوں سے سفارتی تعلقات قائم کیے جس پر رضا اکیڈمی نے فلورا فاؤنٹین میں زوردار احتجاجی دھرنا دیا اور سفارتی تعلقات استوار کرنے کے خلاف حکومت ہند (وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ) کو میمورنڈم دیا۔

(۱۷) ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت کے بعد شہر ممبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا ہوا جس میں رضا اکیڈمی نے امن وامان قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے ریلیف تقسیم کرنے میں بھی پیش رفت کی۔

(۱۸) ۶ر دسمبر ۱۹۹۳ء کو رضا اکیڈمی نے اپنے اعلامیہ میں عوام سے اپیل کی کہ وہ تین بجکر ۴۵ر منٹ پر (یہی وقت بابری مسجد کی شہادت کا ہے) جہاں رہیں اسی جگہ اذان دیں، الحمدللہ یہ سلسلہ اس وقت سے آج تک جاری ہے۔

(۱۹) ۱۹۹۴ء میں فتاویٰ رضویہ کی مکمل ۱۲ر جلدیں اور جد الممتار کی دوسری جلد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے ۷۵ر ویں سالانہ عرس کے موقع پر رضا اکیڈمی نے شائع کی۔

(۲۰) ۱۹۹۵ء میں ہندوستانی حجاج کرام کی واپسی پر کنزالایمان بطور تحفہ انہیں پیش کیا گیا۔

(۲۱) ۵ر دسمبر ۱۹۹۵ء کو حکومت ہند کی جانب سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا توصیف رضا خاں صاحب کی کوشش سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا گیا جس کے لئے رضا اکیڈمی نے بھی اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی اور سابق وزیر

اعظم مسٹر وی پی سنگھ سے ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

(۲۲) ۱۹۹۵ء سے رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام جلوس معراج النبی ﷺ کا شاندار آغاز ہوا۔

(۲۳) ۶/اکتوبر ۱۹۹۶ء کو بال ٹھاکرے کے اخبار روزنامہ ''سامنا'' میں حضور ﷺ کی شان بابرکت میں گستاخی کی گئی جس کے خلاف رضا کیڈمی نے ملک گیر احتجاج کیا، بعد ازاں اس اخبار نے معافی مانگی۔

(۲۴) ۱۹۹۶ء میں فرقہ پرست عناصر نے قربانی کے جانوروں کو روکنے کی کوشش کی جس پر رضا اکیڈمی نے وزیر اعظم و دیگر حکام بالا سے ملاقات کر کے اس سلسلے کو بند کروایا۔

(۱۹۲۵) ابھی حال ہی میں اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شرون کے ہندوستانی دورے میں جیسے ہی ممبئ میں اس کی آمد کی اطلاع ملی ہم نے ایک زبردست احتجاجی جلوس نکالا، اس کے ناپاک قدم کو ممبئ میں پڑنے سے روکنے کے لیے حکومت کو میمورنڈم دیا اور اخبارات میں بیانات جاری کروائے، جس کے نتیجے میں وہ ممبئ میں قدم نہیں رکھ سکا۔

رضا اکیڈمی کی ۲۵/سالہ کارکردگی کا یہ مختصر جائزہ ہے جسے پیش کرنے کا مقصد خودنمائی نہیں ہے بلکہ ان باحوصلہ نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کے لئے بے چین رہتے ہیں۔

**سوال :۔** (۵) کہا جاتا ہے کہ آپ انہیں کاموں پر تعاون کرتے ہیں یا وہی کام انجام دیتے ہیں جس میں آپ کا نام نمایاں ہو، یہ الزام کہاں تک درست ہے؟

**جواب :۔** جو لوگ کام کرتے ہیں ان کے ساتھ کچھ نہ کچھ اس قسم کی باتیں سامنے آتی رہتی ہیں کہ یہ اس وجہ سے تعاون کرتے ہیں یا اس وجہ سے تعاون کرتے ہیں۔ میں نے ایک بار جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ سے عرض کیا تھا کہ کچھ باتیں ایسی آجاتی ہیں جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے لگتا ہے کہ کنارے بیٹھ جائیں، یہ سب کام نہ کریں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، آپ کام کریں اور دین کی خدمت کرتے رہیں۔ کسی کے پاس اگر کچھ ہوتا ہے اس سے لوگ حسد کرتے ہیں۔ جو خود فقیر ہوتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا اس سے لوگ حسد نہیں کرتے۔ لہٰذا میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ

میرے پاس اللہ دیا کچھ ہے جس کے ذریعہ وہ دین کی خدمت لے رہا ہے اور کچھ لوگ حسد کر رہے ہیں۔ خدا کرے میں اسی طرح دین کی خدمت میں لگا رہوں اور کسی نے مجھ کو حضرت جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا تھا کہ وہ فرماتے تھے کہ جو آدمی کچھ نہیں کرتا اس پر ایک چارج لگتا ہے کہ یہ کوئی کام نہیں کرتا باوجودیکہ اس کے پاس اتنے ذرائع ہیں اور جو کرتا ہے اس پر چھتیس چارج لگتے ہیں کہ اس نے یہ گڑ بڑی کی ہے، یہ کام نہیں کیا، یہ کرسکتا تھا یہ نہیں کیا اور یوں کہا اور یہ کہا۔ لہٰذا اللہ اور رسول کی رضا جوئی کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے اپنے کام پر دھیان دینا چاہئے۔

**سوال :۔** (۶) علما کی ایک بڑی تعداد یہ بھی کہتی ہے کہ آپ فضول چیزوں پر قوم کا روپیہ خرچ کرتے ہیں مثلاً وسط سمندر میں جا کر جشن صد سالہ منانا، یوم ولادت مفتی اعظم کے موقع پر کئی سوکلو کی ایک مٹھائی بنوانا، ہیلی کاپٹر سے گنبد غریب نواز پر پھول برسانا وغیرہ آپ کیا کہیں گے؟

**جواب :۔** دیکھئے ہر دور میں جس طریقے سے جنگ کے ہتھیار تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ آج تلوار، نیزوں اور خنجروں کی جگہ بموں اور میزائلوں نے لے لی ہے۔ اسی طریقے سے تبلیغ کے بھی ذرائع بدلتے رہتے ہیں۔ آج اغیار اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کے لئے نہ جانے کون کون سے نئے طریقے اپنا رہے ہیں۔

ہم سے بڑے بڑے کام ضرور ہوتے ہیں اس کی تشہیر ضرور زیادہ ہوتی ہے لیکن جتنا لوگ سمجھتے ہیں اتنے اخراجات اس میں نہیں آتے ہیں اور بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو اسی ذوق پر، اسی کام پر صرف کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے یہاں اتنا کھچڑا ہوتا ہے، اتنا شربت ہوتا ہے، اتنی نیازیں ہوتیں ہیں تو ان کو بھی سمجھایا جاتا ہے کہ آپ اس طریقے سے یہ کام کریں گے تو سنیت کا بھی کام ہوگا اور آپ کا بھی کام ہوتا رہے گا تو وہ بڑا آدمی اس کے اندر حصہ ہی نہیں لیتا ہے اور یہ بھی بات ہم واضح کر دیں کہ کوئی ہمارا چندہ عوامی چندہ نہیں ہوتا ہے ہمارے جو اپنے لوگ ہیں، اپنے ذرائع ہیں، انہیں مخصوص لوگوں سے کچھ کام بولا جاتا ہے اور کرایا جاتا ہے۔ یعنی پورے ممبئی میں ہر جگہ ہر آدمی سے ہم لوگ نہیں بولتے ہیں کہ ہمارے لیے یہ کام کیجئے۔ جو ہمارا اپنا ایک مخصوص گروپ ہوتا ہے بس اس سے یہ کام کرواتے

ہیں یہاں تک کہ ہمارے رضا اکیڈمی کی رسید بک بھی اب تک نہیں چھپی ہے کہ ان سے اتنا لیا گیا تو اسے رسید دینی چاہئے۔ جو لوگ اکیڈمی سے منسلک ہیں پورا کام وہی لوگ کرتے ہیں لہٰذا اعلیٰ حضرت کے تعلق سے کثیر اخراجات پر مبنی جو جشن صد سالہ منایا گیا تھا اس کی وجہ سے دور دور تک اعلیٰ حضرت کے پیغام کو عام کرنے میں ایک بہت بڑا ذریعہ بنا۔

**ایڈیٹر :۔** دوسرے لفظوں میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں آج کا دور ایک پروپیگنڈے کا دور ہے۔ ان طریقوں سے بھی آدمی متوجہ ہوتا ہے۔

**سعید نوری صاحب :۔** جی ہاں! بلکہ جو لوگ محبت کرنے والے ہیں وہ ان کاموں کو سراہتے ہیں اور الگ الگ جملے استعمال کرتے ہیں جیسے علامہ قمر الزماں نے اپنی تقریر میں میرے متعلق فرمایا کہ ان کا Creative ذہن ہے یہ نئی چیزوں کو نئی باتوں کو Create کرتے ہیں۔ اسی طرح صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پاکستان میں بیٹھے ہوئے اس طرح کا لفظ استعمال کیا کہ یہ جدید چیزوں کے موجد ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے کام سے خود مطمئن ہے تو اس کو وہ کام کرتے رہنا چاہئے۔

**سوال :۔** (۷) مختلف مواقع پر آپ نے سیاسی وسماجی سطح پر اپنے مذہبی تشخص کی بحالی اور دستور کے تحفظ کے لیے حکومت کے خلاف جو مظاہرے اور احتجاج کیے ہیں وہ قابل صد مبارکباد ہیں، ایسا کرکے یقیناً آپ نے سنیت کا نرخ اونچا کیا ہے، جماعتی دھارے سے الگ ہٹ کر ایسا کرنے کا خیال آپ کے دل میں کیسے پیدا ہوا؟

**جواب :۔** اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنے بزرگوں اور اپنے اکابر علمائے دین کو ساتھ لے کر اگر کوئی کام کیا جاتا ہے تو اس سے یہ نہیں ہوتا ہے کہ یہ کام ہمارے مشن سے ہٹ گیا ہے۔ اگر ان کو اعتماد میں لیا جائے تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ آدمی جو بھی کرے گا ہمارے مسلک کے فروغ کے لیے کام ہوگا اور اللہ کے فضل سے جو رضا اکیڈمی نے خدمت انجام دی ہے اس کا سب سے پہلا نظریہ فروغِ سنیت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کا فروغ رہا ہے، نیز اپنی شناخت کے ساتھ کوئی کام کیا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ہمارے جتنے

بھی احتجاج ہوتے ہیں کبھی بھی کسی بد مذہب کو ہم اس میں شریک نہیں کرتے کیونکہ بڑے بڑے بد مذہبوں کو اپنے احتجاج میں آپ شریک کر کے خود اپنی شناخت کھو بیٹھیں گے۔آپ کے یہاں خود اتنی قد آور شخصیتیں ہیں کہ اگر آپ ان کو شریک کر کے کام کریں گے تو خود آپ کی جماعت ہی کا نام روشن ہوگا۔اب جیسے دیگر جماعتیں جو بھی پروگرام کرتی ہیں وہ ہم لوگوں کو ضم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور خود (Highlight) ہوتی ہیں۔ہمارے کاندھوں پر وہ اپنا پیر رکھ کر اپنا قد اونچا کرتے ہیں۔ جب کہ ہم کو چاہیے کہ ہم خود آگے بڑھ کر کام کریں اس لیے کہ خدمت سے عظمت ہے۔

**ایڈیٹر :۔** لیکن یہاں ممبئی میں علما کونسل کے بارے میں عام طور پر کہا جا رہا ہے کہ اس میں سبھی ضم ہیں، بد مذاہب بھی اور اپنے علما بھی ایک ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔آپ کا ان کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟

**سعید نوری صاحب:۔** اس میں پہلے بہت سے سنی علما شریک تھے،ہم لوگ خود اس کے ممبر تھے لیکن جب حضرت جانشین مفتی اعظم نے فرمایا کہ بد مذہبوں کے ساتھ اشتراک اس طرح جائز نہیں ہے۔حضرت کے حکم سے میں، مولانا منصور علی خاں صاحب سکریٹری سنی جمعیۃ العلماء، مولانا سید سراج اظہر اور اس طریقے سے کئی علما نے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر اپنے علیحدگی کا اعلان کیا۔

**ایڈیٹر :۔** باقی اور سنی علما جو اب بھی ان سے منسلک ہیں؟

**سعید نوری صاحب:۔** اب ہم لوگ جو پروگرام کرتے ہیں اس میں ان علما کو بھی نہیں بلاتے ہیں جو علما کونسل سے منسلک ہیں۔

**ایڈیٹر :۔** گویا ان کا آپ لوگوں نے مقاطعہ کیا ہے۔

**سعید نوری صاحب :۔** جی!

**سوال :۔** (۸) رضا اکیڈمی کے بینر تلے مستقبل میں کچھ بڑے کام کرنے کی پلاننگ ہے؟

**جواب :۔** ابھی فی الحال یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے کام جو ہو رہے ہیں اگر یہ مستقل ہوتے رہیں تو یہی ہمارے لیے بہت بڑی بات ہے۔یعنی جس اسٹیج پہ رضا اکیڈمی پہنچ گئی ہے اگر اس

کو سنبھالے رہیں تو بھی ہم سمجھیں گے کہ اعلیٰ پیمانے پر دین کی خدمت ہو رہی ہے۔کوئی بڑا منصوبہ یا پروگرام ابھی تک نہیں ہے۔

**سوال :۔** (۹) رضا اکیڈمی کے قیام کے بعد اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے فروغ میں آپ کو کتنی کامیابیاں ملیں؟

**جواب :۔** اللہ کا فضل ہے کہ سب سے پہلے المجمع الاسلامی مبارک پور نے کام شروع کیا تھا اس کے بعد رضا اکیڈمی نے کام شروع کیا اسی طرح سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے کام شروع کیا لہٰذا جب ہر جگہ سے کام ہونا شروع ہوا تو حالات وہ نہ رہے جو آج سے پچیس تیس سال پہلے تھے۔ اللہ کا فضل ہے کہ ہر جگہ جلسوں کی شکل میں، جلوسوں کی شکل میں، کانفرسوں کی شکل میں اور مکتبوں کی شکل میں ایک بیداری آئی ہے۔ اس طریقے سے سنیت کی ایک لہر دوڑی ہوئی ہے اور اب تو ہمارے علما سیاست میں ہمت و جرأت کے ساتھ آگے بڑھ کر اپنا حق مانگنے کی باتیں کر رہے ہیں۔

**سوال :۔** (۱۰) ممبئ تو شروع سے ہی ہمارے اکابرین اور علما کا مرکزِ توجہ رہا ہے، مگر دہلی میں ہمارے اسلاف اور علما کے قدم کم پڑنے کی وجہ سے وہ دیگر مکاتب فکر کا مرکز بن گئی آپ وہاں رضا اکیڈمی کی شاخ یا سینٹر قائم کر کے سنیت کے فروغ کے لیے کیوں نہیں متوجہ ہوتے؟

**جواب :۔** دیکھیئے اگر کام کرنے والے لوگ جو ہمیں وقت دے سکیں اور ان کے اندر تصلب فی الدین بھی ہو تو یقیناً ہم وہاں رضا اکیڈمی قائم کرنے کوشش کریں گے اس لیے کہ مالی تعاون سے زیادہ وقت دینے کی ضرورت ہے۔

**ایڈیٹر :۔** تو یہ ایک طرح سے ہم آپ کی طرف سے ایک اعلان سمجھیں کہ کوئی پڑھا لکھا طبقہ اور مخلصین کی ایک ٹیم اگر دہلی میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو آپ دہلی کی طرف متوجہ ہوں گے اور رضا اکیڈمی کا قیام انشاء اللہ تعالیٰ دہلی میں بھی جلد سے جلد ہو جائے گا۔

**سعید نوری صاحب :۔** یقیناً

**سوال :۔** (۱۱) ماہنامہ جام نور اور اس کے قارئین کے لیے آپ کا کوئی پیغام؟

**جواب :۔** الحمد للہ ماہنامہ جام نور جب سے نکلنا شروع ہوا ہے ہر طبقے میں اس کی پذیرائی

ہوئی ہے۔ علما سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ اس کی تعریف کرتے ہیں، طلبہ سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ اس کی تعریف کرتے ہیں یہ سمجھ لیجئے کہ اس کی مقبولیت ہر جگہ روز بروز پھیل رہی ہے اور لوگوں کو انتظار رہتا ہے کہ اب کس کا مضمون آرہا ہے، کس کا انٹرویو شائع ہو رہا ہے، اس کا اداریہ کس موضوع پر مشتمل ہوگا اور جو طلبہ کے لیے آپ نے تربیت گاہِ لوح وقلم کا سلسلہ شروع کیا ہے اور ان کے مضامین شائع کرتے ہیں اس سے بھی بڑا اچھا لوگوں پر اثر پڑ رہا ہے۔

☆☆☆

سعید نوری صاحب کے مندرجہ بالا انٹرویو سے قارئین، رضا اکیڈمی سے اجمالی طور پر متعارف ہو چکے ہیں۔ یہ انٹرویو آج سے پانچ سال قبل شائع ہوا ہے یعنی رضا اکیڈمی کی سلور جبلی کے موقع پر اس وقت رضا اکیڈمی کی اشاعتی تعداد صرف ۲۰۰ رتک ہی تھی لیکن ادھر پانچ سال کے عرصے میں اس کی تعداد سوا ساڑے سو کے قریب پہونچ چکی ہے۔ یہ سب الحاج محمد سعید نوری صاحب کے خلوص اور ان کی شبانہ روز محنتوں کا ثمرہ ہے۔ جہاں جہاں رضا اکیڈمی کے نقوش ابھریں گے ان میں حضرت نوری صاحب کے خون جگر کی سرخی بھی شامل ہوگی۔ جہاں جہاں رضا اکیڈمی کا جھنڈا لہرائے گا وہاں وہاں ان کا اسم گرامی بھی احترام سے لیا جائے گا۔ رضویات کی تاریخ جب بھی لکھی جائے گی اس میں سعید نوری صاحب کا تذکرہ ضرور جگہ پائے گا۔

☆☆☆

# تیسرا باب

## رضا اکیڈمی......پسِ منظر

## پسِ خیال

رضا اکیڈمی خلوص کے خمیر سے گندھی ہوئی ہے۔اس میں بزرگانِ دین خصوصاً سرکارِ اعلیٰ حضرت وحضور مفتیِ اعظم ہند علیہما الرحمۃ والرضوان کا فیضان بھی شامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ اپنے ابتدائے قیام ہی سے آج تک رضا اکیڈمی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہوا بلکہ مذہبی، ملّی، رفاہی،فلاحی، اشاعتی، سیاسی، سماجی، ملکی اور صحافتی فضا میں بڑی شان وشوکت سے لہرا رہا ہے۔ وہ ساعت کتنی مبارک تھی جب رضا اکیڈمی کا تخیل الحاج محمد سعید نوری صاحب کے ذہن میں پیر پھیلا رہا تھا۔ کسے معلوم تھا کہ جب اس تخیل کو عملی سطح پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ نگاہوں کا مرکز بن جائے گا،لوگ اس کے گرد اکٹھے ہوجائیں گے اور وہ اتنی جلدی کامیابی کے رتھ پر سوار ہوجائے گی۔ رضا اکیڈمی جیسی غیر معمولی اشاعتی رفاہی تنظیم کا خیال ذہن کی اسکرین پر یوں ہی نہیں چمک گیا بلکہ اس کے پس منظر میں وہ ذہنی وفکری تربیت اور وہ اسلامی ماحول ہے جس میں مذہبی خیالات کے برگ و بار اُگتے ہیں۔ الحاج محمد سعید نوری صاحب ایک مذہبی خاندان کے چشم و چراغ ہیں وہ بھی ایسا خاندان کہ ان کے والد گرامی اور دادا جان کی

حضور مفتیِ اعظم ہند کے ساتھ عشق کی حد تک وابستگی تھی۔ حضور مفتیِ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان ان کے گھر تشریف لاتے رہتے تھے جس کی مکمل تفصیل گزشتہ باب میں آ چکی ہے۔

**مذہبی جذبات کا پہلا پڑاؤ**

جناب محمد سعید نوری صاحب کو اپنے گھر اور احباب وغیرہ کے مذہبی ماحول اپنے شیخِ طریقت حضور سرکار مفتیِ اعظم ہند کی دعاؤں اور فیض و کرم کے طفیل بچپن ہی سے دینی کام کرنے کا شوق تھا۔ مذہبی مزاج رکھتے تھے۔ اپنے احباب کے ساتھ مل کر جلسے جلوس منعقد کرتے اور مسلک و ملّت کے فروغ واستحکام کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ اپنے دینی جذبات کی تسکین کے لیے انہوں نے شہدائے اعظم نیاز کمیٹی، بزمِ غلامانِ رضا وغیرہ قائم کی تھیں اور انہیں تنظیموں کے پلیٹ فارم سے اپنے شعور و بساط کے مطابق مسلک و ملّت کے فروغ کا دائرہ وسیع کرتے رہتے تھے لیکن چونکہ ان کی مذہبی فکر کا دائرہ بڑا وسیع تھا، ان کی فکری زرخیزی اور ذہنی تخلیقیت ایک بڑے اور منظّم پلیٹ فارم کی متلاشی تھی۔ مذکورہ تنظیمیں ان کے جذبات کی کما حقہ تسکین کے لیے ناکافی نظر آ رہی تھی اور آتیں بھی کیسے کیونکہ قدرت کو ان سے وہ کام لینا تھا جس کا چراغ رضویات کے طاق میں ہمیشہ فروزاں رہنے والا تھا۔ چنانچہ وہ بابرکت تاریخ، بابرکت دن اور سعادت مند ساعت طلوع ہوئی جب ان کے فکر و خیال میں اس مبارک تنظیم کے خیال کی نمود ہوئی اور دینی تربیت، مذہبی جوش و خروش اور سرکارِ مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ کے فیضان کی تثلیث سے جو زاویہ قائم ہو چکا تھا وہ رضا اکیڈمی کی صورت میں تحلیل ہو گیا۔

**رضا اکیڈمی کے قیام کا پس منظر**

رضا اکیڈمی کے قیام کا پس منظر یوں ہے کہ جناب محمد ناصر رضوی (جو حضور مفتی اعظم کے خلیفہ تھے حضرت کے مریدین انہیں ناصر چچا کہتے ہیں) چالیس سال کے عرصے تک رمضان شریف کے مہینے میں برابر ممبئی تشریف لاتے رہے۔ ایک سال جناب محمد ناصر صاحب ممبئی تشریف لائے۔ سعید نوری صاحب ان کے والد گرامی جناب شفیع احمد رضوی ،صالح محمد پیر جی صاحب، عثمان کھتری نور محمد اور دیگر حضرات کے ساتھ ان کی گفتگو ہوئی۔ دورانِ گفتگو انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان کی

اشاعت ہونی چاہیے اور اس کے لیے ایک تنظیم بنا لینا چاہیے۔ کنزالایمان شریف کی اشاعت صرف چالیس ہزار روپے میں ہو جائے گی۔ سعید نوری صاحب تو اس کے لیے بہت پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے ان بس مناسب وقت کی تلاش تھی گویا جناب محمد ناصر صاحب کے مشورے نے فرہاد کو شیریں فراہم کر دی تھی۔

## تنظیم کے نام کا انتخاب

جناب ناصر صاحب قبلہ کی یہ رائے سبھی کو پسند آئی چنانچہ سبھی حضرات تنظیم کے ناموں پر غور کرنے لگے۔ ذہن کے ریگستان میں فکر کا اونٹ دوڑنے لگا۔ سرابوں کے تعاقب میں سوچوں کی رفتار تیز ہوگئی الغرض سبھوں نے اپنی فکری قوتیں صرف کر دیں چنانچہ کسی نے ''رضا فاؤنڈیشن'' نامی چشمے کی طرف پہنچ کر دم لیا، کوئی ''بزمِ رضا'' کے چشمے تک پہنچا، کسی کی فکر کا اونٹ ''رضا اکیڈمی'' کے نام پر بیٹھا، کسی کی فکر کے قدموں نے ریت کھودی تو اسے ''رضا مشن'' کے نام کا چشمہ نظر آنے لگا۔ غرض مختلف چشمے مختلف ناموں کے بحرِ فکر سے نکلے۔ تمام نام سامنے رکھ دیئے گئے لیکن نام کے انتخاب کا حصہ جناب نوری صاحب کے ہی مقدر میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ ''رضا اکیڈمی'' اچھا نام معلوم ہوتا ہے۔ پھر سبھی حضرات نے اس نام کی تائید کر دی۔ اس وقت رضا اکیڈمی کے نام سے ہندوستان میں کوئی تنظیم یا ادارہ نہیں تھا غالباً یہی وجہ تھی کہ انہوں نے مختلف ناموں میں ''رضا اکیڈمی'' کے نام کو ترجیح دی۔

بس پھر کیا تھا تنظیم کا وجود میں آنا تھا سعید نوری صاحب تو دھن کے پکّے تھے ہی، تنظیم کا سرا پکڑتے ہی وہ تن من دھن سے دینی کاموں میں جٹ گئے اور پھر انہوں نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

## رضا اکیڈمی کا پہلا آفس

جب تنظیم کا خاکہ، مقصد اور طریقۂ کار کا تعین ہو گیا تو اس کے پیر پھیلانے کے لیے ایک مستقل جگہ کی ضرورت ہوئی۔ ابتدا میں آفس کا انتظام کرنا بڑا دشوار تھا۔ ممبئی جیسے بڑے اور مہنگے شہر میں کہ جہاں کی زمین قیمتوں کا آسمان چھو رہی ہوں وہاں ایک عظیم تحریک کے آفس کا انتظام کرنا کتنا دشوار ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو اس راہ کے راہی ہیں۔ رضا

اکیڈمی کے آفس کے لیے پہلے پہل جناب سعید نوری صاحب کی دکان (۱۳۰، علی عمر اسٹریٹ ممبئی۔۳) کو استعمال کیا گیا۔ ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۴ء تک رضا اکیڈمی کا کام اسی دکان سے کیا گیا۔ یہ باقاعدہ کوئی آفس تو نہ تھا لیکن اس کو آفس کے طور پر جانا جانے لگا۔ علماے کرام مشائخ عظام وہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ اس درمیان رضا اکیڈمی کی کئی کتابیں شائع ہوئیں۔ بہت سارے رفاہی، فلاحی، سماجی اور دینی کام کیے گئے لیکن افسوس اس کا کوئی مفصل ریکارڈ نہیں رکھا جاسکا۔

## دوسری جگہ آفس کی منتقلی

دھیرے دھیرے رضا اکیڈمی کی خدمات کے سائے دراز ہونے لگے، اہلِ سُنّت کے سر فخر سے اونچے ہونے لگے، سنیت میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ کام اتنا زیادہ بڑھ گیا کہ اس کے لیے ایک مستقل آفس کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ آفس خریدنے اور اس کے لیے پیسہ وغیرہ کا انتظام کرنے کے بارے میں غور ہونے لگا۔ حضور سرکار مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان تو رضا اکیڈمی کی نس نس میں سمایا ہوا تھا اس لیے بہت جلد اس مشکل کے جن کو بوتل میں بند کرلیا گیا۔ جناب عمر بھائی سوریا جو ۴۷ر میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳ میں رہتے تھے، پور بندر گجرات کے رہنے والے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے دل میں بات ڈال دی اور انہوں نے رضا اکیڈمی کے آفس کے لیے اپنا مکان فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ پہلے منزلہ پر ایک روم، گراؤنڈ فلور اور ایک کھولی کی قیمت ایک لاکھ اسی ہزار روپے قرار پائی۔ اس مکان کو خریدنے کے لیے پانچ پانچ ہزار روپے کے کئی ممبر بنائے گئے۔ اس میں سب سے زیادہ الحاج عبدالغفار رضوی عرف بابو بھائی (جو اس وقت رضا اکیڈمی کے صدر محترم بھی ہیں) نے جم کر محنت کی۔ ان معاونین نے جو کچھ روپیہ اکٹھا کیا وہ عمر بھائی کو دے دیا گیا اور جتنی رقم باقی رہی تو اس کے بارے میں انہوں نے جماعت کے نام بل بنوادیا تو اس طرح رضا اکیڈمی کا دفتر قائم ہوا۔ اس آفس کا افتتاح کشمیر والے بابا حضرت سید نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس ہاتھوں سے ہوا۔ ۴۷ر میمن واڑہ روڈ ممبئی۔۳ پر اس آفس کا افتتاحی جلسہ ہوا۔ حضرت بابا سید نورالدین رحمۃ اللہ علیہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک

ہوئے تھے۔

### تیسری جگہ آفس کی منتقلی

کچھ سال کے بعد یہ جگہ دفتر کے لیے ناموزوں نظر آنے لگی۔ رضا اکیڈمی کی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع ہوتی جارہا تھا اس لیے یہ جگہ بہ بانگِ دہل اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگی تھی تو پھر مجبوراً رضا اکیڈمی اپنا سر چھپانے اور اپنی خدمات کے پھلنے پھولنے کا موقع دینے کے لیے ایک دوسری جگہ کی شدت سے ضرورت محسوس کرنے لگی تو پھر اس کے بعد پارسی گلی، نظام اسٹریٹ میں ایک کمرہ دولاکھ پانچ ہزار روپے میں خریدا گیا۔ اس آفس کی خریداری کے لیے چند لوگوں نے تعاون کیا۔ اس آفس کے افتتاح کے لیے تاج الشریعہ نائب حضور مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ اختر رضا خاں قبلہ مدظلہ النورانی صاحب قبلہ تشریف لائے تھے اور انہیں کے مقدس ہاتھوں سے اس آفس کا افتتاح انجام پذیر ہوا۔

### چوتھی جگہ آفس کی تبدیلی:

اس مدت میں رضا اکیڈمی ہندوستان کی سرحدوں کو عبور کر کے بیرون ممالک جا پہنچی اور اس کی خدمات کے مختلف النوع زاویے برصغیر کے دانش وروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے۔ سعید نوری صاحب مسلسل تن من دھن سے جماعت اہل سنت کے فروغ کے لیے ہر ممکنہ پہلو روبعمل لارہے تھے۔ پھر کچھ سالوں کے بعد ۲۶ رکامیکر اسٹریٹ، ممبئ ۳ میں دولاکھ چالیس ہزار روپے میں آفس کے لیے جگہ خریدی گئی۔ رضا اکیڈمی کے اشاعتی، فلاحی، رفاہی، مذہبی، صحافتی، تہذیبی، سماجی اور مسلکی وملی خدمات کے نقوش مسلسل اُبھرتے جارہے تھے اس لیے رضا اکیڈمی کو ملازمین کی بھی سخت ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ جناب محمد ناظم صاحب کو کُل وقتی ملازمت کے لیے رکھا گیا۔ یہ ۱۹۹۲ء کی بات ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک وہ بحسن وخوبی اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اور اسم بامسمیٰ ثابت ہورہے ہیں۔ ویسے تو آفس کے کام کے لیے کئی لوگ رکھے گئے لیکن محمد ناظم صاحب اپنی حسن کارکردگی کی بنا پر رضا اکیڈمی کے معتمد بنے ہوئے ہیں۔ ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۱ء میں مولانا محمد اسلم رضا مصباحی جو جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے نئے نئے فارغ ہوئے تھے، رضا اکیڈمی کی خدمت کے لیے ان کو بھی

رکھا گیا تب سے لے کر آج تک وہ بھی رضا اکیڈمی کی خدمت پر مامور ہیں۔

اس وقت رضا اکیڈمی کا کام سمتوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ سب سرکار مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی نگاہِ کرم ہی ہے کہ رضا اکیڈمی کی خدمات کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ اس روشنی میں نہ جانے کتنے لوگ اپنی فکر کا رُخ متعین کرتے ہیں۔ اس وقت تک آفس کے لیے جتنی بھی جگہیں خریدی گئی تھیں وہ سب عارضی تھیں اور دوسرا سبب یہ تھا کہ جوں جوں رضا اکیڈمی کی عمر بڑھتی جا رہی تھی اس کی کارکردگی فہرست طویل ہوتی جا رہی تھی جس کے لیے متعلقہ جگہیں ناکافی ثابت ہو رہی تھیں۔ چنانچہ سعید نوری صاحب اب ایک مستقل جگہ کی تلاش میں تھے جو رضا اکیڈمی کی آرزوؤں کی مکمل پناہ گاہ ہو اور پھر اس کے لیے مستقل آفس کے تگ و دو شروع کر دی گئی۔

## رضا اکیڈمی کا موجودہ آفس

بالآخر ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء میں ایک مستقل نیا آفس خریدا گیا جو ۵۲/ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۳ پر واقع ہے۔ فرسٹ فلور پر آفس ہے نیچے ایک دکان ہے جسے ایک بوہری کو کرائے پر دیا گیا ہے۔ فرسٹ فلور پر کافی جگہ ہے۔ اس میں ایک کشادہ ہال (کانفرنس ہال)، ایک ایئر کنڈیشن آفس ہے۔ ایک لائبریری ہے جس میں کتابوں کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے مگر زیادہ تر رضویات کے حوالے سے کتابیں ہیں۔ کانفرنس ہال اور آفس کے درمیان ریسپشن (استقبالیہ) ہے۔ جہاں کمپیوٹر کا کیبن ہے، مکتبۂ رضا ہے جس کو محمد جاوید برکاتی صاحب دیکھتے ہیں، ریسپشن چیئر پر جناب محمد ناظم صاحب براجمان ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ یقین کامل ہے کہ رضا اکیڈمی کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے یہ جگہ بہت کافی ہے اور انشاء اللہ یہیں سے رضویات کے بڑے بڑے کام ہوں گے۔

☆☆☆

# چوتھا باب

رضا اکیڈمی......اشاعتی روزن

## فکرِ رضا کا روزن

برصغیر ہندوپاک میں اہلِ سُنّت و جماعت کی تعلیمات ونظریات کے فروغ واظہار کی راہوں میں جن اشاعتی اداروں کے نقوش قدم سب سے زیادہ گہرے اور دیرپا ہیں ان میں ایک اہم نام ''المجمع الاسلامی مبارک پور'' اور ''رضا اکیڈمی'' ممبئی کا ہے۔رضا اکیڈمی کا اشاعتی منظر نامہ دیکھنے کے بعد احساس کی وادی میں خوش گواری کی فضا قائم ہو جاتی ہے اوراس کے بنیاد گزار کے لیے تہنیت ومبارک بادی کی شبنم ٹپکنے لگتی ہے۔رضا اکیڈمی کے اشاعتی روزن سے اسلامی فکر وخیال کا عروج وارتقا جھانکتا نظر آتا ہے،اس سے بد مذہبیت اور گمراہیت کے نظریات دھواں دھواں ہو کر نکلتے ہیں،اسلامی اقدار وروایات اور بزرگان دین کی تعلیمات و ہدایات کی کرنیں اس روزن سے نکلتی ہیں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس کی فکر ونظر کی جلوہ نمائی اس روزن سے ہو رہی ہے۔جماعت اہل سنت کے فروغ واستحکام کے لیے رضا اکیڈمی نے اپنا جو اشاعتی روزن بنایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔اس روزن سے اشاعت رضویات کی دھمک نہ صرف یہ کہ محسوس کی جاسکتی ہے بلکہ جاگتی آنکھوں سے اسے مشاہدے کے ظرف میں بھرا بھی جاسکتا ہے۔قصہ مختصر رضا اکیڈمی کا اشاعتی دریچہ اہلِ سُنّت کے اقدار وروایات کے فروغ کا وہ آئینہ خانہ ہے جس میں اسلامیات کے صحیح خدوخال دیکھے

جاسکتے ہیں۔رضا اکیڈمی کی اشاعتی خدمات کو اگر میزان پر تولا جائے تو اس میں رضویات کا پلہ بھاری ہی نظر آئے گا اور کیوں نہ ہو اس کی رگوں میں فکر رضا کی اشاعت کا خون دوڑ رہا ہے رضا اکیڈمی کی پہلی اشاعت ہی رضویات کے نام سے ہے۔

## رضا اکیڈمی کی پہلی اشاعت

۱۹۷۸ء میں رضا اکیڈمی نے کشتِ امید میں عمل کا بیج بویا اور اس کی پہلی اشاعت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی معرکہ آرا کتاب ''تمہید قرآن'' شائع کی گئی۔اس کی تعداد اشاعت ۲۵ ر ہزار تھی اور اس کا ہدیہ ''دعائے صحت و بقائے ظل عنایت برائے حضور مفتی اعظم'' رکھا گیا تھا گویا رضا اکیڈمی کا یہ پہلا اشاعتی قدم جادۂ رضویات ہی پڑا پھر جادۂ رضویات پر اس کا سفر بڑھتا ہی گیا اس کی مکمل تفصیل ''رضا اکیڈمی۔ جادۂ رضویات کا سفر'' میں موجود ہے۔

## مطبوعات رضا اکیڈمی

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ رضا اکیڈمی کی مطبوعہ کتب کی تعداد ساڑھے چھ سو کے قریب پہنچ چکی ہے اور یہ مطبوعات مختلف موضوعات کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں لیکن ان میں رضویات کا رنگ سب سے گہرا ہے۔ان میں بعض کتابیں وہ ہیں جو دو دو تین تین بار اشاعت کے مرحلے سے گزریں۔ ان میں سے خصوصا کنزالایمان شریف جس کی اب تک تعدادِ اشاعت ۵۰ ر ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

اب ذیل میں رضا اکیڈمی کی مطبوعات کی تفصیلی فہرست مصنفین کے نام کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

مطبوعات رضا اکیڈمی

| نمبر شمار | اسمائے کتب | اشاعت نمبر | تعداد اشاعت | مصنفین و مرتبین |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | تمہید ایمان بآیات قرآن | ۵ | ۲۵۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲ | کنزالایمان اہل حدیث کی نظر میں | ۱ | ۵۰۰۰ | سعید بن عزیز یوسف |
| ۳ | فضائل شب برات | ۲ | ۲۰۰۰ | محبّ ملت مولانا مفتی محبوب علی خاں |
| ۴ | تبلیغی جماعت کا فریب | ۳ | ۳۷۵۰۰ | مولانا شاہ تراب الحق صاحب قادری |
| ۵ | کنزالایمان | ۴ | ۳۰۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۶ | چالیس احادیث شفاعت | ۶ | ۲۰۰۰ | 〃 〃 |
| ۷ | انوارالبشارہ | ۷ | ۵۰۰۰ | 〃 〃 |
| ۸ | بندوں کے حقوق | ۸ | 〃 | 〃 〃 |
| ۹ | زیارتِ قبور | ۹ | ۱۰۰۰ | مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ |
| ۱۰ | تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں | ۱۰ | ۵۰۰۰ | علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ |
| ۱۱ | اسلامی پردہ | ۱۱/اول | 〃 | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۱ | اسلامی پردہ | ۱۱/دوم | ۱۰۰۰ | 〃 〃 |
| ۱۲ | رسائل رضویہ | ۱۲ | 〃 | 〃 〃 |
| ۱۳ | دفاعِ کنزالایمان | ۱۳ | ۱۰۰۰ | مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۴ | محاسن کنز الایمان | ۱۴ | ۵۰۰۰ | ملک شیر محمد خان اعوان آف کالا باغ |
| ۱۵ | فاضل بریلوی کا فقہی مقام | ۱۵ | ۱۰۰۰ | مولانا غلام رسول سعیدی |
| ۱۶ | بالوں کو سیاہ کرنے کا حکم | ۱۶/اول | ″ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۶ | بالوں کو سیاہ کرنے کا حکم | ۱۶/دوم | ″ | ″ ″ ″ |
| ۱۷ | تبرکات کی تعظیم | ۱۷ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۱۸ | اَرواحِ مومنین کا گھروں پر آنا | ۱۸ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۱۹ | یہ غلط ہے کہ زمین و آسمان چکر میں ہیں | ۱۹ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۲۰ | کشف حقائق | ۲۰ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۲۱ | عرفانِ ہدایت | ۲۱ | ″ | مولانا عرفان علی صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۲۲ | روپے کمانے کا جائز طریقہ | ۲۲ | ″ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۲۲ | تجارت کا جائز طریقہ | ۲۲ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۲۳ | شریعت وطریقت | ۲۳ | ″ | ″ ″ ″ |
| ۲۴ | تذکرۂ سرکار غوث و سرکار خواجہ | ۲۴ | ۵۰۰۰ | علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی |
| ۲۵ | الحق المبین (عربی) | ۲۵ | ۱۰۰۰ | علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۶ | حقوق العباد کی اہمیت | ۲۶ | ۔ | اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۲۷ | اہم تاریخی دستاویز | ۲۷ | ۲۰۰۰ | علامہ بدرالدین صاحب قبلہ رضوی |
| ۲۷ | مسنون دعائیں | ۲۷ | ۱۰۰۰ | مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی |
| ۲۸ | اعلیٰ حضرت کے چالیس فتوے | ۲۸ | ۔ | محمد یونس نوری ہزاری باغ |
| | | ۲۹ | | |
| | | ۳۰ | | |
| ۳۱ | فتاویٰ رضویہ جلد اول | ۳۱ | ۔ | اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۳۲ | برھان ملّت سے انٹرویو | ۳۲ | ۔ | عبداللہ بھائی مارفانی رضوی (جوناگڈھ) |
| ۳۳ | ظفرالاسلام | ۳۳ | ۔ | مولانا محمد جمیل الرحمٰن رضوی قادری |
| ۳۴ | سرورالقلوب | ۳۴ | ۔ | علامہ نقی علی خان بریلوی |
| ۳۵ | مجموعہ وظائف | ۳۵ | ۔ | قاری رضاالمصطفیٰ صاحب |
| | | ۳۶ | | |
| | الامن والعلے | ۳۷(باراول) | | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | الامن والعلے | ۳۷(باردوم) | | ۔ |
| | | ۳۸ | | |
| | | ۳۹ | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۴۰ | ماہ رجب کے فضائل | ۴۰ | ۔ | |
| ۴۱ | فضائل شب برات | ۴۱ | ۔ | |
| | | ۴۲ | | |
| ۴۳ | قربانی کا بیان | ۴۳ | ۔ | |
| ۴۴ | حضور مفتی اعظم | ۴۴ | ۔ | جانشین محدث اعظم |
| ۴۵ | پنجسورہ رضویہ | ۴۵ | ۔ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | | ۴۶ | | |
| ۴۷ | دشمنوں کی پہچان ماں بیٹی کا مکالمہ | ۴۷ | ۔ | مولانا محمد اشتیاق احمد خاں صاحب قادری |
| ۴۸ | انوارالبشارہ (گجراتی) | ۴۸ | ۲۰۰۰ | امام احمد رضا خاں قادری |
| | | ۴۹ | | |
| ۵۰ | اہمیت زکوٰۃ | ۵۰ | ۱۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۵۱ | کنزالایمان انگریزی | ۵۱ | ۵۰۰۰ | |
| ۵۲ | چہل ربّنا مع چہل درود شریف | ۵۲ | ۱۰۰۰ | |
| ۵۳ | تمہید ایمان (انگریزی) | ۵۳ | ۔ | |
| ۵۴ | رہبر و رہنما | ۵۴ | ۔ | پروفیسر مسعود احمد صاحب |
| ۵۵ | شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم | ۵۵ | ۔ | پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب |
| ۵۶ | مفتیٔ اعظم اور ان کے خلفاء (جلد اول) | ۵۶ | ۔ | محمد شہاب الدین رضوی بہرائچی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۵۶ | وہابیوں کے خواب | ۵۶ | ۔ | حضرت مولانا محمد منصور علی خاں صاحب |
| ۵۷ | صحیح البخاری شریف | ۵۷ | ۔ | |
| ۵۸ | فضائل میلاد | ۵۸ | ۱۰۰۰ | علامہ محمد شفیع صاحب اکاڑوی |
| ۵۹ | تجلیات مفتیِ اعظم | ۵۹ | ۱۰۰۰ | محمد قمر الحسن قادری قمر بستوی |
| ۶۰ | الصحیح لمسلم | ۶۰ | ۔ | |
| ۶۱ | مفتیٔ اعظم اپنے فضل و کمال کے آئینے میں | ۶۱ | ۔ | علامہ مفتی شریف الحق امجدی |
| ۶۲ | انوارِ مفتیٔ اعظم | ۶۲ | ۔ | علامہ محمد احمد مصباحی |
| ۶۳ | مشکوٰۃ المصابیح | ۶۳ | ۔ | امام خطیب تبریزی |
| ۶۴ | مجموعہ وظائف | ۶۴ | ۔ | |
| ۶۵ | جواہر البیان فی اسرار الارکان | ۶۵ | ۔ | علامہ نقی علی خاں بریلوی |
| ۶۶۔۷۱ | فتاویٰ رضویہ | ۶۶۔۷۱ | ۶۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۷۲ | ٹائی کا مسئلہ | ۷۲ | ۱۰۰۰ | مفتی محمد اختر رضاں خاں صاحب قادری ازہری |
| ۷۲۔۷۶ | فتاویٰ رضویہ | ۷۳۔۷۶ | ۵۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۷۷ | وہابیہ کی تقیہ بازی | ۷۷ | ۱۰۰۰ | مفتیِ اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفٰے رضا قادری |
| ۷۸ | مؤطا امام محمد | ۷۸ | ۔ | حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ |
| ۷۹ | ھدایہ | ۷۹ | ۔ | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۸۰ | جلالین شریف | ۸۰ | ۔ | امام سیوطی/امام محلی |
| ۸۱ | امام احمد رضا کی شان تجدید | ۸۱ | ۔ | مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی رحمۃ اللہ علیہ |
| ۸۲ | من عقائد اہل السنۃ (عربی) | ۸۲ | ۔ | علامہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری |
| ۸۳ | الوھابیت | ۸۳ | ۔ | مولانا محمد ضیاء اللہ قادری |
| ۸۴ | فتاویٰ رضویہ کی انفرادی خصوصیات | ۸۴ | ۵۰۰۰ | حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری |
| ۸۵۔۹۲ | فتاویٰ رضویہ مترجم | ۸۵۔۹۲ | ۸۰۰۰ | امام احمد رضا قادری بریلوی |
| ۸۷ | رمضان کی برکت | ۸۷ | ۱۰۰۰ | |
| ۸۸ | پندرہویں صدی کے مجدد | ۸۸ | ۔ | قاری محمد امانت رسول صاحب قادری |
| ۸۹ | مفتی اعظم کے ماہ وسال | ۸۹ | ۔ | محمد شہاب الدین رضوی |
| | | ۹۰ | | |
| | | ۹۱ | | |
| | | ۹۲ | | |
| ۹۳ | کفل الفقیہ الفاھم | ۹۳ | ۔ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۹۴ | تاریخِ جماعتِ رضائے مصطفیٰ | ۹۴ | ۔ | محمد شہاب الدین رضوی |
| ۹۵ | مولانا نقی علی بریلوی | ۹۵ | ۔ | محمد شہاب الدین رضوی |
| ۹۶ | یادگارِ رضا | ۹۶ | ۔ | محمد شہاب الدین رضوی |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۹۷ | علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام | ۹۷ | ء | محمد شہاب الدین رضوی |
| ۹۸ | الدلائل القاهره على الكفرة النياشره | ۹۸ | ء | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۹۹ | دبستان رضا | ۹۹ | ء | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| ۱۰۰ | حدائق بخشش | ۱۰۰ | ۵۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۰۱ | کنزالایمان ہندی | ۱۰۱ | ۵۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۰۲ | الکشف شافیاحکم فونو جرافیا | ۱۰۲ | ۱۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۰۳۔ ۱۱۰ | تفسیر نعیمی | ۱۰۳۔۱۱۰ | ء | حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب |
| ۱۱۱ | قائدین تحریک آزادی | ۱۱۱ | ء | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| ۱۱۲ | قائدین تحریک آزادی (ہندی) | ۱۱۲ | ء | ء |
| ۱۱۳ | متاع آخرت | ۱۱۳ | ۳۰۰۰ | |
| ۱۱۴ | قرآنی نماز بمقابلہ مائیکرو فونی نماز | ۱۱۴ | ۱۰۰۰ | سید آل رسول حسنین میاں قادری برکاتی |
| ۱۱۵ | شہنشاہ کون | ۱۱۵ | ء | اعلےٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۱۱۶ | دور حاضر میں منکرینِ رسالت | ۱۱۶ | ء | رئیس القلم علامہ ارشد القادری |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۷ | کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا شرعی ثبوت | ۱۱۷ | " | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی | |
| ۱۱۸ | علمِ غیبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۱۸ | " | " | " |
| ۱۱۹ | حضور کے آباواجداد کا ایمان | ۱۱۹ | " | " | " |
| ۱۲۰ | فضیلتِ نسب | ۱۲۰ | " | " | " |
| ۱۲۱ | بیعت وخلافت کے احکام | ۱۲۱ | " | " | " |
| ۱۲۲ | سیدالمرسلین | ۲۲۱ | " | " | " |
| ۱۲۳ | شیعوں کارد | ۱۲۳ | " | " | " |
| ۱۲۴ | طاعون | ۱۲۴ | " | " | " |
| ۱۲۵ | میلادِ مصطفےٰ | ۱۲۵ | " | " | " |
| ۱۲۶ | فلسفہ اوراسلام | ۱۲۶ | " | " | " |
| ۱۲۷ | مخدوم بہاری پراعتراض کاجواب | ۱۲۷ | " | " | " |
| ۱۲۸ | تخلیق ملائکہ | ۱۲۸ | " | " | " |
| ۱۲۹ | برأت علی ازشرک جاھلی | ۱۲۹ | " | " | " |
| ۱۳۰ | دیدارالٰہی | ۱۳۰ | " | " | " |
| ۱۳۱ | عقائد حقہ اہل سنت و جماعت | ۱۳۱ | " | " | " |
| ۱۳۲ | احکام وہابیت | ۱۳۲ | " | " | " |
| ۱۳۳ | قصیدہ مبارکہ غوثیہ | ۱۳۳ | " | " | " |
| ۱۳۴ | علمائے حرمین اور ندوۃ العلماء | ۱۳۴ | " | " | " |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳۵ | مسائل وضو | ۱۳۵ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۳۶ | بزرگان دین سے استعانت کا شرعی حکم | ۱۳۶ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۳۷ | اظہار الحق | ۱۳۷ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۳۸ | جذام اور جذامی | ۱۳۸ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۳۹ | تعلیقاتِ رضا | ۱۳۹ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۰ | علم میراث | ۱۴۰ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۱ | امریکی منجم کارد | ۱۴۱ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۲ | حج وزیارت کے مسائل | ۱۴۲ | ۱۰۰۰ | ″ | ″ |
| ۱۴۳ | خلافت صدیق وعلی | ۱۴۳ | ۱۰۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی | |
| ۱۴۴ | غائبانہ نماز جنازہ | ۱۴۴ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۵ | رسالہ در علم جفر | ۱۴۵ | ۱۱۰۰ | ″ | ″ |
| ۱۴۶ | فاتحہ کا ثبوت | ۱۴۶ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۷ | مقامات مقدسہ اور تصویر کشی | ۱۴۷ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۴۸۔۱۵۱ | مجموعہ رسائل | ۱۴۸۔۱۵۱ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۵۲۔۱۵۵ | مجموعہ رسائل | ۱۵۲۔۱۵۵ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۵۶ | رسالہ تقویم | ۱۵۶ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۵۷ | روحوں کی دنیا | ۱۵۷ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۵۸ | وہابیہ اور تقلید | ۱۵۸ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۵۹ | خلافت کے لیے قریشی ہونا شرط ہے | ۱۵۹ | ″ | ″ | ″ |
| ۱۶۰ | دونوں ہاتھوں سے مصافحہ | ۱۶۰ | ″ | ″ | ″ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶۱ | کرنسی نوٹ کے مسائل | ۱۶۱ |
| ۱۶۲ | داڑھی کے فضائل و مسائل | ۱۶۲ |
| ۱۶۳ | مسائلِ زکاۃ | ۱۶۳ |
| ۱۶۴ | اذان ثانی | ۱۶۴ |
| ۱۶۵ | قبور مسلمانان کی تکریم وتوقیر | ۱۶۵ |
| ۱۶۵ | مسئلۂ ذبیحہ | ۱۶۵ |
| ۱۶۶ | ہندوستان دارالاسلام ہے | ۱۶۶ |
| ۱۶۷ | غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے | ۱۶۷ |
| ۱۶۸ | بعد نماز عید دعا مانگنے کا شرعی حکم | ۱۶۸ |
| ۱۶۹ | ختم النبوت | ۱۶۹ |
| ۱۷۰ | رسالہ درردفلسفۂ قدیمہ | ۱۷۰ |
| ۱۷۱ | امامت صدیق وعلی | ۱۷۱ |
| ۱۷۲ | داخل مسجد اذان خطبہ خلاف سنت | ۱۷۲ |
| ۱۷۳ | تصویر کا حکم | ۱۷۳ |
| ۱۷۴ | تصوّر شیخ | ۱۷۴ |
| ۱۷۵ | ترک موالات | ۱۷۵ |
| ۱۷۶ | بچوں کے اسلامی نام | ۱۷۶ |
| ۱۷۷ | طائفہ وہابیہ کی گمراہی | ۱۷۷ |
| ۱۷۸ | ثبوت ہلال کے طریقے | ۱۷۸ |
| ۱۷۹ | نماز غوثیہ | ۱۷۹ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۰ | ضاد کا صحیح مخرج | ۱۸۰ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۱ | مکتوب بنام مولوی اشرف علی تھانوی | ۱۸۱ | ۱۱۰۰ | 〃 | 〃 |
| ۱۸۲ | ایمان ابوطالب | ۱۸۲ | ۱۱۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی | |
| ۱۸۳ | علمائے حرمین کے لیے اجازت نامے | ۱۸۳ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۴ | روشنی | ۱۸۴ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۵ | شکم مادر میں کیا ہے | ۱۸۵ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۶ | رد غیر مقلدین | ۱۸۶ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۷ | تبرکات کی مذہبی حیثیت | ۱۸۷ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۸ | اذان میں روافض کے اضافے | ۱۸۸ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۸۹ | فضائل دعا | ۱۸۹ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۰ | علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۹۰ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۱ | غیر رسول کو رسول ماننے کا شرعی حکم | ۱۹۱ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۲ | بسملہ کی تحقیق | ۱۹۲ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۳ | وہابیوں سے رشتوں کا حکم | ۱۹۳ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۴ | رسالہ در رویت ہلال | ۱۹۴ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۵ | دعا بعد از نماز جنازہ | ۱۹۵ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۶ | زمین ساکن ہے | ۱۹۶ | 〃 | 〃 | 〃 |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۹۷ | فضیلت غوث اعظم | ۱۹۷ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۸ | فدیہ کے احکام | ۱۹۸ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۹۹ | دعوت میت | ۱۹۹ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۰۰-۲۰۱ | طبیب مکی کا تقلیدی نظریہ | ۲۰۰-۲۰۱ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۰۲ | رسالہ تعزیہ داری | ۲۰۲ | 〃 | | 〃 |
| ۲۰۳ | مالک ومختار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۲۰۳ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۰۴ | شریعت وطریقت | ۲۰۴ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۰۵ | مُعانقہ عید | ۲۰۵ | 〃 | 〃 | |
| ۲۰۶ | مزارات پر عورتوں کی حاضری | ۲۰۶ | 〃 | 〃 | 〃 |
| | | ۲۰۷ | 〃 | | |
| ۲۰۸ | سوغات رضا | ۲۰۸ | 〃 | | الحاج محمد سعید نوری |
| ۲۰۹ | حج وزیارت (ہندی) | ۲۰۹ | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۲۱۰ | مضامینِ بدرملت | ۲۱۰ | 〃 | | علامہ مولانا مفتی شاہ بدرالدین احمد قادری |
| ۲۱۱ | مقالہٗ نورانی مع رد تقویۃ الایمان | ۲۱۱ (بار اول) | 〃 | | علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی |
| ۲۱۱ | مولانا حسنین رضا خاں بریلوی | ۲۱۱ (بار دوم) | 〃 | | محمد شہاب الدین رضوی |
| ۲۱۲ | جمال محمد مصطفےٰ | ۲۱۲ | 〃 | | |
| | | ۲۱۳ | | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱۴ | شان حضور غوث اعظم ہندی | ۲۱۴ | ، | |
| ۲۱۵ | غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۱۵ | ۲۰،۰۰۰ | مولانا فیض احمد اویسی رضوی |
| ۲۱۶ | ختم قادریہ | ۲۱۶ | | |
| | | ۲۱۷ | | |
| | | ۲۱۸ | | |
| | مسائل وضو (ہندی) | ۲۱۹ | ۱۱۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | فاتحہ کا ثبوت (ہندی) | ۲۲۰ | ، | ، |
| | | ۲۲۱ | | |
| | تجارت کا جائز طریقہ (ہندی) | ۲۲۲ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | | ۲۲۳ | | |
| | | ۲۲۴ | | |
| | خضاب کا مسئلہ (ہندی) | ۲۲۵ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | ہمارے اعلیٰ حضرت (ہندی) | ۲۲۶ | ، | |
| | | ۲۲۷ | | |
| | اذان قبر (ہندی) | ۲۲۸ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | | ۲۲۹ | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳۰ | خواجۂ خواجگاں | ۲۳۰ | ۔ | (ترتیب) مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| | ندائے یارسول اللہ (ہندی) | ۲۳۱ | ۔ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | عرفان شریعت (ہندی) | ۲۳۲ | ۔ | ۔ ۔ ۔ |
| | امامت صدیق وعلی (ہندی) | ۲۳۳ | ۔ | ۔ ۔ ۔ |
| | احکام تصویر (ہندی) | ۲۳۴ | ۔ | ۔ ۔ ۔ |
| | | ۲۳۵ | | |
| | | ۲۳۶ | | |
| ۲۳۷ | نورانی گلدستہ | ۲۳۷ | ۔ | مولانا مفتی بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ |
| ۲۳۸ | فضائل شب برات | ۲۳۸ | ۔ | مولانا محمد عبدالمبین صاحب نعمانی قادری مصباحی |
| ۲۳۹ | حقوق الوالدین (انگریزی) | ۲۳۹ | ۔ | |
| ۲۴۰ | کتاب القلیوبی | ۲۴۰ | ۔ | |
| ۲۴۱ | مناظرۂ رشیدیہ | ۲۴۱ | ۔ | |
| ۲۴۲ | دیوان متنبی | ۲۴۲ | ۔ | |
| ۲۴۳ | شرح العقائد | ۲۴۳ | ۔ | |
| ۲۴۴ | شرح تہذیب | ۲۴۴ | ۔ | |
| ۲۴۵ | مُلّا حسن | ۲۴۵ | ۔ | |
| ۲۴۶ | تفسیر بیضاوی | ۲۴۶ | ۔ | |
| | نجات نامہ (ہندی) | ۲۴۷ | ۔ | |
| | دعوت چہلم (ہندی) | ۲۴۸ | ۔ | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | رسول کا علم غیب (ہندی) | ۲۴۹ | ۱۱۰۰ | |
| | جھوٹے رسول کا نیا کلمہ (ہندی) | ۲۵۰ | ۱۱۰۰ | |
| | ذبیح ایصال ثواب (ہندی) | ۲۵۱ | ۔ | |
| | | ۲۵۲ | | |
| ۲۵۳ | انفس الفکر فی قربان البقر | ۲۵۳ | ۔ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۲۵۴ | مولانا سردار احمد قادری چشتی | ۲۵۴ | ۔ | مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری |
| ۲۵۵ | مکتوبات بدر ملت | ۲۵۵ | ۔ | |
| ۲۵۵ | المعتقد المنتقد | ۲۵۵ | ۔ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| ۲۵۵ | حضور مفتی اعظم کے سیاسی افکار | ۲۵۵ | ۔ | مولانا محمد شہاب الدین رضوی |
| ۲۵۶ | اظہار الحق | ۲۵۶ | ۔ | |
| ۲۵۶ | کنز الایمان (بڑی سائز) | ۲۵۶ | ۔ | امام احمد رضا قدس سرہ |
| ۲۵۶ | مسلک اعلیٰ حضرت | ۲۵۶ | ۔ | ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی |
| ۲۵۷ | تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ مع نورانی فتویٰ | ۲۵۷ | ۔ | مولانا مفتی بدرالدین احمد قبلہ قادری رضوی |
| | | ۲۵۸ | | |
| | | ۲۵۹ | | |
| ۲۶۰ | معارف شارح بخاری | ۲۶۰ | ۔ | |
| ۲۶۱ | رسائل بدر ملت | ۲۶۱ | ۔ | مولانا مفتی بدرالدین احمد قبلہ قادری |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۶۱ | کلامِ رضا کے نئے تنقیدی زاویے | ۲۶۱ | ، | ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی |
| ۲۶۱ | شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر | ۲۶۱ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| ۲۶۲ | شرح قصیدۂ رضا | ۲۶۲ | ، | علامہ شمس بریلوی |
| ۲۶۳ | فتاویٰ مصطفویہ | ۲۶۳ | ، | حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری |
| | | ۲۶۴ | ، | |
| | الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی | ۲۶۵ | ، | علامہ محمد حامد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۲۶۶ | دیوبندی ترجموں کا آپریشن | ۲۶۶ | ، | مولانا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی |
| | نورانی گلدستہ (ہندی) | ۲۶۶ | ، | مولانا بدرالدین احمد علیہ الرحمہ |
| | تضمین برسلام رضا | ۲۶۷ | ، | محمد عثمان اوج اعظمی |
| | شادی کی غلط رسمیں | ۲۶۸ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| | حرمت مصاہرت | ۲۶۹ | ، | ، ، |
| | بد مذہب سے نکاح | ۲۷۰ | ، | ، ، |
| | رضاعی بھائی | ۲۷۱ | ، | ، ، |
| | ولایت نکاح | ۲۷۲ | ، | ، ، |
| | مہر معجل | ۲۷۳ | ، | ، ، |
| | بیوہ کا نکاح ثانی | ۲۷۴ | ، | ، ، |
| | الفاظ طلاق | ۲۷۵ | ، | ، ، |
| | | | ، | ، ، |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صحن مسجد کا حکم | ۲۷۶ | ۱۱۰۰ | ″ | ″ |
| منبر پر مدح سلطان | ۲۷۷ | ۱۱۰۰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی | |
| دعائے خطبہ | ۲۷۸ | ″ | ″ | ″ |
| اذان خطبہ | ۲۷۹ | ″ | ″ | ″ |
| دعا نماز عید | ۲۸۰ | ″ | ″ | ″ |
| معانقہ عید | ۲۸۱ | ″ | ″ | ″ |
| اقرار نکاح | ۲۸۲ | ″ | ″ | ″ |
| زکوٰۃ و صدقے کی جداگانہ حیثیت | ۲۸۳ | ″ | ″ | ″ |
| حلیۂ زکوٰۃ | ۲۸۴ | ″ | ″ | ″ |
| ہندستان میں زراعت کے احکام | ۲۸۵ | ″ | ″ | ″ |
| زکوٰۃ اور بنی ہاشم | ۲۸۶ | ″ | ″ | ″ |
| ثبوت ہلال کی غلطیاں | ۲۸۷ | ″ | ″ | ″ |
| مسائل زکوٰۃ | ۲۸۸ | ″ | ″ | ″ |
| ثبوت ہلال کے طریقے | ۲۸۹ | ″ | ″ | ″ |
| رویت ہلال کے مسائل | ۲۹۰ | ″ | ″ | ″ |
| روزہ دار کے حلق میں دھول جانے کا حکم | ۲۹۱ | ″ | ″ | ″ |
| نماز اور روزے کا فدیہ | ۲۹۲ | ″ | ″ | ″ |
| احکام رمضان | ۲۹۳ | ″ | ″ | ″ |
| صبح صادق کا صحیح وقت | ۲۹۴ | ″ | ″ | ″ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| افطار کا وقت اور اس کی دعائیں | ۲۹۵ | ، | ، |
| سکونت حرمین | ۲۹۶ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| مسائل حج وزیارت | ۲۹۷ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| مفتیِ اعظم مدبّر اعظم | ۲۹۸ | ، | مفتی سلطان رضا نوری |
| ابن عبدالوہاب کی کہانی | ۲۹۹ | ، | حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب قادری |
| شاہ ابوالحسین احمد نوری | ۳۰۰ | ، | مولانا محمد ارشاد احمد مصباحی |
| مختصر سوانح قاسمی | ۳۰۱ | ، | ، |
| کنزالایمان | ۳۰۲ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| سوانح اعلیٰ حضرت | ۳۰۳ | ۱۰۰۰ | علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی |
| ایذان الاجر فی اذان القبر (The permissibility of Reciting Azaan at the Grave Side) | ۳۰۴ | ، | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | ۳۰۵ | برکات الامداد لاہل الاستمداد<br>BEACONS OF HOPE |
| | | ۳۰۶ | منیہ المنیہ بوصول الحبیب الی العرش والرویہ<br>DIVINE VISION |
| | ۱۰۰۰ | ۳۰۷ | انوار الانتباہ فی حل ندائے یا رسول اللہ<br>THE VALIDITY OF SAYING YA RASOOLALLAH |
| محمد حسن علی رضوی میلسی | ۱۱۰۰ | ۳۰۸ | لاؤڈ اسپیکر پر نماز مع تحقیقات اکابر اہلسنت |
| علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب | | ۳۰۹ | نصرت خداداد ۱۳۵۴ھ مناظرہ بریلی کی مفصل روئداد |
| حضرت علامہ محمد کوثر حسن صاحب | | ۳۱۰ | تحقیق جمیل درلزوم کفر اسماعیل |
| | | ۳۱۱ | سوانح علامہ ارشد القادری |
| مولانا محبوب علی خاں صاحب | | ۳۱۲ | وہابیہ کے آئینہ خط وخال |
| | | ۳۱۳ | فضائل شب برات |

| | | | |
|---|---|---|---|
| فارسی قاعدہ (المعروف۔ بہ تسہیل المصادر) | ۳۱۴ | ؍ | مولانا محمد عبدالرشید فتحپوری صاحب |
| عروس الادب | ۳۱۵ | ؍ | مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی |
| فیض الادب (اول) | ۳۱۶ | ؍ | ؍ |
| فیض الادب (دوم) | ۳۱۷ | ؍ | ؍ |
| ہدایت النحو (بہ حواشی جدیدہ) | ۳۱۸ | ؍ | |
| پند نامہ | ۳۱۹ | ؍ | حضرت شیخ فریدالدین عطار رضی اللہ عنہ |
| مجموعہ پنج گنج | ۳۲۰ | ؍ | |
| کافیہ | ۳۲۱ | ؍ | |
| فصول اکبری | ۳۲۲ | ؍ | |
| میزان الصرف | ۳۲۳ | ؍ | |
| علم الصیغہ | ۳۲۴ | ؍ | مولانا عنایت احمد صاحب |
| نورالایضاح | ۳۲۵ | ؍ | (ترجمہ) عبدالرزاق بھترالوی حطاری |
| کریما سعدی | ۳۲۶ | ؍ | (ترجمہ) محمد عبدالحکیم شرف قادری |
| گلزار دبستان (حصہ اول) | ۳۲۷ | ؍ | |
| فارسی کی پہلی | ۳۲۸ | ؍ | انجمن حمایت الاسلام |
| شرح جامی | ۳۲۹ | ؍ | علامہ عبدالرحمٰن جامی |
| ضیاء القرأت | ۳۳۰ | ؍ | |
| جامع الوقوف و | ۳۳۱ | ؍ | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ۳۳۲ | ۔ | |
| دروس البلاغہ | ۳۳۳ | ۔ | |
| المنطق | ۳۳۴ | ۔ | مولوی محمد رکن الدین صاحب دانا سہسرامی |
| الفلسفہ | ۳۳۵ | ۔ | |
| تلخیص الاعراب | ۳۳۶ | ۱۱۰۰ | مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی |
| گلستان سعدی | ۳۳۷ | ۔ | حضرت شیخ سعدی |
| الهدیۃ السعیدیہ | ۳۳۸ | ۔ | علامہ فضل حق خیرآبادی |
| آفتاب آمد دلیل آفتاب | ۳۳۹ | ۱۱۰۰ | پروفیسر انوار احمد زئی |
| نور و بشر | ۳۴۰ | ۔ | حافظ و قاری محمد محبوب خاں صاحب |
| نوری تحفہ | ۳۴۱ | ۔ | |
| ہدایۃ البریہ | ۳۴۲ | ۔ | مولانا مفتی علی خاں صاحب (عرس رضوی) |
| قنوت نازلہ کب جائز؟ | ۳۴۳ | ۔ | حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان |
| منقبت درشان سرکار نوری میاں | ۳۴۴ | ۔ | |
| برکات میلاد شریف | ۳۴۵ | ۔ | |
| صحیح البہاری | ۳۴۶ | ۔ | علامہ محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ |
| قدر و منزلت تقلید | ۳۴۷ | ۔ | علامہ محبوب علی خان |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| معہ الضحیٰ (انگریزی) THE BEARD | ۳۴۸ | ، | | |
| | ۳۴۹ | ، | | |
| حضور مفتی اعظم (انگریزی) | ۳۵۰ | ، | | |
| الوظیفۃ الکریمہ مع بے نظیر عمل | ۳۵۱ | ، | | |
| وقعات السنان | ۳۵۲ | ، | حضور مفتی اعظم | |
| طرد الشیطان | ۳۵۳ | ، | حضور مفتی اعظم | |
| ردِ تھانوی | ۳۵۴ | | حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا | |
| کوئی برادری رذیل نہیں | ۳۵۵ | | ، | ، |
| مسائل سماع | ۳۵۶ | | ، | ، |
| حجۃ واہرہ | ۳۵۷ | | ، | ، |
| مسلمان ہونا عزت کافر ہونا ذلت | ۳۵۸ | | ، | ، |
| وہابیہ کی تقلید بازی | ۳۵۹ | | ، | ، |
| مسائل وفضائل | ۳۶۰ | | ، | ، |
| طرق الہدیٰ والارث و | ۳۶۱ | | ، | ، |
| تصحیح یقین | ۳۶۲ | | ، | ، |
| تحریک خلافت و گاؤکشی کا شرعی حکم | ۳۶۳ | | ، | ، |
| القسورہ علی ادوار الحمد والکفر | ۳۶۴ | | ، | ، |
| القول العجیب | ۳۶۵ | | ، | ، |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سیف مظفری | ٣٦٦ | | مفتی مظفر احمد داتا گنجوی |
| تابش شمشیر حرمین | ٣٦٧ | | مفتی محمد کوثر حسن صاحب |
| ردشہاب ثاقب | ٣٦٨ | | حضرت مفتی اجمل شاہ صاحب |
| NECESSITY OF ZAKAT | ٣٦٩ | ۴٠٠٠ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |
| المصنفات الرضویہ | ٣٧٠ | ١٠٠٠ | مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری |
| تحفہ زوجین | ٣٧٢ | ١٠٠٠ | مولانا اسلم رضا مصباحی |
| مشاہیر حدیث | ٣٧٣ | ١٠٠٠ | مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی |
| نورِ ہدایت | ٣٧۴ | ١٠٠٠ | مولانا انصار جامی صاحب |
| تاجدار اہلسنت | ٣٧۵ | ١٠٠٠ | |
| مطالع تہذیب دیوبندیہ | ٣٧٦ | ٢٠٠٠ | محبوب ملت |
| نور الانوار | ٣٧٧ | | ملا احمد جیون |
| شرح وقایۃ (اول) | ٣٧٨ | | |
| شرح وقایۃ (دوم) | ٣٧٩ | | |
| بدایۃ الصرف | ٣٨٠ | | |
| بدایۃ النحو | ٣٨١ | | |
| اصول الشاشی | ٣٨٢ | | |
| مجانی الادب | ٣٨٣ | | |
| قدوری | ٣٨۴ | | |
| شرح مأۃ عامل | ٣٨۵ | | |
| فارسی کی دوسری | ٣٨٦ | | انجمن حمایت اسلام لاہور |
| حضور مفتی اعظم | ٣٨٧ | | |

| | | |
|---|---|---|
| الملفوظ | ۳۸۸ | حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ الرضوان |
| (۱) مناظرہ روداد کٹیہار (۲) قانون شریعت | ۳۸۹ | |
| ردِّ سیف یمانی در لکھنوی وتھانی | ۳۹۰ | |
| محفلِ اولیا | ۳۹۱ | |
| جاءالحق | ۳۹۲ | مفتی احمد یار خان نعیمی |
| شواہد النبوۃ | ۳۹۳ | |
| خطبات نظامی | ۳۹۴ | مولانا مشتاق احمد نظامی |
| عورتوں کی حکایات | ۳۹۵ | مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی |
| آیئے قربِ مصطفےٰ پائیں | ۳۹۶ | |
| مکاشفۃ القلوب | ۳۹۷ | حضرت امام غزالی |
| رسائل نعیمیہ | ۳۸۹ | مولانا احمد یار خاں نعیمی |
| انوار الحدیث | ۳۹۹ | مفتی جلال الدین احمد امجدی |
| خلفائے راشدین | ۴۰۰ | مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی |
| سبع سنابل شریف | ۴۰۱ | حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی |
| سیرت المصطفیٰ | ۴۰۲ | مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی |
| بزرگوں کے عقیدے | ۴۰۳ | مفتی جلال الدین احمد امجدی |
| منہاج العابدین | ۴۰۴ | حضرت امام غزالی |
| معمولات صحابہ | ۴۰۵ | |
| معمولات اہلسنت | ۴۰۶ | |
| مکتوبات امام ربانی (اول) | ۴۰۷ | امام ربانی |

| | | |
|---|---|---|
| طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف | ۴۰۸ | |
| مقام نبوت | ۴۰۹ | |
| رضوی تقریریں | ۴۱۰ | |
| مکتوبات امام ربانی (دوم) | ۴۱۱ | امام ربانی |
| سنی بہشتی زیور | ۴۱۲ | |
| شانِ غوث اعظم | ۴۱۳ | |
| مکتوبات امام ربانی (سوم) | ۴۱۴ | امام ربانی |
| خطبات محرم | ۴۱۵ | مفتی جلال الدین احمد امجدی |
| جنتی زیور | ۴۱۶ | |
| اسلامی اخلاق وآداب | ۴۱۷ | صدر الشریعہ حضرت امجد علی رضوی |
| خون کے آنسو | ۴۱۸ | مولانا مشتاق احمد نظامی |
| موت کا سفر | ۴۱۹ | مفتی محمد خلیل خاں برکاتی |
| تحقیقی اور تنقیدی جائزہ | ۴۲۰ | |
| مواعظ نعیمیہ | ۴۲۱ | مفتی احمد یار خاں نعیمی |
| سرور القلوب | ۴۲۲ | علامہ نقی علی خاں بریلوی |
| (۱) چہل حدیث (۲) اصلاح فکر و اعتقاد | ۴۲۳ | علامہ علوی مالکی |
| خطبات علمائے اہلسنت | ۴۲۴ | |
| معراج المصطفیٰ | ۴۲۵ | |
| معارف الاحکام | ۴۲۶ | مفتی محمد خان قادری |
| حالات فقہا و محدثین | ۴۲۷ | مولانا محمد حنیف خاں رضوی |

| | | |
|---|---|---|
| شانِ صحابہ | ۴۲۸ | سید محمود احمد رضوی |
| علوم مصطفیٰ | ۴۲۹ | |
| ذکرِ جمیل | ۴۳۰ | مولانا محمد شفیع اوکاڑوی |
| ہمارا اسلام | ۴۳۱ | مفتی محمد خلیل خاں برکاتی |
| اصلاحِ فکر واعتقاد | ۴۳۲ | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| تاریخ نجد وحجاز | ۴۳۳ | مفتی عبدالقیوم ہزاروی |
| امام احمد رضا اور ردِّ بدعات و منکرات | ۴۳۴ | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| احکامِ شریعت | ۴۳۵ | امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ |
| | ۴۳۶ | |
| امام احمد رضا اور ردمزائیت | ۴۳۷ | |
| سوگوار نسیم سحر | ۴۳۸ | مولانا قمر الہدیٰ صاحب فریدی |
| (۱) ردِّ شہاب ثاقب بر وہابی خائب | ۴۳۹ | مفتی غلام محی الدین صدیقی |
| (۲) تلمیحاتِ رضا | | |
| جہانِ مفتی اعظم | ۴۴۰ | مولانا مقبول احمد سالک مصباحی، علامہ محمد احمد مصباحی، مولانا عبد المبین نعمانی |
| (۱) منہاج العابدین | ۴۴۱ | امام غزالی |
| (۲) حیات تاج الفحول | | مولانا شہاب الدین رضوی |
| شرح الصدور( قبر کے حالات) | ۴۴۲ | علامہ جلال الدین سیوطی |

| | | |
|---|---|---|
| معارج النبوت فی مدارج النبوت (اوّل) | ۴۴۳ | ملا معین واعظ |
| معارج النبوت فی مدارج النبوت (دوّم) | ۴۴۴ | ملا معین واعظ |
| معارج النبوت فی مدارج النبوت (سوّم) | ۴۴۵ | ملا معین واعظ |
| روحانی حکایات | ۴۴۶ | مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی |
| شامِ کربلا | ۴۴۷ | حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی |
| شفا شریف | ۴۴۸ | حضرت امام قاضی عیاض اندلسی |
| | ۴۴۹ | |
| | ۴۵۰ | |
| جذب القلوب (تاریخ مدینہ) | ۴۵۱ | شیخ عبدالحق محدث دہلوی |
| احکام دعوت طعام کھانے پینے کی سنتیں | ۴۵۲ | انیس احمد نوری |
| تاریخ مسجد نبوی | ۴۵۳ | مولانا معراج الاسلام |
| پکارو یا رسول اللہ | ۴۵۴ | |
| شانِ حبیب الاعظم من روایات المسلم | ۴۵۵ | علامہ غلام مصطفیٰ |
| تحریکِ شدھی اور علمائے اہلسنت | ۴۵۶ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| اثبات ایصال ثواب | ۴۵۷ | علامہ مفتی شریف الحق صاحب |
| سید الشہداء | ۴۵۸ | علامہ محمد عبدالحکیم شریف قادری |

| | | |
|---|---|---|
| موئے مبارک | ۴۵۹ | مولانا یٰس اختر مصباحی |
| حسام الحرمین کے ۱۰۰ سال | ۴۶۰ | ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی |
| مسئلۂ اقامت اور اجماع امت | ۴۶۱ | حضرت علامہ ظفر الدین بہاری |
| امام احمد رضا اور علم صوتیات | ۴۶۲ | ڈاکٹر محمد مالک |
| قرآن اور جہاد | ۴۶۳ | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| آیاتِ جہاد کا قرآنی مفہوم | ۴۶۴ | ، ، |
| جشن میلاد النبی ﷺ | ۴۶۵ | ، ، |
| خاک حجاز | ۴۶۶ | ، ، |
| تعارف اہلسنّت | ۴۶۷ | ، ، |
| ہندوتوا اور ہندوستانی مسلمان | ۴۶۸ | ، ، |
| سنگھ پریوار کا اکیس (۲۱) نکاتی فارمولہ | ۴۶۹ | ، ، |
| راہ حق | ۴۷۰ | علامہ محمد شفیع اوکاڑوی |
| روح اسلام | ۴۷۱ | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد |
| (۱) تحفۂ زوجین<br>(۲) قبر کے احکام وآداب | ۴۷۲ | مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی<br>مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی |
| دعوت انصاف | ۴۷۳ | رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری |
| کتاب التصوف مسمیٰ بہ لطائف المعارف | ۴۷۴ | مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی |

| | | |
|---|---|---|
| شانِ صدیقِ اکبر بزبان فاتح خیبر | ۴۷۵ | حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی |
| قرآن وروحانی علوم | ۴۷۶ | امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ |
| تقدیر برحق ہے | ۴۷۷ | علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی |
| مسئلۂ تکفیر اور امام احمد رضا | ۴۷۸ | علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب |
| چالیس سورۃ مع الوظیفۃ الکریمہ | ۴۷۹ | |
| حیات مظہر مفتی اعظم (مولانا تحسین رضا خاں) | ۴۸۰ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| اہمیت زکوٰۃ (انگریزی) | ۴۸۱ | امام احمد رضا بریلوی |
| مولانا رضا علی خان | ۴۸۲ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| تفسیر روح البیان | ۴۸۳ تا ۵۱۲ | علامہ شیخ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ مترجم ...... مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی |
| | ۵۱۳ | |
| | ۵۱۴ | |
| محدثین عظام حیات و خدمات | ۵۱۵ | مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی |
| رسائل رضویہ | ۵۱۶ تا ۵۴۱ | امام احمد رضا بریلوی |
| عبادات اور جدید سائنس | ۵۴۲ | حکیم اسلم شاہین عطار قادری |

| | | |
|---|---|---|
| بچوں کے اسلامی احکام | ۵۴۳ | |
| لفظ ’’ذنب‘‘ کی تحقیق | ۵۴۴ | شاہ حسین گردیزی |
| نورانیت وحاکمیت | ۵۴۵ | |
| نصرت حق بجواب دین حق فی تنقید جاء الحق | ۵۴۶ | |
| تائید مذہب حنفی | ۵۴۷ | |
| غیر مقلدوں کے عقیدے (ہندی) | ۵۴۸ | مولانا اختر حسین علیمی |
| علمائے نجد کے نام کھلا خط (ہندی) | ۵۴۹ | |
| فیصلہ ہفت مسئلہ | ۵۵۰ | حاجی امداداللہ مہاجر مکی |
| سامان آخرت | ۵۵۱ | علامہ عبدالمصطفی اعظمی |
| رسول پاک کے اسمائے گرامی | ۵۵۲ | |
| تیرا وجود الکتاب (اخلاق نبوی) | ۵۵۳ | |
| نزہۃ المجالس اول | ۵۵۴ | امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام |
| نزہۃ المجالس دوم | ۵۵۵ | امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام |
| معمولات صحابہ | ۵۵۶ | مفتی محمد خاں قادری |
| خصائص حبیب الرحمٰن | ۵۵۷ | |
| رجال الغیب | ۵۵۸ | مولانا اقبال احمد فاروقی |
| نورانی حکایات | ۵۵۹ | مفتی محمد اکمل عطاری |

| | | |
|---|---|---|
| شرح سلام رضا | ۵۶۰ | مفتی محمد خاں قادری |
| فضائل نعلین حضور | ۵۶۱ | علامہ تلمسانی |
| امام اعظم | ۵۶۲ | مولانا شاہ تراب الحق |
| نور سے ظہور تک | ۵۶۳ | |
| بڑے گناہ | ۵۶۴ | علامہ ذہبی /مولانا محمد صدیق ہزاروی |
| انوار ساطعہ | ۵۶۵ | |
| الحق المبین | ۵۶۶ | علامہ احمد سعیدی علیہ الرحمہ |
| مسئلہ ختم نبوت | ۵۶۷ | |
| دیوبند کی خانہ تلاشی | ۵۶۸ | مولانا مشتاق احمد نظامی |
| سرگذشت ابن تیمیہ | ۵۶۹ | علامہ نور بخش توکلی |
| ندائے یارسول اللہ | ۵۷۰ | علامہ شرف قادری |
| وسیلہ | ۵۷۱ | علامہ زاہد الکوثری |
| مسئلہ آمین | ۵۷۲ | مفتی عبد المنان اعظمی |
| رفع یدین | ۵۷۳ | مولانا احمد القادری مصباحیؔ |
| ایک نشست میں تین طلاق | ۵۷۴ | مولانا یسین اختر مصباحی |
| تین طلاق کا شرعی حکم | ۵۷۵ | مفتی نظام الدین رضوی |
| مسائل القرآن | ۵۷۶ | علامہ عبد المصطفی اعظمی |
| نماز حبیب کبریا | ۵۷۷ | علامہ عبد الرزاق |
| مساجد سے غیر مقلدوں کا اخراج | ۵۷۸ | حضور محدث سورتی مولانا وصی احمد علیہ الرحمہ پیلی بھیت |
| غیر مقلدوں کے فریب | ۵۷۹ | مفتی جلال الدین احمد رضوی |
| تقلید | ۵۸۰ | پروفیسر مسعود احمد |

| | | |
|---|---|---|
| علمائے نجد کے نام کھلا خط (اردو) | ۵۸۱ | |
| تقلید شخصی کی ضرورت | ۵۸۲ | مولانا تطہیر احمد رضوی |
| غیر مقلدوں کے عقیدے (اردو) | ۵۸۳ | |
| جماعت اہل حدیث کا فریب | ۵۸۴ | مولانا مشتاق احمد نظامی |
| ازالۂ فریب بجواب تقلید شخصی کے آسیب | ۵۸۵ | مفتی اختر حسین بستوی |
| جماعت اسلامی کا شیش محل | ۵۸۶ | مولانا مشتاق احمد نظامی |
| جماعت اہل حدیث کا نیا دین | ۵۸۷ | |
| غیر مقلدوں کے عقیدے (انگریزی) | ۵۸۸ | |
| تذکرہ برہان ملت | ۵۸۹ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| اسلامیان ہند کے ملی مسائل | ۵۹۰ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| حیات تاج الشریعہ | ۵۹۱ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| علمائے نجد کے نام کھلا خط (انگریزی) | ۵۹۲ | |
| نور ارشاد برائے دفع ظلمت اختلاط | ۵۹۳ | |
| الوظیفۃ الکریمہ | ۵۹۴ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی |

| | | |
|---|---|---|
| خانوادہ رضویہ کی شعری و ادبی خدمات | ۵۹۴ | مولانا محمد توفیق برکاتی مصباحی |
| شمع منورِ رہ نجات | ۵۹۵ | شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ |
| حق کا آفتاب عالمتاب | ۵۹۵ | مولانا کوثر حسن رضوی |
| قہر واجد دیان بر شمشیر بسط البیان | ۵۹۶ | شیر بیشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ |
| ہمارے غوث اعظم | ۵۹۷ | |
| ظفر الاسلام | ۵۹۸ | |
| اطیب البیان فی ردتقویۃ الایمان | ۵۹۹ | |
| گلشن نوری (انگریزی) | ۶۰۰ | |
| مفتی اعظم مجدد کیوں؟ | ۶۰۱ | |
| مقدس و بابرکت رات (شب برأت) | ۶۰۲ | |
| آئینۂ قیامت | ۶۰۳ | مولانا حسن رضا خاں بریلوی |
| دشتِ کربلا | ۶۰۴ | مولانا حسنین رضا خاں بریلوی |
| آبروے خاندانِ برکات | ۶۰۵ | سید آلِ رسول حسنین میاں برکاتی |
| سراج العوارف | ۶۰۶ | سید ابوالحسین احمد نوری |
| The Greatness of Hazrat Abu Bakr Siddique | ۶۰۷ | (مصدقہ) مولانا اسلم رضا مصباحی |
| نصیبۂ بخشش | ۶۰۸ | مولانا محبوب علی خان |

| | | |
|---|---|---|
| Manaqibe Khuaja Garib Nawaz | ٦٠٩ | الحاج محمد سہیل رضوی |
| شب معراج | ٦١٠ | مولانا اسلم رضا مصباحی |
| آئی مقدس بابرکت رات شب برأت | ٦١١ | مولانا اسلم رضا مصباحی |
| داستان نور | ٦١٢ | سید محمد اشرف برکاتی مارہروی |
| امام احمد رضا کا ایک اہم فتویٰ | ٦١٣ | امام احمد رضا قادری بریلوی |
| روشنی | ٦١٤ | |
| شان حبیب الباری | ٦١٥ | |
| سنی علما کی حکایات | ٦١٦ | |
| الصلوۃ (ہماری نماز) | ٦١٧ | |
| روح اعمال | ٦١٨ | |
| شان صحابہ | ٦١٩ | |
| مفید الواعظین | ٦٢٠ | |
| بارہ تقریریں | ٦٢١ | |
| عجائب الحیوانات | ٦٢٢ | |
| کتاب برزخ | ٦٢٣ | |
| آنا جانا نور کا | ٦٢٤ | |
| سیدنا حضرت بلال | ٦٢٥ | |
| زیارت روضہ رسول | ٦٢٦ | |
| فقہی پہلیاں | ٦٢٧ | مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی |
| عجائب القرآن | ٦٢٨ | علامہ عبدالمصطفی اعظمی |

| | | |
|---|---|---|
| صحاح ستہ اور علم غیب | ۶۲۹ | |
| الدولۃ المکیہ مترجم | ۶۳۰ | |
| رسائل شاہ ولی اللہ | ۶۳۱ | |
| تدوین الحدیث | ۶۳۲ | |
| اذاقۃ الآثام (میلاد وقیام) | ۶۳۳ | علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمہ |
| زیروزبر | ۶۳۴ | علامہ ارشد القادری |
| زلزلہ | ۶۳۵ | علامہ ارشد القادری |
| لالہ زار | ۶۳۶ | علامہ ارشد القادری |
| انوار شریعت | ۶۳۷ | مفتی جلال الدین احمد امجدی |
| مجموعۂ رسائل فضل رسول (۱) فصل الخطاب | ۶۳۸ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| اختلافی مسائل پر تاریخی فتویٰ | ۶۳۹ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| اکمال فی بحث شدرحال | ۶۴۰ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| رسالہ حرز معظم | ۶۴۱ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین | ۶۴۲ | علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ |
| فضائل شعبان وشب برأت | ۶۴۳ | حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی |
| بارگاہ خواجہ میں امام احمد رضا کی حاضری | ۶۴۴ | مولانا یٰسین اختر مصباحی |

☆☆☆

# پانچواں باب

جریدۂ اردو صحافت پر رضا اکیڈمی کی خدمات کے خامے نے بڑے اچھے ڈھنگ سے گلکاری کی ہے، فکرِ اسلامی کے فروغ، اہلِ سُنّت کے اقدار و روایات کے تحفظ، فکر رضا کی ترسیل اور مذہبی امور کے تحفظ کے لیے رضا اکیڈمی نے اخبار و رسائل کے ذریعہ غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے خود اپنے ترجمان ہیں جو مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ استحکام کے لیے کوشاں ہیں۔ فی الوقت دو رسائل اور ایک اخبار کے ذریعہ رضا اکیڈمی کی جانب سے جماعت اہلِ سُنّت کی ترجمانی کی جارہی ہے۔

**سہ ماہی رضا بک ریویو**

رضا اکیڈمی ممبئی کے زیر اہتمام سہ ماہی ''رضا بک ریویو'' پٹنہ بہار سے شائع ہورہا ہے اس کے اب تک آٹھ شمارے منظر عام پر آچکے ہیں اور رضویات کی دنیا میں دھوم مچا چکے ہیں۔ با ذوق قارئین اسے ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں اور برصغیر ہندو پاک میں اس کی خوب خوب پذیرائی ہورہی ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ، حضرت مفتی ڈاکٹر امجد رضا امجد ہیں اور سرپرست بانیِ رضا اکیڈمی حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب ہیں۔ اس کا تازہ شمارہ کنزالایمان نمبر ہے جو آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ کنزالایمان شریف کے حوالے سے یہ ایک بڑا پر مغز، تاریخی اور باوقار خصوصی شمارہ ہے۔

**سالنامہ یادگار رضا**

رضا اکیڈمی کا دوسرا ترجمان ایک سالنامہ ہے جو ''یادگارِ رضا'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ سالنامہ مولانا شہاب الدین رضوی کے ایما اور تحریک پر شروع کیا گیا تھا۔ یادگار رضا اپنی اشاعت کے ۱۵؍ سال کامیابی کے ساتھ مکمل کر چکا ہے۔ یادگار رضا نے فکرِ رضا کی

اشاعت کے خاکے میں بڑی تن دہی اور غیر معمولی مساعی کے ساتھ رنگ آمیزی کی ہے اس کے پہلے مدیر اعلیٰ، حضرت مولانا شہاب الدین رضوی تھے جو کئی سال تک اسے مرتب کرتے رہے۔ اب تقریباً ۶ رسالوں سے مالیگاؤں (مہاراشٹر) کے جواں سال قلم کار جناب غلام مصطفیٰ رضوی صاحب اس کے مدیر و مرتب ہیں۔ الحمد للہ یہ دونوں رسالے کامیابی کے ساتھ رضویات کی راہوں کو کشادہ کرتے جا رہے ہیں رضویات کی دنیا میں اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے خدا کرے ان کا توشۂ سفر کبھی نہ ختم ہو اور وہ یوں ہی رضویات کے آفاق پر معلومات کے چراغ روشن کرتے رہیں۔

## ہفت روزہ مسلم ٹائمز

ایک ہفتہ واری اخبار ''مسلم ٹائمز'' جو ۱۹۹۳ء سے تواتر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اس کا پورا نام ''دی انڈین مسلم ٹائمز'' ہے اس نے کئی ایک خصوصی شمارے بھی شائع کیے ہیں۔ پہلے یہ بارہ صفحات پر مشتمل شائع ہوا کرتا تھا اور اس کے صفحات رنگیں ہوتے تھے لیکن اپنوں کی بے حسی اور اردو قارئین کی لاپرواہیوں سے اس کے صفحات کم ہوتے گئے۔ ۱۲ر صفحات سے کم ہوتے ہوتے آٹھ صفحات تک پہونچا۔ دو سال تک چار صفحات کا اخبار شائع ہوتا رہا لیکن اب تقریباً چھ مہینے سے پھر اسے آٹھ صفحات کا کر دیا گیا ہے۔ آج بھی اچھی خاص تعداد میں شائع ہوتا ہے اور پورے ہندوستان کے مختلف مقامات پر جاتا ہے، خصوصاً مدارس اسلامیہ، اہم مذہبی شخصیتوں، لائبیریوں اور تنظیموں کے سربراہوں کے مطالعے کی زینت بنتا ہے۔ سنیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ سیاسی، مذہبی، ملی، تعلیمی، تہذیبی، ملکی اور عالمی خبریں اور تجزیے شائع کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ ترجیح دی جائے تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ مسلکی و ملی خدمات انجام دے سکے۔

## ایک عظیم المیہ

پوری جماعت کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ اب تک ہماری طرف سے کوئی روزنامہ بلکہ ہفتہ واری اخبار بھی نہیں نکل سکا اور جو نکلے بھی وہ بھی جلد ہی داغ مفارقت دے گئے۔ آج روزنامہ اخبار کی تو کوئی بات ہی نہیں اگر ایک آدھ ہفتہ واری اخبار نکل بھی رہے ہیں تو ان کی

رسائی محدود علاقوں تک ہے اور ان اخباروں کا کوئی خاص معیار بھی نہیں اسی وجہ سے ان کی ریڈرشپ بھی محدود ہے۔ رضا اکیڈمی ممبئی ''مسلم ٹائمز'' کو ایک معیاری ہفت روزہ اخبار کی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ خدا کرے بہت جلد دشت تمنا میں عمل کا پودا اگ آئے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اس اخبار کا چراغ اب بجھا اب بجھا۔ یار لوگوں کے حوصلوں کا بھی غبارہ پھوٹ گیا کہ اس اخبار کو اب بند کر دینا چاہیے لیکن جناب الحاج سعید نوری صاحب قابل داد ہیں کہ نامساعد حالات کے باوجود بھی انہوں نے اسے مرقد میں اترنے نہ دیا اور اپنے حوصلوں اور جذبات کا خون دے کر اسے اب تک زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس کا بھی اولین مقصد اہل سنت و جماعت کے نظریات کی وسیع تر شکل میں اشاعت ہے۔ ۱۴۳۰ھ میں امام احمد رضا بریلوی کے ترجمۃ القرآن کنزالایمان کو سو سال مکمل چکے ہیں اسی مناسبت سے رضا اکیڈمی اپنے تینوں ترجمانوں (یادگار رضا، سہ ماہی رضا بک ریویو اور ہفت روزہ مسلم ٹائمز) کے کنزالایمان نمبر شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ ''رضا بک ریویو'' پٹنہ کا خصوصی کنزالایمان شمارہ شائع ہو کر ارباب علم و دانش تک پہونچ چکا ہے اور اسے خاصی پذیرائی مل چکی ہے۔ یہ آٹھ سو صفحات پر مشتمل ایک قیمتی اور پر مغز شمارہ ہے اور رضویات کے باب میں ایک اہم اضافہ بھی۔ ''یادگارِ رضا'' کا کنزالایمان نمبر بھی اشاعتی شاہ راہوں سے گزر کر ارباب علم وفن کے مطالعے کی میز تک پہونچ چکا ہے اور ''مسلم ٹائمز'' کا خصوصی شمارہ اعلی حضرت نمبر بھی شائع ہوا اور قارئین نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

### اعلیٰ معیاری ہفت روزہ نکالنے کی خواہش

بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری صاحب اسی ہفتہ واری اخبار ''مسلم ٹائمز'' کے معیار کو بہتر سے بہتر کرنے کے لیے پوری کوشش کر رہے ہیں وہ اسے انتہائی اعلیٰ معیار کا ملکی سطح کا ہفت روزہ بنانا چاہتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ ان کی پوری کوشش ہے کہ سنیت کی نمائندگی کے لیے ایک روز نامہ بھی نکالا جائے اسی کے لیے وہ اپنی ہر ممکن قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب وہ دن بھی آئے گا جب رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک روزہ نامہ اخبار بھی شائع ہوگا۔

# چھٹا باب

## رضویات کا حرفِ معتبر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کو وصال فرمائے ہوئے ۹۰ رسال سے زائد ہوچکے ہیں۔ امام بریلوی کے وصال فرمانے کے بعد برسوں تک اُن کی حیات و خدمات کے متعدد پہلو تشنۂ تحریر رہے ۔اسباب کچھ بھی رہے ہوں امام بریلوی کی تہ دار شخصیت اوران کی ہمہ جہت خدمات تاریخ کے ڈھیر میں چھپی رہیں لیکن جب فکر وقلم کا دبستان کھلاتو چاروں طرف فکرِ رضا کے گلاب دکھائی دینے لگے، ڈالی ڈالی پر رضا کے نام کے پھول کھلنے لگے، پتّی پتّی پر فکرِ رضا کی شبنم ٹپکنے لگی، شاخ شاخ پر نامِ رضا کی بلبل چہکنے لگی، رضا کے نام کی پنکھڑیاں نکلنے لگیں اور پورا باغ کارِ رضا اور خدماتِ رضا کی مہک سے لہلہا اُٹھا۔ ادارے وجود میں آنے لگے، اکیڈمیاں قائم ہونے لگیں، مجالس کا قیام ہونے لگا، محافل وجود پذیر ہونے لگیں، انجمنوں کی نمود ہونے لگی اور سب کا قبلہ ایک ہی تھا۔ سب نے رضویات ہی کو امام بنا کر اپنی کوششوں کی صف بندی کی۔ اس خصوص میں جب رضا اکیڈمی ممبئی نے دشتِ امکان میں عمل کا قدم رکھا اور پھر یہ قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ ہمیشہ آگے ہی بڑھتے رہے اور آگے ہی بڑھتے جارہے ہیں۔ آج رضا اکیڈمی کا نام رضویات کا نشان بن چکا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کی تعلیمات وہدایات اور حیات و خدمات کے حوالے سے تنِ تنہا رضا اکیڈمی نے جو کامیاب کوششیں کی ہیں وہ ایک ریکارڈ تاریخی مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب جب رضا اکیڈمی کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں

رضا اکیڈمی نام بھی سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔ برصغیر ہند و پاک میں سماجی، رفاہی، اشاعتی اور مذہبی تنظیم کی ایسی مثال خال خال ہی نظر آتی ہے۔ اعلیٰ حضرت کی کتب ورسائل کی اشاعت اور ان کا کم قیمتوں یا مفت میں عوام الناس تک پہنچانا، رضویاتی ادب پر کتب و مقالات کی اشاعت وطباعت، رضویات پر لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی اور انہیں اعزازات سے نوازنا، محققینِ رضویات کی حوصلہ افزائی، جلسوں، جلوسوں، بینروں، پمفلٹوں، اشتہارات، کیلنڈر وغیرہ کے ذریعے امام احمد رضا کے نظریات کی ترسیل، انتہائی کم داموں میں امام احمد رضا کی کتب ورسائل کی فروخت، کنزالایمان شریف کی اردو، ہندی، انگریزی وغیرہ میں مختلف انداز میں متعدد بار اشاعت، دنیاوی ماحول میں سانس لینے والے حضرات کو جدید ذرائع کا سہارا لے کر امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کی خدمات سے واقف کرنا، رضویات پر انگریزی کتب کی اشاعت کرنا۔ یہ سب ایسے کام ہیں جس نے رضا اکیڈمی کے وقار کو بلند کر دیا اور اپنے تو اپنے غیروں میں بھی امام احمد رضا کے نام اور کام کی دھوم مچ گئی۔

### بحر و بر میں امام احمد رضا

امام احمد رضا کے ۱۵۰ ؍ویں جشنِ ولادت کے موقع پر رضا اکیڈمی نے اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور نظریات سے دنیا کو جس طور پر متعارف کرایا اور بحری اور برّی جہازوں میں یہ جشن جس طرح منایا گیا اسے پوری دنیا کے مسلمانوں بلکہ دیگر اقوام نے بھی حیرت انگیز طور پر محسوس کیا۔ شہر ممبئی میں اشتہاری ہورڈنگس کے ذریعے امام احمد رضا کے پیغامات کو پہنچا کر رضا اکیڈمی نے جس طرح سے ایک الگ جہت متعین کی اس سے امام احمد رضا کی شخصیت کی دل آویز خوشبو کروڑوں لوگوں کے اذہان میں بس گئی۔ اس سے موافقین کے دلوں میں خوشیوں کے دیپ جل اُٹھے لیکن مخالفینِ رضا حسد ونفرت کے انگاروں پر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ اس جشن کی مکمل تفصیل آگے آرہی ہے۔ یہ امام احمد رضا بریلوی اور سرکار مفتی اعظم ہند علیہما الرحمۃ والرضوان کا فیضان اور رضا اکیڈمی کے روحِ رواں الحاج محمد سعید نوری صاحب کا عزمِ محکم، جذبۂ دینی، مستقل مزاجی اور اخلاص وللّٰہیت ہی کا ثمرہ تھا اور آج بھی انہیں بزرگانِ دین کا فیضان اور الحاج نوری صاحب کی غیر معمولی جدوجہد کا ہی نتیجہ ہے کہ رضا

اکیڈمی ممبئی رضویات کی شاہ راہ پر کامیاب اور طویل سفر طے کر رہی ہے۔

## رضا اکیڈمی کا پہلا رضویاتی رنگ

رضا اکیڈمی ۱۹۷۸ء میں قائم ہوئی اور سب سے پہلے جس زادِ راہ کو لے کر اس نے اپنا اشاعتی سفر شروع کیا وہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی کتاب ''تمہیدِ ایمان'' ہے۔ اس وقت حضور سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمہ باحیات تھے لیکن حضرت کی طبیعت علیل تھی لہٰذا اس کتاب کی قیمت ''دعائے صحت و بقائے ظلِ عنایت برائے حضور مفتی اعظم'' رکھی گئی تھی۔ اس کو ۲۵؍ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اور قارئین میں مفت تقسیم کیا گیا۔ پھر اس کے بعد جادۂ رضویات پر اس کا سفر بڑھتا ہی گیا۔

## کم داموں میں کتابوں کی فروخت

پچھلے ۵؍سال سے رضا اکیڈمی عرسِ رضوی کے موقع پر امام احمد رضا کی تصانیف اور علمائے اہلِ سُنّت کی تصانیف کو انتہائی کم داموں میں فروخت کر رہی ہے۔ فتاویٰ رضویہ شریف کی پہلے ۱۲؍جلدیں شائع کیں اور اسے عرسِ رضوی کے موقع پر ۱۲۵۰؍روپے میں فروخت کیا۔ فتاویٰ رضویہ کی ۳۰؍جلدوں میں خرید کر اسے صرف تین ہزار روپے میں قارئین کو دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت کے رسائل جو فتاویٰ رضویہ میں موجود تھے اُن کو الگ الگ کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ ۱۴۱۸ھ میں اعلیٰ حضرت کے تقریباً سو ۱۰۰ رسائل شائع کیے گئے تھے پھر یہ ملک کی مختلف لائبریریوں اور مدارسِ اسلامیہ کو بھی روانہ کیے گئے ۱۴۳۰ء میں جامع الاحادیث (مصنفہ حضرت مولانا محمد حنیف خان رضوی، صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف) جو امام احمد رضا خاں قادری کی حدیثی مہارت و حذاقت اور علومِ حدیث پر اُن کی غیر معمولی گرفت کا منھ بولتا ثبوت ہے اور جو دس جلدوں پر مشتمل ہے اس کی اصل قیمت ۴۵۰۰؍روپے ہے، عرسِ رضوی میں صرف ۱۲۰۰؍روپے میں فروخت کی گئی۔ ۱۴۳۰ھ (۲۰۰۹ء) کو اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن ''کنز الایمان'' شریف کو سو سال مکمل ہو گئے۔ اس مناسبت سے عرسِ رضوی میں کنز الایمان شریف صرف ۵۰؍روپے میں ہدیہ کیا گیا۔ رضا اکیڈمی کی تحریک پر ہندوستان کے مختلف مقامات پر پھیلی ہوئی اس کی شاخوں نے بھی اپنے

اپنے تئیں کنزالایمان شریف کے زیادہ سے زیادہ فروغ کے لیے مختلف جہتوں کو استعمال کیا۔

## رسائل وجرائد سے فکرِ رضا کی اشاعت

رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام سال نامہ ''یادگارِ رضا'' شائع ہوتا ہے جو ۱۹۹۲ء سے متواتر شائع ہورہاہے یہ سالنامہ مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان ہے اوراعلیٰ حضرت کے افکارونظریات کے وسیع تر ابلاغ کی کوشش کررہاہے۔ محققین رضا اس کے رضویات کے نئے نئے گوشے اجاگرکررہے ہیں۔رضویات کی دنیامیں ''یادگاررضا'' کاایک اہم نام ہے۔''یادگارِ رضا'' نے ۱۴۳۰ھ عرسِ رضوی کے موقع پر کنزالایمان پر خصوصی شمارہ شائع کیا۔اوراس کے علاوہ بھی اس نے کئی ایک خصوصی شمارے شائع کیے۔

سہ ماہی ''رضا بک ریویو'' پٹنہ جورضویاتی ادب کاایک معرکہ آرارسالہ ہے اس کے آٹھ شمارے منظرعام پرآچکے ہیں اوراہل علم حضرات سے دادتحسین وصول کررہے ہیں۔یہ رسالہ خالص رضویاتی ادب کا ترجمان ہے اور یہ رضویات پر اپنی نوعیت کامنفرد رسالہ ہے خدااسے نظربد سے محفوظ رکھے۔اس نے ابھی جلدہی اپنا ایک عظیم الشان کنزالایمان نمبر بھی ترتیب دیاہے جوآٹھ سوصفحات پر مشتمل ہے۔

ہفت روزہ ''مسلم ٹائمز''، ممبئ بھی مسلک اعلیٰ حضرت کے تحفظ ودفاع میں ایک اہم کرداراداکررہاہے کنزالایمان شریف کوایک صدی مکمل ہونے پر کنزالایمان کے حوالے سے ایک معرکہ آراخصوصی شمارہ نکالنے کاارادہ کیاجوگزشتہ سال عرس رضوی (۱۴۳۰ھ) کے موقع پرشائع ہوا۔

رضا اکیڈمی کی یہ کاوشیں رضویات کی تاریخ میں سنہرے عناوین سے لکھی جائیں گی اور جب تک رضویات کا گلستاں ہرا بھرا رہے گا اس میں یقینی طور پر رضا اکیڈمی کی کاوشوں کی مہک پھیلی رہے گی۔

راقم نے اوپرعرض کیا تھا کہ بانیِ رضا اکیڈمی نے محققینِ رضویات کی حوصلہ افزائی ان کی تصنیفی وتالیفی کاوشات کی پذیرائی اوراُن کی اشاعت کاسلسلہ شروع کیا، جسے علمائے اہلِ سُنّت نے خوب سراہا۔ ان کے علاوہ تصانیفِ رضا اور حضور مفتیِ اعظم ہند علیہما

والرضوان کی کتابیں بھی بڑے پیمانے اور نہایت اہتمام سے شائع کیں۔ ذیل میں ہم ان کتابوں کے اسما پیش کر رہے ہیں جنہیں امام احمد رضا نے تصنیف فرمایا ہے اور جنہیں رضا اکیڈمی نے نہایت اہتمام سے شائع کر کے علمی اور عوامی حلقے تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان میں بعض کتابیں ایسی ہیں جو دو یا تین یا اس سے زیادہ بار شائع ہو چکی ہیں مگر کنز الایمان شریف کئی مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔

**تصانیفِ رضا**

| نمبر شمار | اسمائے کتب | | تعداد |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | کنز الایمان شریف | متعدد بار | |
| ۲۔ | تمہیدِ ایمان بآیاتِ قرآن | | ۲۵۰۰ |
| ۳۔ | چالیس احادیثِ شفاعت | | ۲۰۰۰ |
| ۴۔ | انوار البشارۃ | | ۵۰۰۰ |
| ۵۔ | بندوں کے حقوق | | ۵۰۰۰ |
| ۶۔ | اسلامی پردہ | (دو مرتبہ) | ۱۰۰۰ |
| ۷۔ | رسائلِ رضویہ (مختلف رسائل کا مجموعہ) | | ۱۰۰۰ |
| ۸۔ | بالوں کو سیاہ کرنے کا حکم | (دو مرتبہ) | ۱۰۰۰ |
| ۹۔ | تبرکات کی تعظیم | | ۱۰۰۰ |
| ۱۰۔ | ارواحِ مومنین کا گھروں پر آنا | | ۱۰۰۰ |
| ۱۱۔ | یہ غلط ہے کہ زمین و آسمان چکّر میں ہیں | | ۱۰۰۰ |
| ۱۲۔ | کشفِ حقائق | | ۱۰۰۰ |
| ۱۳۔ | روپے کمانے کا جائز طریقہ | | ۱۰۰۰ |
| ۱۴۔ | تجارت کا جائز طریقہ | | ۱۰۰۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۵۔ | شریعت وطریقت | | ۱۰۰۰ |
| ۱۶۔ | حقوق العباد کی اہمیت | | ۱۰۰۰ |
| ۱۷۔ | فتاویٰ رضویہ (جلد اوّل) | | ۱۰۰۰ |
| ۱۸۔ | الامن والعلیٰ | (دومرتبہ) | |
| ۱۹۔ | پنج سورہ رضویہ | | |
| ۲۰۔ | اہمیتِ زکوٰۃ | | |
| ۲۱۔ | کنزالایمان (انگریزی) | | ۵۰۰۰ |
| ۲۲۔ | انوار البشارۃ (گجراتی) | | |
| ۲۳۔ | تمہیدِ ایمان (انگریزی) | | |
| ۲۴۔ | فتاویٰ رضویہ (چھ جلدیں) | | ۴۰۰۰ |
| ۲۵۔ | فتاویٰ رضویہ (مترجم) (آٹھ جلدیں) | | ۸۰۰۰ |
| ۲۶۔ | کفل الفقیہ الفاہم | | |
| ۲۷۔ | الدلائل القاہرہ علی الکفرۃ النیاشرہ | | |
| ۲۸۔ | حدائقِ بخشش | | ۵۰۰۰ |
| ۲۹۔ | کنزالایمان (ہندی) | | ۵۰۰۰ |
| ۳۰۔ | الکشف الشافیا حکم فونو جرافیا | | |
| ۳۱۔ | شہنشاہ کون؟ | | |
| ۳۲۔ | کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام پڑھنے کا شرعی ثبوت | | |
| ۳۳۔ | علمِ غیب رسول ﷺ | | |
| ۳۴۔ | حضور کے آبا واجداد | | |
| ۳۵۔ | فضیلتِ نسب | | |
| ۳۶۔ | بیعت وخلافت کے احکام | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۷۔ | سید المرسلین | | | |
| ۳۹۔ | شیعوں کا ردّ | | | |
| ۳۹۔ | طاعون | | | |
| ۴۰۔ | میلادِ مصطفیٰ | | | |
| ۴۱۔ | فلسفہ اور اسلام | | | |
| ۴۲۔ | مخدومِ بہاری؟ | | | |
| ۴۳۔ | تخلیقِ ملائکہ | | | |
| ۴۴۔ | برأت علی از شرکِ جاہلی | | | |
| ۴۵۔ | دیدارِ الٰہی | | | |
| ۴۶۔ | عقائدِ حقّہ اہلِ سُنّت و جماعت | | | |
| ۴۷۔ | احکامِ وہابیت | | | |
| ۴۸۔ | قصیدہ مبارکہ غوثیہ | | | |
| ۴۹۔ | علمائے حرمین اور ندوۃ العلماء | | | |
| ۵۰۔ | مسائلِ وضو | | | |
| ۵۱۔ | بزرگانِ دین سے استعانت کا شرعی حکم | | | |
| ۵۲۔ | اظہار الحق | | | |
| ۵۳۔ | جذام اور جذامی | | | |
| ۵۴۔ | تعلیقاتِ رضا | | | |
| ۵۵۔ | علمِ میراث | | | |
| ۵۶۔ | امریکی منجم کا ردّ | | | |
| ۵۷۔ | حج و زیارت کے مسائل | | | |
| ۵۸۔ | خلافتِ صدیق و علی | | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | | | غائبانہ نمازِ جنازہ | ۵۹۔ |
| | | | رسالہ در علمِ جفر | ۶۰۔ |
| | | | فاتحہ کا ثبوت | ۶۱۔ |
| | | | مقاماتِ مقدسہ اور تصویر کشی | ۶۲۔ |
| | | | مجموعۂ رسائل | ۶۳۔ |
| | | | مجموعۂ رسائل | ۶۴۔ |
| | | | رسالہ تقویم | ۶۵۔ |
| | | | روحوں کی دنیا | ۶۶۔ |
| | | | وہابیہ اور تقلید | ۶۷۔ |
| | | | خلافت کے لیے قریشی ہونا شرط ہے | ۶۸۔ |
| | | | دونوں ہاتھوں سے مصافحہ | ۶۹۔ |
| | | | کرنسی نوٹ کے مسائل | ۷۰۔ |
| | | | داڑھی کے فضائل و مسائل | ۷۱۔ |
| | | | مسائلِ زکوٰۃ | ۷۲۔ |
| | | | اذانِ ثانی | ۷۳۔ |
| | | | قبورِ مسلمین کی تکریم و توقیر | ۷۴۔ |
| | | | مسئلہ ذبیحہ | ۷۵۔ |
| | | | ہندوستان دار الاسلام | ۷۶۔ |
| | | | غیر مقلّدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے | ۷۷۔ |
| | | | بعد نماز عید دعا مانگنے کا شرعی حکم | ۷۸۔ |
| | | | ختم النبوۃ | ۷۹۔ |
| | | | رسالہ در ردّ فلسفۂ قدیمہ | ۸۰۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۸۱۔ | امامتِ صدیق وعلی | | | |
| ۸۲۔ | داخلِ مسجد خطبہ خلافِ سنّت | | | |
| ۸۳۔ | تصویر کا حکم | | | |
| ۸۴۔ | تصورِ شیخ | | | |
| ۸۵۔ | ترکِ سوالات | | | |
| ۸۶۔ | بچّوں کے اسلامی نام | | | |
| ۸۷۔ | طائفہ وہابیہ کی گمراہی | | | |
| ۸۸۔ | ثبوتِ ہلال کے طریقے | | | |
| ۸۹۔ | نمازِ غوثیہ | | | |
| ۹۰۔ | ضاد کا صحیح مخرج | | | |
| ۹۱۔ | مکتوب بنام مولوی اشرف علی تھانوی | | | |
| ۹۲۔ | ایمان ابوطالب | | | |
| ۹۳۔ | علمائے حرمین کے لیے اجازت نامے | | | |
| ۹۴۔ | روشنی | | | |
| ۹۵۔ | شکمِ مادر میں کیا ہے؟ | | | |
| ۹۶۔ | ردِّ غیر مقلدین | | | |
| ۹۷۔ | تبرکات کی مذہبی حیثیت | | | |
| ۹۸۔ | اذان میں روافض کے اضافے | | | |
| ۹۹۔ | فضائلِ دعا | | | |
| ۱۰۰۔ | علمِ غیبِ مصطفیٰ ﷺ | | | |
| ۱۰۱۔ | غیر رسول کو رسول ماننے کا شرعی حکم | | | |
| ۱۰۲۔ | بسملہ کی تحقیق | | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۳۔ | وہابیوں سے رشتے کا حکم | | | |
| ۱۰۴۔ | رسالہ دررویت ہلال | | | |
| ۱۰۵۔ | دعا بعد از نمازِ جنازہ | | | |
| ۱۰۶۔ | زمین ساکن ہے | | | |
| ۱۰۷۔ | فضیلتِ غوثِ اعظم | | | |
| ۱۰۸۔ | فدیہ کے احکام | | | |
| ۱۰۹۔ | دعوتِ میت | | | |
| ۱۱۰۔ | طبیب مکّی کا تقلیدی نظریہ | | | |
| ۱۱۱۔ | رسالہ تعزیہ داری | | | |
| ۱۱۲۔ | مالک ومختار نبی ﷺ | | | |
| ۱۱۳۔ | شریعت وطریقت | | | |
| ۱۱۴۔ | معانقہ عید | | | |
| ۱۱۵۔ | مزارات پر عورتوں کی حاضری | | | |
| ۱۱۶۔ | حج وزیارت (ہندی) | | | |
| ۱۱۷۔ | مسائلِ وضو | | | |
| ۱۱۸۔ | فاتحہ کا ثبوت (ہندی) | | | |
| ۱۱۹۔ | تجارت کا جائز طریقہ (ہندی) | | | |
| ۱۲۰۔ | خضاب کا مسئلہ (ہندی) | | | |
| ۱۲۱۔ | اذانِ قبر (ہندی) | | | |
| ۱۲۲۔ | ندائے یارسول اللہ (ہندی) | | | |
| ۱۲۳۔ | امامتِ صدیق وعلی (ہندی) | | | |
| ۱۲۴۔ | احکامِ تصویر (ہندی) | | | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۵۔ | انفس الفکر فی قربان البقر | | | |
| ۱۲۶۔ | المعتقد المستند | | | |
| ۱۲۷۔ | کنزالایمان (بڑاسائز) | | | |
| ۱۲۸۔ | شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر | | | |
| ۱۲۹۔ | شادی کی غلط رسمیں | | | |
| ۱۳۰۔ | حرمتِ مصاہرت | | | |
| ۱۳۱۔ | بدمذہب سے نکاح | | | |
| ۱۳۲۔ | رضائی بھائی | | | |
| ۱۳۳۔ | ولایتِ نکاح | | | |
| ۱۳۴۔ | مہر معجّل | | | |
| ۱۳۵۔ | بیوہ کا نکاحِ ثانی | | | |
| ۱۳۶۔ | الفاظِ طلاق | | | |
| ۱۳۷۔ | صحنِ مسجد کا حکم | | | |
| ۱۳۸۔ | منبر پر مدحِ سلطان | | | |
| ۱۳۹۔ | دعائے خطبہ | | | |
| ۱۴۰۔ | اذانِ خطبہ | | | |
| ۱۴۱۔ | دعا نمازِ عید | | | |
| ۱۴۲۔ | معانقۂ عید | | | |
| ۱۴۳۔ | اقرارِ نکاح | | | |
| ۱۴۴۔ | زکوٰۃ وصدقے کی جداگانہ حیثیت | | | |
| ۱۴۵۔ | حیلۂ زکوٰۃ | | | |
| ۱۴۶۔ | ہندوستان میں زراعت کے احکام | | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | زکوٰۃ اور بنی ہاشم | ۱۴۷۔ |
| | | ثبوتِ ہلال کی غلطیاں | ۱۴۸۔ |
| | | رویتِ ہلال کے مسائل | ۱۴۹۔ |
| | | روزے دار کے حلق میں دھول جم جانے کا حکم | ۱۵۰۔ |
| | | نماز اور روزے کا فدیہ | ۱۵۱۔ |
| | | احکامِ رمضان | ۱۵۲۔ |
| | | صبح صادق کا صحیح وقت | ۱۵۳۔ |
| | | افطار کا وقت اور اس کی دعائیں | ۱۵۴۔ |
| | | سکونتِ حرمین | ۱۵۵۔ |
| | | مسائلِ حج و زیارت | ۱۵۶۔ |
| | | کنز الایمان | ۱۵۷۔ |
| | | ایذان الاجر فی اذان القبر (انگریزی ترجمہ) The Permissibility of reciting Azaan at the grave side | ۱۵۸۔ |
| | | احکامِ شریعت | ۱۵۹۔ |
| | | برکات الامداد لاہل الاستمداد (انگریزی) Beacons of Hope | ۱۶۰ |
| | | منبہ المنیہ لوصول الحبیب العرس والرویہ (انگریزی) Divine Vision | ۱۶۱۔ |
| | | انوار الانتباہ فی حل ندائے یارسول اللہ (انگریزی) The Validity of Saying Ya Rasool Allah | ۱۶۲۔ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۶۳۔ | لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی The Beard | | | |
| ۱۶۴۔ | اہمیتِ زکوٰۃ (انگریزی) Necessity of Zakaat | | | |
| ۱۶۵۔ | الملفوظ | | | |
| ۱۶۶۔ | ندائے یارسول اللہ | | | |
| ۱۶۷۔ | وسیلہ | | | |
| ۱۶۸۔ | الوظیفۃ الکریمہ | | | |
| ۱۶۹۔ | حسام الحرمین | | | |
| ۱۷۰۔ | فتاوی رضویہ شریف مکمل بارہ جلدیں | | | |
| ۱۷۱۔ | فتاوی رضویہ شریف ۳۰ رجلدیں (مترجم) | | | |
| ۱۷۲ | اعلیٰ حضرت کا ایک اہم فتویٰ | | | |

یہ اعلیٰ حضرت کی وہ کتابیں ہیں جنہیں رضا اکیڈمی نے شائع کیا۔رضا اکیڈمی سے مطبوعہ اعلیٰ حضرت کی کچھ کتابیں وہ ہیں جن کا ریکارڈ نہ رکھا جاسکا۔

## حضور مفتی اعظم ودیگر کی تصانیف

ذیل میں ان مطبوعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنھیں خاندانِ اعلیٰ حضرت کے افراد نے تصنیف فرمایا ہے ان میں بھی کئی کتابیں ایک سے زیادہ بار شائع ہوچکی ہیں۔

| نمبر شمار | نام کتاب | نام مصنف |
|---|---|---|
| ۱۔ | جواہر البیان فی اسرار الارکان | علامہ نقی علی خان بریلوی |
| ۲۔ | وقعات السنان | حضور مفتی اعظم |
| ۳۔ | طرد الشیطان | حضور مفتی اعظم |
| ۴۔ | ردِ تھانوی | حضور مفتی اعظم |
| ۵۔ | کوئی برادری ذلیل نہیں | حضور مفتی اعظم |
| ۶۔ | مسائلِ سماع | حضور مفتی اعظم |

| | |
|---|---|
| ۷۔ حجۃ قاہرہ | حضور مفتی اعظم |
| ۸۔ مسلمان ہونا عزت، کافر ہونا ذلّت | حضور مفتی اعظم |
| ۹۔ وہابیہ کی تقیہ بازی | حضور مفتی اعظم |
| ۱۰۔ مسائل وفضائل | حضور مفتی اعظم |
| ۱۱۔ طرق الہدیٰ والارشاد | حضور مفتی اعظم |
| ۱۲۔ تصحیح یقین | حضور مفتی اعظم |
| ۱۳۔ تحریکِ خلافت وگاؤ کشی کا شرعی حکم | حضور مفتی اعظم |
| ۱۴۔ القسورہ علی اروا الحمدو الکفر | حضور مفتی اعظم |
| ۱۵۔ القول العجیب | حضور مفتی اعظم |
| ۱۶۔ وہابیہ کی تقیہ بازی | حضور مفتی اعظم |
| ۱۷۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی | علامہ حامد رضا خاں بریلوی |
| ۱۸۔ قنوتِ نازلہ کب جائز؟ | حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں بریلوی |
| ۱۹۔ دفاع کنزالایمان | علامہ اختر رضا خاں ازہری |
| ۲۰۔ الحق المبین | علامہ اختر رضا خاں ازہری |
| ۲۱۔ ٹائی کا مسئلہ | علامہ اختر رضا خاں ازہری |
| ۲۲۔ فتاویٰ مصطفویہ (اول ۔دوم) | حضور مفتی اعظم |
| ۲۳۔ زیارتِ قبور | حضرت مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں |
| ۲۴۔ آئینہ قیامت | علامہ حسن رضا بریلوی |
| ۲۵۔ دشت کربلا | علامہ حسنین رضا خاں بریلوی |
| ۲۶۔ سامان بخشش | حضور مفتی اعظم |

## اعلیٰ حضرت پر کتابیں

اب ان کتابوں کی فہرست پیش خدمت ہے جن میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے علمی، فکری، اصلاحی، تدریسی، دعوتی، تعلیمی اور تہذیبی مشن پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔اس

فہرست میں وہ کتابیں بھی شامل ہیں جو حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حوالے سے تحریر کی گئی ہیں اور رضا اکیڈمی نے ان کی اشاعت کی سبیل کر کے رضویات کی تاریخ میں خود کو امر کر لیا ہے۔

| نمبر شمار | اسمائے کتب | مصنفین |
|---|---|---|
| ۱۔ | کنز الایمان اہلِ حدیث کی نظر میں | سعید بن عزیز یوسف |
| ۲۔ | دفاعِ کنز الایمان | علامہ اختر رضا خاں ازہری |
| ۳۔ | محاسنِ کنز الایمان | ملک شیر محمد خان اعوان |
| ۴۔ | فاضلِ بریلوی کا فقہی مقام | علامہ غلام رسول سعیدی |
| ۵۔ | اعلیٰ حضرت کے چالیس فتوے | محمد یونس نوری، ہزاری باغ |
| ۶۔ | حضور مفتیِ اعظم | جانشینِ محدث اعظم |
| ۷۔ | رہبر و رہنما | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد |
| ۸۔ | شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد |
| ۹۔ | مفتیِ اعظم اور ان کے خلفا (جلد اوّل) | مولانا شہاب الدین رضوی |
| ۱۰۔ | تجلیاتِ مفتیِ اعظم | مولانا قمر الحسن بستوی |
| ۱۱۔ | مفتیِ اعظم اپنے فضل و کمال کے آئینے میں | مفتی شریف الحق امجدی |
| ۱۲۔ | انوارِ مفتیِ اعظم | طلبۂ اشرفیہ (مقالات) |
| ۱۳۔ | فتاویٰ رضویہ کی انفرادی خصوصیات | مولانا عبد الحکیم شرف قادری |
| ۱۴۔ | پندرھویں صدی کا مجدد | قاری امانت رسول پیلی بھیتی |
| ۱۵۔ | مفتیِ اعظم کے ماہ و سال | مولانا شہاب الدین رضوی |
| ۱۶۔ | تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ | مولانا شہاب الدین رضوی |
| ۱۷۔ | مولانا نقی علی خاں | مولانا شہاب الدین رضوی |
| ۱۸۔ | علمائے عرب کے خطوط فاضلِ بریلوی کے نام | مولانا شہاب الدین رضوی |
| ۱۹۔ | دبستانِ رضا | مولانا یٰسین اختر مصباحی |

۲۰۔ سوغاتِ رضا — مرتب: الحاج محمد سعید نوری
۲۱۔ مولانا حسنین رضا خان — مولانا شہاب الدین رضوی
۲۲۔ ہمارے اعلیٰ حضرت
۲۳۔ حضور مفتی اعظم کے سیاسی افکار — مولانا شہاب الدین رضوی
۲۴۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت — ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی
۲۵۔ کلامِ رضا کے نئے تنقیدی زاویے — ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی
۲۶۔ شرحِ قصیدۂ رضا — علامہ شمس بریلوی
۲۷۔ تضمین بر سلامِ رضا — محمد عثمان اوج اعظمی
۲۸۔ مفتیِ اعظم مدبّرِ اعظم — مولانا سلطان رضا نوری
۲۹۔ سوانح اعلیٰ حضرت — مولانا بدرالدین احمد قادری
۳۰۔ نصرتِ خداداد۔ بریلی مناظرے کی مفصل روداد — مولانا حسن علی رضوی میلسی
۳۱۔ حضور مفتی اعظم (انگریزی)
۳۲۔ المصنفات الرضویہ — مولانا عبدالمبین نعمانی مصباحی
۳۳۔ تاج دارِ اہلِ سُنّت — طلبۂ اشرفیہ (مقالات)
۳۴۔ امام احمد رضا اور ردّ بدعات ومنکرات — مولانا یٰسین اختر مصباحی
۳۵۔ سفینۂ بخشش — علامہ اختر رضا خاں ازہری
۳۶۔ امام احمد رضا اور ردِّ مرزائیت
۳۷۔ تلمیحاتِ رضا — مفتی غلام محی الدین صدیقی
۳۸۔ البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ — مولانا عبدالحکیم شرف قادری
۳۹۔ جہانِ مفتیِ اعظم — مولانا مقبول احمد سالک مصباحی
۴۰۔ حسام الحرمین کے سو سال — ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی
۴۱۔ امام احمد رضا اور علمِ صوتیات — ڈاکٹر محمد مالک
۴۲۔ مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا — مفتی شریف الحق امجدی

۴۳۔ حیاتِ مظہرِ مفتیٔ اعظم (مولانا تحسین رضا) — مولانا شہاب الدین رضوی
۴۴۔ مولانا رضا علی خاں — مولانا شہاب الدین رضوی
۴۵۔ شرح سلامِ رضا — مفتی محمد خان قادری
۴۶۔ حیاتِ تاج الشریعہ — مولانا شہاب الدین رضوی
۴۷۔ خانوادۂ رضویہ کی شعری وادبی خدمات — مولانا توفیق برکاتی مصباحی
۴۸۔ آبروئے خاندانِ برکات — سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی
۴۹۔ گلشنِ نوری — الحاج محمد سہیل رضوی روکڑیا
۵۰۔ جامع الاحادیث (۱۰؍جلدیں) — مولانا محمد حنیف خان رضوی
۵۱۔ حیاتِ اعلیٰ حضرت — علامہ ظفر الدین بہاری
۵۲۔ مولانا نقی علی خاں اور جنگِ آزادیٔ ہند — مولانا شہاب الدین رضوی
۵۳۔ سامانِ بخشش — حضور مفتیٔ اعظم ہند


## رضا شناسی کا انوکھا انداز

رضا اکیڈمی نے صرف اشاعتِ کتب پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مجاہدِ سُنّیت الحاج محمد سعید نوری صاحب کا ذہن مختلف النوع، دھنک رنگ کے فکری پودے اُگاتا رہا کہ جس کو دیکھنے اور سونگھنے کی لذّتیں صرف سماعت وبصارت ہی میں نہیں بلکہ روح میں رس گھولتی رہیں اور ان شاءاللہ جب تک رضویات کا گل دان مہکتا رہے گا، رضا اکیڈمی کی رضویاتی مساعی کی کی خوش بو پھیلتی رہے گی۔ امام احمد رضا کی شخصیت اور ان کے کارناموں کو منفرد ڈھنگ سے پیش کرنے اور دنیا کو امام احمد رضا کی طرف متوجہ کرنے کا نیا انداز اپنانے کی طرح الحاج محمد سعید نوری نے ڈالی اور دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ چنانچہ امام احمد رضا کے ۱۵۰؍سالہ جشنِ ولادت کے موقع پر جو عظیم الشان جشن برّی اور بحری جہازوں میں منایا گیا اور رضا شناسی کا ایک نیا انداز اپنایا گیا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

## بحری جہاز میں جشنِ رضا

۲۸؍دسمبر ۲۰۰۱ء میں امام احمد رضا قادری بریلوی کا ۱۵۰؍واں جشنِ ولادت بحری جہا

زمیں منایا گیا۔ یہ جہاز گیٹ وے آف انڈیا سے روانہ ہوا۔ بیچ سمندر میں باج پر لوگ جمع ہو رہے تھے تقریباً ایک ہزار سے زیادہ افراد وہاں جمع ہوئے جس میں سیکڑوں حضرات نے شرکت کی خصوصیت کے ساتھ مولانا قمر الزماں اعظمی، مولانا منصور علی خاں، الحاج محمد سعید نوری، مولانا مختار الحسن بغدادی، مولانا عبید اللہ خاں اعظمی، مفتی حفیظ اللہ صاحب، مفتی محمد رفیق صاحب، مولانا وارث جمال قادری، ، مولانا عبد الجبار ماہر القادری، مولانا ولی اللہ شریفی، مولانا مصروف الاسلام نعیمی، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، مولانا اسلم رضا مصباحی، مولانا محمد ابراہیم مقبولی، مولانا منظور مصباحی، مولانا مسعود احمد رضوی، مولانا امان اللہ رضا وغیرہ موجود رہے۔ سمندر کے سینے پر امام احمد رضا کے متوالوں نے کافی دیر تک ذکرِ رضا سے جہاز کے مسافروں کو محظوظ کیا۔ سمندر کی موجیں بھی ذکرِ رضا کی سماعت میں شریک ہوئیں۔ اس موقع پر مولانا قمر الزماں اعظمی، مولانا منصور علی خاں، مولانا عبید اللہ خاں اعظمی، مولانا مختار الحسن بغدادی، مفتی محمد حفیظ اللہ پچیروا اور مفتی محمد رفیق صاحب ممبرا نے امام احمد رضا کی حیات و خدمات اور ان کی شخصی علمی، فکری، قلمی، ادبی وجاہت کے آمیزے کو سامعین کی معلومات کے حلق میں اُنڈیلنے کی کوشش کی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سمندر کی تلاطم خیز موجیں بھی امام احمد رضا کے ذکرِ جمیل سے اپنے سینے بھر رہی ہیں۔ رات میں تقریباً ڈیڑھ بجے شجرہ خوانی، فاتحہ خوانی اور لنگر کی تقسیم کے بعد یہ بحری جشن اختتام پذیر ہوا۔

### فضاؤں میں جشنِ رضا

اس جشن کی دوسری کڑی ۱۳؍ جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار ہوائی جہاز میں منائی گئی۔ سانتا کروز ایر پورٹ سے ٹھیک دوپہر دو بج کر ۳۸؍ منٹ پر انڈین ایر لائنس کی ایر بس ۳۲۰ نے پرواز کی۔ اس میں سیکڑوں علمائے اہلِ سُنّت و عمائدینِ اہلِ سُنّت نے شرکت فرمائی۔ پرواز سے قبل معروف خطیب مولانا محمد حسین ابو الحقانی نے دعائے سفر پڑھائی۔ دورانِ سفر مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی کی تالیف کردہ جامع الاحادیث (جس میں امام احمد رضا کی علمِ حدیث پر عبور کا احاطہ کیا گیا ہے) کا اجرا کیا گیا۔ انڈین ایر لائنس کا یہ خصوصی طیارہ پورے پچاس منٹ تک ممبئی کے اوپر پرواز کرتا رہا اور طیارے کے اندر مذہبی تقریبات جاری

رہیں۔ اس طیارے میں تقریباً ۱۵۰؍علما و دانش وران موجود تھے۔ امام احمد رضا کے ذکر سے فضا گونج رہی تھی۔ مولانا عبدالستار ہمدانی، مولانا منصور علی خاں، الحاج محمد سعید نوری اور دیگر دانش وران نے خطاب فرمایا۔ اس فضائی تقریب میں ان علماے کرام نے شرکت فرمائی۔

حضرت مولانا سید انوار اشرف عرف مثنّیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد منصور علی خان، الحاج محمد سعید نوری، مولانا مقصود علی خاں، مولانا عبدالستار ہمدانی، مولانا عبدالرزاق، مولانا انوار احمد بستوی، مولانا خلیل الرحمٰن نوری، مولانا عبدالرؤف قادری، مفتی محمد ابراہیم، مولانا عبدالستار مصباحی، مولانا انور اخلاق بیگ، حافظ و قاری عبدالقادر، جناب شیخ طفیل احمد، جناب ابراہیم شیخ رضوی، جناب نثار احمد برکاتی اور جناب رئیس احمد صباغی کے علاوہ درجنوں علما، خطبا، مشاہیر و عمائدینِ اہلِ سُنّت شریک تھے۔

## جشنِ ولادتِ رضا کا تیسرا خصوصی پروگرام

۱۵۰؍سالہ جشنِ ولادتِ امام احمد رضا کے موقع پر رضا اکیڈمی نے تین پروگرام ترتیب دیئے تھے۔ ۲۶؍دسمبر ۲۰۰۱ء کو جشن کا آغاز ہوا۔ ۲۸؍دسمبر کو بحری جہاز میں جشنِ رضا منایا گیا اور ۱۳؍جنوری ۲۰۰۲ء کو فضا میں ہوائی جہاز کے ذریعے امام احمد رضا کی علمی عبقریت کا پھریرا لہرایا گیا۔ جشنِ ولادت کا تیسرا پروگرام ایک خصوصی ٹرین کی شکل میں تھا۔ یہ ٹرین ۱۵؍جنوری ۲۰۰۲ء کو ممبئی سے روانہ ہوئی اور امام احمد رضا کی جائے ولادت اور سُنّیوں کے مرکزِ عقیدت بریلی شریف روانہ ہوئی۔

## اخباری تراشوں کے نمونے

رضا اکیڈمی نے جشنِ ولادتِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر اتنے زبردست عظیم الشان اور انفرادی اقدام کی طرح ڈالی کہ جس نے بھی سُنا خوشی سے اس کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ شاید پہلی مذہبی تقریب تھی جو برّی و بحری جہازوں میں منعقد کی گئی۔ امام احمد رضا کے تعارف کے لیے مختلف جہتیں اپنائی گئیں لیکن تعارف کی یہ منفرد اور انوکھی جہت ایسی تھی کہ اس کی شمع حضرت الحاج محمد سعید نوری کے تصوراتی کاشانے میں ہی روشن ہوئی۔ یہ سب حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان ہی تھا کہ محمد سعید نوری

صاحب کے زرخیز ذہن میں اس تصور کی نمود ہوئی اور یہ تصور عملی شکل میں اذہان وقلوب کو جگمگاتا ہوا منظر عام پر آ گیا۔ اُس وقت کے اخبار و رسائل نے اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا جسے قارئین نے حیرت وفرحت کے ملے جُلے تاثرات کے ساتھ پڑھا۔

## رضا انعامی مقابلے کا انعقاد

اسی ۱۵۰/ سالہ جشنِ ولادتِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر ہندوستان کے کئی اردو روزناموں میں ''رضا انعامی مقابلہ'' شروع کیا گیا۔ جس میں مسلسل ۱۵/روز تک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے تعلق سے قارئین کے لیے ۱۵/ سوالات شائع کیے گئے تھے۔ ہر سوال کے ۴/ جوابات دیے گئے تھے، جس میں سے صرف ایک جواب کا انتخاب کرنا تھا۔ یہ بھی اپنی نوعیت کا بالکل منفرد پروگرام تھا۔ جب یہ سوالات اخباروں میں آرہے تھے طلبہ، اساتذہ اور مذہبی حضرات اس میں بڑی دل چسپی لے رہے تھے۔ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ اخبار پڑھ رہے تھے بلکہ اسے خرید بھی رہے تھے۔ جن لوگوں کو اس انعامی مقابلے کے بارے میں بعد میں معلوم ہوا وہ پچھلی تاریخوں کے اخبارات کی خرید کے لیے کافی تگ ودو کررہے تھے۔ ان دنوں میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں زیر تعلیم تھا طلبہ متعلقہ اخبارات کی گزشتہ کاپیاں خرید کرلا رہے تھے اور جوابات کا انتخاب کر کے رضا اکیڈمی کو روانہ کررہے تھے۔ یہ ''رضا انعامی مقابلہ'' یکم جنوری ۲۰۰۲ء سے ۱۵/ جنوری ۲۰۰۲ء تک چلا اس وقت روزنامہ راشٹریہ سہارا کی ہندوستان بھر میں جتنی بھی اشاعتیں ہوتی تھیں ان سب میں اور روزنامہ انقلاب ممبئی میں ۱۵/ دنوں تک چلے اس انعامی مقابلے میں ہندوستان بھر کے ہزاروں لوگوں نے بڑی دل چسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ چنانچہ مقررہ تاریخ کے بعد سوالات کے صحیح جوابات دینے والوں کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی۔ اس مقابلے میں پہلا انعام (امام احمد رضا ایوارڈ) حج کی سعادت یا ۱۱/ تولہ سونا، دوسرا انعام (مفتی اعظم ایوارڈ) عمرے کی سعادت یا ۶/ تولہ سونا اور حج یا عمرے کی سعادت میں ایک کا انتخاب کرنا تھا بقیہ دوسرے ترغیبی اور تشجیعی انعامات تھے۔ مثلاً واٹر کولر، مکسر گرائنڈر، سیلنگ فین، پریشر کوکر اور ٹوسٹر وغیرہ۔ وہ حضرات جو انعام یافتگان کی فہرست میں شامل نہ ہو سکے تھے ان کو حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری

علیہ الرحمہ کی کتاب ''سوانح اعلیٰ حضرت'' تحفۃً دی گئی۔

سوالات کا طرز یوں تھا:

سوال نمبر ۷: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری نے کون سا دار العلوم قائم فرمایا؟

(الف) دار العلوم منظر اسلام (ب) دار العلوم مظہر اسلام

(ج) الجامعۃ الاشرفیہ (د) الجامعۃ الرضویہ

سوال نمبر ۸: ائمہ اربعہ میں سے کون سے امام تابعی تھے؟

(الف) امام اعظم ابو حنیفہ (ب) امام شافعی

(ج) امام مالک (د) امام حنبل

سوال نمبر ۹: قصیدہ ''چراغِ انس'' کس کی شان میں اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا؟

(الف) شیخ عبد الحق محدث دہلوی (ب) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

(ج) شاہ عبد القادر بدایونی (د) شاہ علی حسین اشرفی میاں

سوال نمبر ۱۰: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کے ملفوظات کس نے جمع فرمائے؟

(الف) حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں (ب) عید الاسلام مولانا عبد السلام جبل پوری

(ج) حضور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضاں (د) محدث اعظم مولانا محمد میاں کچھوچھوی

سوال نمبر ۱۱: اردو میں فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' اعلیٰ حضرت کے کس خلیفہ نے تحریر فرمائی؟

(الف) صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی (ب) صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی

(ج) ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری (د) برہانِ ملت مولانا برہان الحق جبل پوری

سوال نمبر ۱۲: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کو ''چراغِ خاندانِ برکات'' کس نے فرمایا؟

(الف) حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی

(ب) حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی

(ج) حضرت سید شاہ ابو الحسین نوری مارہروی

(د) حضرت ابو القاسم سید شاہ اسمٰعیل حسن شاہ جی مارہروی

سوال نمبر۱۳: ان میں کون سی کتاب اعلیٰ حضرت نے قادیانیوں کے ردّ میں تحریر فرمائی؟

(الف) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

(ب) الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ

(ج) الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

(د) الصمصام علی مشکک فی آیۃ علوم الارحام

سوال نمبر۱۴: کس رسالے نے سب سے پہلے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر ''نمبر'' شائع کیا؟

(الف) ماہ نامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف (ب) ماہ نامہ سُنّی دنیا، بریلی شریف

(ج) ماہ نامہ پاسبان، الہ آباد (د) ماہ نامہ المیزان، ممبئی

سوال نمبر۱۵: علمِ غیب مصطفیٰ ﷺ پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی مشہور کتاب ''الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' کہاں لکھی گئی؟

(الف) مدینہ منورہ (ب) مکہ معظّمہ (ج) بغداد شریف (د) اجمیر شریف

رضا انعامی مقابلے کے لیے پندرہ سوالات بھیجے گئے تھے لیکن رضا اکیڈمی کی فائلوں میں صرف آٹھ سوالات وجوابات ہی کے نمونے دستیاب ہوسکے۔اس سے آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ سوالات کس طرز کے تھے۔ظاہر ہے اس طرح کے بالکل عام فہم سوالات کے ذریعے لوگوں کا امتحان لینا مقصود نہیں بلکہ انہیں بزرگوں سے قریب کرنا تھا۔ اس کے ہمہ گیر اثرات مرتب ہوئے جس کی گونج دیر تک اور دور تک سنی جائے گی۔

## قرعہ اندازی کا پروگرام

اس ''رضا انعامی مقابلے'' کی قرعہ اندازی کا پروگرام مورخہ ۲۶؍جنوری ۲۰۰۲ء شام سات بجے قیصر باغ، ڈونگری، ممبئی میں منعقد کیا گیا۔اس جلسے میں تقسیم انعامات ہوئے۔ پہلا انعام ''امام احمد رضا ایوارڈ، حج کی سعادت یا ۱۱؍تولہ سونا'' مولانا قاری اسرار احمد بقائی (سُنّی دارالعلوم محمدیہ، انٹاپ ہل روڈ، وڈالا، ممبئی) کو دیا گیا اور دوسرا انعام ''مفتیِ اعظم ایوارڈ، عمرے کی سعادت یا ۶؍تولہ سونا'' انصاری بشریٰ یٰسین (۲۶؍سوداگر نگر محلّہ، گول چال، بھیونڈی) کو دیا گیا۔

## انعامات حاصل کرنے والوں کے اسما

ان دو بڑے انعامات کے علاوہ جن شرکا کو بڑے انعامات دیئے گئے ان کے اسما مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) محمد اعظم، شمشان گلی دکان نمبر۳/او شیوارہ برج جوگیشوری، ممبئی ۱۰۲ (۲) محمد نور عالم سنی دارالعلوم محمدیہ مینارہ مسجد محمد علی روڈ ممبئی ۳ (۳) آئی احمد جمیل، معرفت الحمیدی حکیمی دواخانہ، مصطفیٰ انٹرنیشنل ۱۲ امیری محل ڈمٹمکر روڈ ناگپاڑہ ممبئی ۸ (۴) مبارک علی نوری ، رضا مسجد پٹھان واڑی پیرو لین ممبئی ۹ (۵) فاطمہ اسماعیل قاضی ۱۷ اندریہ اسٹریٹ، ۔راس لین دوسرا منزلہ روم نمبر ۲۶/ ممبئی (۶) اشتیاق احمد نگینہ واچ کمپاؤنڈ سنگھ کمپاؤنڈ، ایس آئی وی روڈ جوگیشوری ممبئی ۱۰۲ (۷) گلشن آسی حلیمہ اپارٹمنٹ، سی ونگ روم نمبر ۱۰۳، ۹۵/ مور لینڈ روڈ ممبئی ۸ (۸) سید عتیق احمد مہربان علی، عثمانیہ کالونی کھڑکا روڈ، بھساول ضلع جلگاؤں (۹) محمد شرافت حسین رضوی، دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ، ممبئی (۱۰) کنیز سیدہ عبدالعلیم ۷۳۵، انصار روڈ اسلام پورہ، مالیگاؤں، ناسک (۱۱) محمد نفیس اختر اشرفی دیپا سرائے چوک مرادآباد یوپی (۱۲) سلمان احمد نوری، ۴۸۸۶/ رولی پورہ عرفات چوک دھولیہ (۱۳) ڈاکٹر صباح الدین ، پلاٹ نمبر/۳۲۳ ایل /۵ شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی ۴۳ (۱۴) محمد ظفر محمد یوسف شیلش نگر، ممبئی پونے روڈ ضلع تھانہ (۱۵) حاجی محمد حسین عبدالخالق، نورانی میچنگ سینٹر، بھکو چوک مالیگاؤں ضلع ناسک (۱۶) رعب علی، روم نمبر ۱۰۵، بلڈنگ بی ۴/ رقیصر اپارٹمنٹ، کاپڑیا نگر کرلا ممبئی ۷۰ (۱۷) ریشمہ بنت عبدالحی انصاری روم نمبر/۵۷ پلاٹ نمبر/۲۴، اوسی سی گیٹ نمبر/۶ نزد ملت ہائی اسکول، ملاڈ ممبئی ۹۵ (۱۸) محمد رضوان احمد سنی جامع مسجد، کے ایم ماسٹر ٹاٹا نگر گوونڈی ممبئی ۴۳ (۱۹) نورصبا عبدالرحمٰن شیخ، بی پی ٹی ریلوے لائن گیٹ نمبر ۲/ روم نمبر ۶۱۶/ روڈ الا ناٹاپ ہل ممبئی (۲۰) صالحہ عظمیٰ عبدالصمد، ۳۱۵۸ گلی نمبر/۱، کابرے دواخانے کے پیچھے دھولیہ (۲۱) انصاری محمد ہاشم شبیر احمد، گھر نمبر ۷، اسلام پورہ مالیگاؤں ضلع ناسک (۲۲) محبّ الرحمٰن عرف عتیق رضا قادری مدرسہ فاطمۃ الزہرا کے اوپر دوسرا منزلہ بھیونڈی ضلع تھانہ (۲۳) صوفی عارف اللہ خان، خادم دینی لائبریری، اتر مسجد راجگرو نگر، کھیڑ ضلع پونہ۔

تشجیعی انعامات کے علاوہ تمام شرکا کو حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ کی کتاب ''سوانح اعلیٰ حضرت'' جو تقریبا ۴۰۰ رصفحات پر مشتمل تھی، پیش کی گئی۔

## حضور مفتی اعظم ہند کے ۲۵ رویں سالانہ عرس کے موقع پر نوری انعامی مقابلہ

۱۴۲۷ھ میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا پچیس واں عرس تھا اس موقع پر بھی رضا اکیڈمی نے نوری انعامی مقابلے کا انعقاد کیا تھا۔ مسلسل دس روز تک اخبارات میں حضور مفتی اعظم ہند کے تعلق سے دس سوالات شائع کرائے گئے تھے۔اس مقابلے میں بھی حیرت انگیز طور پر کامیابی ملی ہزاروں لوگوں نے اس میں بڑی دل چسپیوں کے ساتھ شرکت کی۔اس مقابلے میں بھی مفتی اعظم ایوارڈ (حج کی سعادت )اوراحسن العلماء ایوارڈ (عمرے کی سعادت ) اس کے علاوہ دیگر ترغیبی انعامات تھے۔

## صحیح جوابات

اس مقابلے میں جو سوالات شائع کراتے گئے تھے ان کے جوابات یہاں تحریر کے جارہے ہیں

(۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (۲) حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری (۳) رضاعت (۴) مسجد شہید گنج (۵) محدث اعظم پاکستان مولانا اسرار احمد (۶) جماعت رضائے مصطفیٰ (۷) حضور غوث اعظم (۸) ۱۹۱۷ء (۹) صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (۱۰) ۸ر گھنٹے

## انعام اور انعام یافتگان

پہلا انعام مفتی اعظم ایورڈ۔ حج کی سعادت یا ۱۱ر تولہ سونا مولانا رئیس احمد خاں شاہجہانپوری دارالعلوم انوار مدینہ ملاڈ ایسٹ کو ملا اور دوسرا انعام احسن العلماء ایوارڈ عمرے کی سعادت یا ۶ر تولہ سونا ام الخیر محمد ہاشم نوری مہا کالی اندھیری (ایسٹ ) کو ملا

تیسرا انعام: پنکھا: مولانا عبدالرشید قادری دارالعلوم غوثیہ وسئی تھانہ

چوتھا انعام: استری: آفرین محمد شریف احمد صابری رابوڑی تھانہ

پانچواں انعام: سینڈوچ ٹوسٹر: محمد رضوان القادری بلالی مسجد نہرو نگر کرلا (ایسٹ)

چھٹا انعام: بول (بڑا پیالہ سیٹ): توقیر احمد مصباحی محمدیہ اندھیری (ویسٹ)

ساتواں انعام: بریف کیس: آصف احمد شکیل احمد پیٹ والا کمپاؤنڈ مقابل اردو ٹائمز آفس بمبئی۔۸

آٹھواں انعام: واٹر کولر: محمد عمران ایس وی روڈ اندھیری (ویسٹ)

نواں انعام: ہوٹ پوٹ (ٹفن سیٹ): محمد اختر رضا دارالعلوم اہل سنت چشتیہ میمن جماعت تھانہ

دسواں انعام: ڈیجیٹل گھڑی: شعبان علی نظامی بی ایل لوکھنڈے مارگ چھیڈانگر چمبور

گیارہواں انعام: ہینڈ مکسر: زوجہ نسیم علی قاضی سورتی محلہ ممبئی۔۸

بارہواں انعام: کالر آئی ڈی فون: شیخ صدف عبدل جے۔ جوگواڑہ ناسک

تیرہواں انعام: بریف کیس: عطاء اللہ شبیر احمد گرانٹ روڈ ممبئی۔۷

چودھواں انعام: ڈنر سیٹ: مولانا عزیز الرحمٰن امام جامع مسجد غوث الوریٰ اندھیری (ایسٹ)

پندرھواں انعام: ٹی سیٹ: انصاری نوشین مختار احمد کوٹر گیٹ بھیونڈی

سولہواں انعام: ٹوسٹر: محمد ذاکر حسین ابن تاج الاسلام موذن درگاہ مسجد ڈاکیا روڈ ممبئی۔۱۰

سترہواں انعام: ہینڈ مکسر: مشتاق احمد رضوی مدرسہ وارثیہ غازی آباد یوپی۔

اٹھارہواں انعام: (ٹفن سیٹ): شہاب الدین شیخ قطب الدین مالیگاؤں ضلع ناسک۔

انیسواں انعام: بول (بڑا پیالہ سیٹ): نعیم الرحمٰن عثمان غنی مالیگاؤں ضلع ناسک۔

بیسواں انعام: کالرآئی ڈی فون: مشتاق احمد نیا نگر میر روڈ (ایسٹ)

اکیسواں انعام: ڈیجیٹل گھڑی: احمد جہانگیر نوری قادری ہندوستانی مسجد بائیکلہ ممبئی ۲۷

بائیسواں انعام: واٹر کولر: مصطفیٰ رضا مصباحی جامعہ چشتیہ خانقاہ شیخ العالم ردولی شریف بارہ بنکی یوپی۔

تیئیسواں انعام: ۲۱۰۰/روپے: نسیم انیس اختر بھیونڈی۔

چوبیسواں انعام: ۱۱۰۰/روپے: محمد عمران رضا سورج پیلس ممبرا تھانہ

پچیسواں انعام: ۵۰۰/روپے: قاضی شہاب الدین علیم الدین ناسک۔

چھبیسواں انعام: طغریٰ حضور مفتی اعظم: سید محمد فرقان منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی۔

ستائیسواں انعام: طغریٰ حضور مفتی اعظم: محمد یزدانی مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو یوپی۔

اٹھائیسواں انعام: طغریٰ حضور مفی اعظم: مولانا حسیب روم نمبر ۵۲ مدرسہ جامعہ نعیمہ دیوان بازار مرادآباد یوپی۔

انتیسواں انعام: طغریٰ حضور مفتی اعظم: مولانا محمد اسلم قادری مصطفوی جامعہ غازیہ بخشی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ شریف۔

تیسواں انعام: طغریٰ حضور مفتی اعظم: محمد بہاء الدین احمد اشہری روم نمبر ۵۹ عزیزی ہوسٹل الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

حضور نوری میاں علیہ الرحمہ کے صد سالہ عرس پر نوری انعامی مقابلہ

حضور سیدی مفتیِ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے پیر و مرشد شیخ المشائخ حضور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ کے عرس مبارک کے صد سالہ پروگرام کے موقع پر رضا اکیڈمی نے ایک عظیم الشان نوری انعامی مقابلے کا انعقاد کیا۔ ''رضا انعامی مقابلے'' کی طرح اردو روزنامہ انقلاب ممبئی کے ذریعے قارئین کی خدمت میں حضرت نوری میاں کے متعلق ۱۸/ ۱۹/ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعرات، جمعہ کو دو سوال شائع کیے گئے تھے۔ صحیح جوابات دینے پر قارئین کی خدمت میں ہندوستان کے معروف بزرگانِ دین کے مزارات کی زیارت کے لیے فری ٹکٹ تقسیم کیے گئے۔ سوالات یوں تھے:

سوال ۱: حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے حضور مفتیِ اعظم بریلوی کو کتنی عمر میں خلافت سے نوازا؟

۲۵/ سال ۱۱/ سال ۶/ سال ۶/ مہینہ

سوال ۲: سراج العوارف کن کی تصنیف ہے؟

۱۔ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری

۲۔ تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی

۳۔ حضور مفتیِ اعظم محمد مصطفیٰ رضا قادری

۴۔ تاج العلماء حضرت سید محمد میاں برکاتی

## کامیاب امیدواروں کو ٹکٹ کی فری تقسیم

صحیح جوابات دینے والے ۱۱/ افراد کو قرعہ اندازی کے ذریعے مندرجہ ذیل اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری کے لیے بطور انعام فری ٹکٹ تقسیم کیے گئے۔

۱۔ حضرت خواجہ غریب نواز۔ اجمیر شریف

۲۔ حضرت شیخ بہاء الدین علیہ الرحمہ۔ دولت آباد

۳۔ حضرت سید ابراہیم ایرجی۔ دہلی

۴۔ حضرت نظام الدین شاہ بھکاری۔ کاکوری

۵۔ حضرت سید میر عبدالواحد بلگرامی۔ بلگرام

۶۔ حضرت شاہ فضل اللہ۔ کالپی

۷۔ حضرت سید شاہ برکت اللہ۔ مارہرہ

۸۔ حضرت سید ابوالحسین احمد نوری۔ مارہرہ

۹۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری۔ بریلی

۱۰۔ تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی۔ بدایوں

۱۱۔ حضور مفتیِ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں۔ بریلی

## صد سالہ عرس نوری کی تقریب

اس صد سالہ عرسِ نوری کی تقریبِ سعید محفل ہال ۱۴۱، مورلینڈ روڈ مدن پورہ، ممبئی ۸ میں مورخہ ۲۵ر شوال ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ر دسمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشا منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت گلِ گلزارِ سیادت امینِ ملّت حضرت سید شاہ ڈاکٹر محمد امین میاں برکاتی سجادہ نشین خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے فرمائی۔ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے قیادت فرمائی اور خانقاہِ برکاتیہ کے چشم و چراغ، معروف فکشن نگار حضرت سید محمد اشرف برکاتی مارہروی انکم ٹیکس کمشنر نے خصوصی طور پر سے شرکت فرمائی۔

سوالات اور جشنِ صد سالہ کے موقع پر اخبارات کے اشتہار کے نمونے اخیر میں ملاحظہ کیجیے۔

## سُنّی رضوی کیلنڈر

۱۹۸۵ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ سے منسوب ایک سُنّی رضوی کیلنڈر جاری کیا گیا جو بحمدہٖ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ اب تک جاری ہے۔ اس کی انفرادیت، معیار اور جدید رنگ و آہنگ قارئین و زائرین کی نگاہوں میں جمالیات کا نور بھرتے ہیں۔ ۶ر صفحاتی کیلنڈر کے ہر صفحے پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے کسی بھی نعتیہ شعر کی تصاویر و عکوس سے ترجمانی کی جاتی ہے۔ اس کی پشت پر ہندوستان کے اعلیٰ معیار کے تعلیمی مدارسِ اہلِ سنّت، اہلِ سنّت کے نمایاں اور ممتاز علما و مشائخ، برسرِ تبلیغ اداروں، تنظیموں اور کمیٹیوں کے پتے و رابطے نمبرس وغیرہ مندرج ہوتے ہیں اور ہر اسلامی ماہ سے متعلق فضائل و

مسائل متعلقہ ورق پر تحریر ہوتے ہیں۔ اپنی انہیں نمایاں خصوصیات کی بنیاد پر یہ کیلنڈر ہندوستان بھر کے تمام کیلنڈروں میں ممتاز ہے۔اس کی اشاعت اب تین لاکھ سے زیادہ تک جا پہنچی ہے۔ یہ کیلنڈر ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کثیر تعداد میں جاتا ہے اور بلا مبالغہ بے انتہا پسند کیا جاتا ہے۔خواص وعوام سبھی اس کے خریدنے اوراسے استعمال کرنے کا اشتیاق رکھتے ہیں۔

اپنے اسلاف اور بزرگوں کی تعلیمات وہدایات سے عام مسلمانوں کوروشناس کرانے ،دینی ضروری معلومات پہنچانے اور اسلام وسُنّیت کی تبلیغ واشاعت کے لیے اس طرح کے پروگرام برابر منعقد ہونا چاہیے اس سے بلاشبہہ مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔رضا اکیڈمی نے اس جانب انتہائی قابلِ تحسین و لائق تقلید کامیاب کوشش کی اوراس کے ہمہ گیراثرات ونتائج مرتب ہوئے۔

## محققین رضویات کوایوارڈز

رضا اکیڈمی کی خدمات کا یہ رخ انتہائی تابناک ہے کہ اس نے ہندوستان کے ممتاز اہل قلم اور فکر رضا کی اشاعت میں اہم کردارادا کرنے والوں کو ان کی خدمات کی بناپر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں ایوارڈز اور توصیف ناموں سے نوازااورانہیں خطیر رقم پیش کی۔ایسے پروگراموں کا سلسلہ اس وقت شروع کیا گیا جب ہمارے یہاں ایسے پروگراموں کا تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا مگر الحاج محمد سعید نوری صاحب کا بیدار مغز ذہن ندرت خیالات کا سفر کرنے کا عادی ہے اس لیے ان کی فکر کی ریت سے وہ چشمہ ابل پڑتا ہے کہ لوگ واہ واہ کراٹھتے ہیں ۔''جشن رضا'' کے موقع پر رضا اکیڈمی نے یہ مبارک سلسلہ شروع کیا تھا۔۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ محققین رضویات کی خدمات کے اعتراف میں انہیں ایوارڈ زدینے کا فیصلہ کیا گیا۔ان کی خدمت میں ''امام احمد رضا ایوارڈ'' اور نقد رقوم پیش کر کے ان کی خدمات کوخراج تحسین پیش کیا گیا۔ جولائی ۱۹۹۹ء میں کچھی میمن جماعت خانہ میمن واڑہ روڈ ممبئی ۳ میں ایک سیمینار بعنوان ''امام احمد رضا کی قلمی خدمات ''منعقد کیا اوراس میں رضویات کی خدمات کے اعتراف میں محقق رضویات حضرت

مولانا یٰسین اختر مصباحی بانی و مہتمم دارالقلم دہلی کو''امام احمد رضا ایوارڈ'' پیش کیا گیا اور گیارہ ہزار روپے نقد پیش کیے گئے۔اعتراف خدمات کے اسی سلسلے کی توسیع کرتے ہوئے رضا اکیڈمی ممبئی نے ۱۰رشوال المکرّم ۱۴۱۸ھ مطابق ۷رفروری ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ حج ہاؤس ممبئی میں ایک عظیم الشان جشن رضا کا انعقاد کیا جس میں جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کے مقدس ہاتھوں سے ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک کے ایوارڈ مندرجہ ذیل علماو مشائخ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

☆شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ۔''امام احمد رضا ایوارڈ'' برائے ۱۹۹۲ء اور پچیس ہزار روپے نقد

☆رئیس التحریر قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ۔''امام احمد رضا ایوارڈ'' برائے ۱۹۹۳ء اور پچیس ہزار روپے نقد

☆بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ اعظمی مدظلہ العالی۔''امام احمد رضا ایوارڈ'' برائے ۱۹۹۴ء اور پچیس ہزار روپے نقد

☆مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی غلام محمد خاں رضوی ناگپوری علیہ الرحمہ۔''امام احمد رضا ایوارڈ'' برائے ۱۹۹۵ء اور پچیس ہزار روپے نقد

☆فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ۔''امام احمد رضا ایوارڈ'' برائے ۱۹۹۶ء اور پچیس ہزار روپے نقد

## حدائق بخشش کے دیدہ زیب نسخے کا اجرا

اسی مقدس اور بابرکت تقریب میں امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' کے دیدہ زیب اور خوش نما ایڈیشن کا اجرا بھی عمل میں آیا۔اجرا کی رسم معروف افسانہ نگار شہزادۂ حضور احسن العلماء شرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں برکاتی مارہروی کے مقدس ہاتھوں انجام پذیر ہوئی اور اسی مبارک و مسعود موقع پر رضا اکیڈمی کی طرف سے شائع شدہ امام احمد رضا قادری کے ڈیڑھ سو رسائل مبارکہ کا بھی اجرا ہوا جنہیں خاص اسی تقریب کی مناسبت

سے شائع کیا گیا تھا۔رضا اکیڈمی نے ایک اہم کام یہ کیا کہ جن علماومشائخ کوامام احمد رضاایوارڈ سے نوازاان کی سوانح وخدمات کوایک کتاب ''سوغات رضا'' کی شکل میں شائع کیا۔یہ کتاب بھی اسی ''جشن رضا'' کے موقع پرشائع کی گئی۔

## رضا اکیڈمی اور عرسِ رضوی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا عرس مبارک ''عرسِ رضوی'' ہر سال بریلی شریف میں منعقد ہوتا ہے۔جس میں ملک و بیرون ملک کے لاکھوں عوام وخواص شریک ہوتے ہیں۔رضا اکیڈمی جس کا مشن ہی کتبِ رضویات کی اشاعت اور فروغ ہے۔امام احمد رضا کے عرس مبارک کی مناسبت سے پچھلے پانچ سالوں سے امام احمد رضا کی کتب اور علماے اہلِ سُنّت کی تصانیف انتہائی کم داموں میں عوام الناس کے حلقے تک پہنچا رہی ہے اور اس اقدام کو پورے ہندوستان بھر پذیرائی حاصل ہورہی ہے۔

### ۵۰؍ضخیم کتابیں صرف ۱۲۵۰؍میں

پہلے دوسالوں میں فتاویٰ رضویہ شریف (۱۲؍جلدوں والی) صرف بارہ سوروپے میں فروخت کی گئی اور علماے اہلِ سُنّت کی ۵۰؍مستند کتب کا سیٹ صرف ۱۲۵۰؍روپے میں ہدیہ کیا گیا۔فی کتاب کی قیمت ۲۵؍روپے تھی جب کہ ایک ایک کتاب کی قیمت ۱۰۰؍روپے یا اس سے زائد ہوتی ہے۔وہ کتابیں یہ ہیں

### تفسیر روح البیان ۱۵۰۰؍میں

۱۴۲۸ھ کے سال عرسِ رضوی میں ''فتاویٰ رضویہ شریف'' (۳۰؍جلدوں والی) صرف ۳۰۰۰؍روپے میں اور تفسیر روح البیان (دس ضخیم جلدوں) میں صرف ۱۵۰۰؍روپے میں ہدیہ کی گئی اور ۱۴۲۹ھ میں عرسِ رضوی کے موقع پر ''جامع الاحادیث'' (مرتبہ مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی) جو دس ضخیم جلدوں میں مشتمل ہے۔اس کی اصل قیمت ۴۵۰۰ سے زائد ہے، اسے صرف ۱۱۰۰؍روپے میں دیا گیا۔

### کنزالایمان شریف صرف ۵۰؍روپے میں

۱۴۳۰ھ میں اعلیٰ حضرت کے ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کوسو سال مکمل ہوگئے

۔اس مناسبت سے رضا اکیڈمی نے جو اہداف اور عملی منصوبے وغیرہ مرتب کیے ان سے قطع نظر عرسِ رضوی میں کنزالایمان شریف کو صرف ۵۰؍روپے میں ہدیہ کیا گیا۔ ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' (۳؍جلدوں میں) ۲۵۰؍روپے میں اور ''تجلیاتِ تاج الشریعہ'' ۱۵۰؍روپے میں دی گئی۔ پچھلے دو سالوں سے علمائے اہلِ سُنّت کی تصنیفات کی ۲۵؍کتابوں کا سیٹ فی کتاب ۲۵؍روپے کے حساب سے صرف ۷۵۰؍روپے میں فروخت کیا جارہا ہے۔

## رضا اکیڈمی کے اسٹال پر لمبی قطاریں

جو حضرات عرسِ رضوی میں شریک ہوتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آنے والے زائرین رضا اکیڈمی کے بک اسٹال پر بڑی لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہوکر کتابیں حاصل کرتے ہیں۔ ان میں عوام الناس، طلبۂ مدارسِ اسلامیہ، اساتذہ اور علمائے کرام بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تن تنہا یہ عرس مبارک ایسا ہے جہاں درجنوں ناشرین اپنی کتابیں لاتے ہیں اور عرس کے ایام میں لاکھوں روپے کا بزنس کر لیتے ہیں۔ اس عرس میں ۵۰؍فی صد تک کتابوں میں رعایت دی جاتی ہے اس لیے عوام ٹوٹے پڑتے ہیں لیکن ان سب سے پرے رضا اکیڈمی کے بک اسٹال پر اتنا زبردست ازدحام ہوتا ہے کہ کارکنان کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

## فکرِ رضا کی اشاعت کے لیے اہم قدم

اوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ بریلی شریف میں عرسِ رضوی میں درس وتدریس اور تعلیم و تعلّم سے منسلک افراد کی کثرت ہوتی ہے اور یہ اکثریت ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں ہوتی ہے۔ ہندوستان کے چپّے چپّے سے یہ اربابِ علم پہنچ کر فیضانِ رضا حاصل کرتے ہیں۔ الحاج محمد سعید نوری اور اُن کے احباب بڑے ہوشیار ہیں بڑے ہوشیار اس معنی میں کہ انہوں نے تعلیماتِ رضا کے فروغ کے سلسلے میں عرسِ رضوی کا انتخاب کیا۔ فیضانِ رضا اُن پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ رضا اکیڈمی کے اس اقدام کو اتنی زبردست پذیرائی مل رہی ہے کہ جسے لفظوں میں بند کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بلا مبالغہ اس اقدام سے اہلِ سُنّت و جماعت کے نظریات اور افکارِ امام احمد رضا گھر گھر تک پہنچ رہے ہیں، معلومات کے اُجالے پھیل رہے ہیں، ظلمتوں

کے جالے صاف ہورہے ہیں اور شب دیجور کے بعد ایک نئی طلوع ہورہی ہے۔

الحاج محمد سعید نوری صاحب بڑے زرخیز ذہن کے مالک ہیں۔ ان کا ذہن ملک و ملت کے فروغ وارتقا کے لیے نئی نئی ترکیبیں سوچتا رہتا ہے اور وہ صرف منصوبے اور لائحہ عمل ہی مرتب نہیں کرتے بلکہ وہ انہیں عمل کے میدان میں اُتارنا بھی جانتے ہیں۔ اُن کے جذبات دینی حمیت سے گندھے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی شعوری کوششوں سے ایسے کام کرگزرتے ہیں کہ دوسرے لوگ اس طرف مشکل ہی سے سوچتے ہیں۔ رضویات کے فروغ واستحکام کے لیے وہ کسی بھی ممکنہ اقدام سے گریز نہیں کرتے۔

## جہان مفتی اعظم ہند کی اشاعت

یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو وصال فرمائے ہوئے ۹۰ر سال سے زائد ہو چکے ہیں لیکن اتنا عرصہ گزر جانے کے باوصف اب تک امام احمد رضا کے شایانِ شان ان کی شخصیات خدمات پر مشتمل کوئی مبسوط سوانح حیات سامنے نہ آسکی اور نہ ہی ان کے صاحب زادے حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کی شخصیت و خدمات کے حوالے سے مبسوط سوانح حیات تحریر کی جا سکی۔ دو سال قبل عرسِ رضوی کے موقع پر رضا اکیڈمی نے ''جہانِ حضور مفتیِ اعظم'' کے نام سے بارہ سو صفحات پر مشتمل کتاب شائع کی جو بلاشبہہ سرکارِ مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ کی فکری وفنی، شخصی و علمی پہلوؤں پر بڑے اچھے ڈھنگ سے روشنی ڈالتی ہے۔ مولانا مقبول احمد مصباحی نے اسے بڑی دیدہ ریزی اور دقت نظری سے مرتب فرمایا ہے، لیکن اتنی خوبیوں کے بعد بھی یہ کتاب سوانحی حیثیت کی نہیں ہے۔ اس لیے حضور مفتیِ اعظم کی سوانح حیات کی بھی اشد ترین ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سمت بھی رضا اکیڈمی بہت جلد ہی پہل کرے گی۔

## رضویات کے فروغ کا ایک اہم ترین منصوبہ

رضویات کے فروغ واستحکام کے لیے الحاج محمد سعید نوری صاحب پورے طور سے کوشاں ہیں اس سلسلے میں وہ علمائے کرام اور اربابِ قلم سے رابطہ بنائے ہوئے ہیں اسی پس منظر میں وہ گزشتہ دو سالوں سے عرس رضوی کے موقع پر امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف میں

علما، مشائخ اور اصحاب قلم کے ساتھ میٹنگ بھی کر چکے ہیں ۔ذیل میں گزشتہ میٹنگ کی روداد ''مسلم ٹائمز'' کی زبانی سنیے۔

۱۴۳۰ھ کے عرسِ رضوی میں رضویات کے وسیع اظہار و ابلاغ کے لیے الحاج محمد سعید نوری صاحب کی مشائخ عظام، اربابِ قلم و صحافت اور اصحابِ علم و دانش کے ساتھ ایک اہم میٹنگ ہوئی ۔ ۱۴۳۰ھ میں امام احمد رضا کو وصال فرمائے ہوئے ایک صدی مکمل ہو جائے گی ۔اس میٹنگ میں ایک صدی مکمل ہونے تک امام احمد رضا کی سوانح حیات (جس کا خاکہ حضرت مولانا پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی علیہ الرحمہ نے بنایا تھا)،اُن کے تمام رسالوں اور کتابوں کی اشاعت اور رضویات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے منصوبے پر غور و فکر کیا گیا۔ ۲۱ر فروری ۲۰۰۹ء کو بروز ہفتہ امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف میں منعقد ہونے والی اس اہم میٹنگ کی صدارت بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی نے فرمائی، حضرت مولانا یٰسین اختر مصباحی نے قرار داد پڑھ کر سنائی اور موجود علمائے کرام نے اپنے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔میٹنگ کی روداد کے تعلق سے ہفت روزہ مسلم ٹائمز ممبئی لکھتا ہے۔۲۲ر فروری ۲۰۰۹ء بروز اتوار امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف کے ہال میں رات ۹ر بجے عالی جناب الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی کی دعوت پر علمائے کرام کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ آج ۱۴۳۰ھ میں امام احمد رضا بریلوی کا ۹۰ رواں عرس تھا اور دس سال بعد ۱۴۴۰ھ میں ۱۰۰ر سال مکمل ہو جائیں گے ۔لہٰذا آپ کے صد سالہ عرس سے پہلے آپ کی تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف کو جدید تقاضوں کے مطابق ایڈٹ کیا جائے اور آپ کی تصانیف کو اردو کے ساتھ عربی اور انگریزی زبانوں میں بھی شائع کیا جائے ۔نیز آپ کی سیرت و سوانح اور خدمات دینیہ و علمیہ پر ایک مبسوط و ضخیم کتاب لکھی جائے جواب تک لکھی جانے والی تمام کتابوں کو محیط ہو اور اس ذخیرے کو جشن صد سالہ میں پیش کیا جائے ۔اس میٹنگ کی صدارت بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی نے فرمائی ۔حافظ محمد عفیف رضا متعلم شعبہ حفظ امام احمد رضا اکیڈمی کی تلاوت قرآن سے میٹنگ کا آغاز ہوا۔لائحہ عمل رئیس القلم علامہ یٰسین اختر مصباحی بانی دار القلم دہلی نے پیش فرمایا۔منصوبہ سازی کے لیے صدر مجلس کی رہنمائی میں

شرکانے تبادلہ خیال کیا۔اس میں حصہ لینے والے مفتی مطیع الرحمن رضوی پورنوی ،مفتی سید شاہد علی رضوی ،مولانا فروغ احمد اعظمی ،مولانا حنیف خاں رضوی ،مولانا مشکور احمد رضوی ،مولانا صغیر اختر رام پوری ،مولانا کوثر امام چھپراوی ،مولانا ممتاز احمد مصباحی نیپالی، محمد زبیر قادری وغیرہ تھے۔کچھ ضروری امور کا خاکہ تیار کرلیا گیا ہے ۔اس کے پیش نظر تفصیلی امور طے کرنے کے سلسلے میں جلد ہی دوسری میٹنگ رضا اکیڈمی ممبئی کے ارکان کسی مناسب مقام پر مستقبل قریب میں کریں گے ۔جس میں ملک وملت کے ارباب علم و فضل اور قلم کار شریک ہوں گے۔صدر مجلس کی دعا پر رات ساڑھے گیارہ بجے میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔
(مسلم ٹائمز ممبئی،۲ تا ۸ مارچ ۲۰۰۹ء صفحہ ۱/)

## صد سالہ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر کانفرس وسیمنار کا منصوبہ

رضا اکیڈمی اعلیٰ حضرت کے صد سالہ عرس کے موقع ایک عظیم الشان کانفرنس وسیمی نار منعقد کرنے جارہی ہے اس کے لیے وہ بڑی تندہی سے لگی ہوئی ہے۔مجھے یقین کامل ہے کہ عرسِ صد سالہ کے موقع پر رضا اکیڈمی جادۂ رضویات میں نہایت عمدگی سے اپنے نقوشِ قدم بنائے گی۔اس کی تیاریاں ابھی سے شروع کردی گئی ہیں ان شاء اللہ صد سالہ عرس تک ساری تیاریاں مکمل ہوجائیں گی۔امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت وخدمات کو عام سے عام تر کرنے کے جتنے بھی ممکنہ طریقے ہوسکتے ہیں رضا اکیڈمی عرس صد سالہ کے موقع پر انہیں منظر عام پر لانے کے لیے ابھی سے تگ ودو کررہی ہے۔

☆☆☆

# ساتواں باب

رضا اکیڈمی......رفاہی وفلاحی خدمات کے دریچے سے

یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے کہ رضا اکیڈمی برصغیر ہند و پاک میں اہلِ سُنّت و جماعت کی وہ واحد سُنّی تنظیم ہے جس نے رفاہی وفلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ رضا اکیڈمی نے اس سمت میں اپنی خدمات کا دائرہ وسیع تر کر کے جہاں ایک طرف پوری جماعت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا وہیں کروڑوں لوگوں کے دلوں میں بالواسطہ اپنے نام کے جزو ''رضا'' سے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا پیغام بھی پہونچانے کی حتی المقدور کوشش کی۔

## رضا اکیڈمی کے ریلیف کیمپ

اس سمت میں رضا اکیڈمی نے بیش بہا خدمات انجام دیں ہیں ایسے متاثرہ مقامات کی فہرست طویل ہے جہاں رضا اکیڈمی نے لاکھوں روپے کی ریلیف پہونچائی ہے اور متاثرین کی ہر ممکن مدد کی ہے۔ غیروں کی عیاری کو اگر مدنظر رکھا جائے تو رضا اکیڈمی کے اس اقدام کی اہمیت و معنویت مزید روشن ہو جاتی ہے۔ ان میں بعض خدمات تو ایسی ہیں جن کی وجہ سے رضا اکیڈمی کی کلاہِ افتخار میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کا مکمل طور پر ریکارڈ نہ رکھا جاسکا تاہم جو کچھ تحریری صورت میں موجود ہے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## عراق پر امریکی حملہ اور رضا اکیڈمی کی جرأت مردانہ

رفاہی وفلاحی خدمات کی دنیا میں رضا اکیڈمی کا امتیازی خدمات کا ایک جہاں قائل

ہے۔ ہندوستان سے لے کر بیرون ملک تک رضا اکیڈمی کی فلاحی و رفاہی خدمات کے ذرّات بکھرے پڑے ہیں۔ اپنی انہیں خدمات کی بنا پر ہندوستان کے سیاسی لیڈران بھی رضا اکیڈمی اور اس کے روحِ رواں الحاج محمد سعید نوری صاحب سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں جب امریکہ نے بغداد شریف کو میزائلوں سے نشانہ بنا کر کمزوروں، نہتوں اور بے قصوروں پر حملہ کیا تو پوری دنیا چیخ پڑی۔ دنیا کے دردمندوں کے دل تڑپ اُٹھے۔ دنیا بھر میں احتجاجی لہریں اُٹھ کھڑی ہوئیں مگر دنیا کا سب سے بڑا ظالم امریکہ پھر بھی باز نہ آیا۔ یہ ظالم امریکہ بغداد کی عورتوں، بچّوں، بوڑھوں کی آہ و زاری، چیخ پکار سُن کر بھی وہ کانوں میں تیل ڈالے بغداد پر حملے میں مزید شدّت کرتا رہا۔ پوری دنیا میں ٹی وی کے ذریعے امریکہ کے مظالم کے دل دوز مناظر دکھائے جاتے رہے۔ دردمند دل رکھنے والے تڑپ اُٹھے۔ پوری دنیا میں امریکہ کے خلاف نفرتوں کا طوفان امڈ آیا۔ رضا اکیڈمی کے حسّاس اور دردمند افراد ان مناظر کو برداشت نہ کر سکے اور عراقی عوام کی امداد و تعاون کے لیے بغداد جانے کو تیار ہو گئے۔ ایسے وقت میں جب کہ پوری دنیا سے عراق کے تعلقات کٹ چکے تھے، تمام ہی ممالک نے اپنے سفیر عراق سے واپس بلا لیے تھے، عراق کا آسمان آگ اُگل رہا تھا، زمین میں خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں، برّی اور فضائی راستے بھی منقطع ہو چکے تھے، وہاں زندگی اور موت کی آنکھ مچولی کھیلی جا رہی تھی۔ ایسی نازک صورتِ حال میں بھی رضا اکیڈمی نے بالکل پرواہ نہ کی اور اس کے ۶ افراد سر سے کفن باندھ کر بغداد مقدّس جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ اور متاثرین کی امداد و تعاون کے لیے کئی لاکھ کا سامان اور بچوں کے لیے بسکٹس، کھلونے، کھانے پینے کی اشیا، دیگر ضروری سامان اور مریضوں کے لیے دوائیں بھی ساتھ لے گئے۔

## روانگی سے قبل شاندار استقبال

عراق جانے سے قبل جاں فروشوں اور جاں نثاروں پر مشتمل اس کارواں کا ممبئی میں شاندار استقبال کیا گیا ممبئی کی سڑکوں پر ایک عظیم الشان استقبالیہ جلوس نکالا گیا۔ لوگوں نے نم ناک آنکھوں سے اس کارواں کو رخصت کیا۔ ایک عینی شاہد کی رپورٹ پڑھیے۔

"............چنانچہ ہر امکانی جدوجہد کر کے الحاج محمد سعید نوری صاحب نے جب

عراق جانے کی تیاری مکمل کر لی تو انہیں صلوٰۃ وسلام ،نعرۂ تکبیر و رسالت اور نعرۂ غوثیہ کی چھاؤں اور دعاؤں کے سائے میں ممبئ عظمٰی کے عوام وخواص ،شہر کی معزز شخصیتوں نے دینی علما اور ائمہ کرام نے ''مینارہ مسجد'' سے رخصت کیا۔روانگی سے کچھ پیشتر مینارہ مسجد ہی میں ایک مختصر سی محفل میلاد پاک بھی منعقد ہوئی۔قاری گلزار احمد صاحب نے تلاوت کلام پاک سے آغاز فرمایا۔قاری مشتاق احمد تیغی نے نعت رسول ﷺ پڑھ کر محفل کو رونق بخشی ۔خود جناب سعید نوری صاحب نے شجرہ رضویہ برکاتیہ ومناجات پڑھی ۔سید عبدالجلیل صاحب کی دعا اور منا بھائی کے صلوۃ وسلام پر محفل کا اختتام ہوا۔مسجد کے باہر بہت سارے صحافیوں اور میڈیا کے لوگوں کا ایک ہجوم اور وفد کے احباوغیرہ کا جم غفیر بھی تھا۔صحافیوں نے انٹرویو لیے ان کے مختلف قسم کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے محمد سعید نوری صاحب اپنے شیدائیوں کے جھرمٹ میں آگے بڑھتے گئے ۔محمد علی روڈ کے سگنل پر یہ ہجوم اور مجمع ایک جلوس کی شکل اختیار کر گیا۔کافی تعداد میں کاروں موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر عراق زندہ باد صدام حسین پائندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے ائرپورٹ کی سمت چل دیے ۔راستے بھر جابجا اس کارواں کا نہ صرف یہ کہ زبردست استقبال کیا گیا بلکہ الحاح وزاری اور بھیگی پلکوں کے ساتھ اس کے حق میں خدا کے حضور دعائیں کی گئیں کہ مولیٰ تعالیٰ تو اسے حفظ وامان میں رکھ، اس کارواں کو بخیر وعافیت عراق کی مقدس سرزمین پر پہونچا،مصائب سفر اور دشواریوں سے محفوظ رکھ،مسلمانوں کی حفاظت فرما اور پھر صحت وسلامتی کے ساتھ مجاہد سنیت الحاج سعید نوری کی سرپرستی وقیادت ہی میں اس کارواں کو ہمارے درمیاں واپس لا۔رات کے تقریباً ایک ڈیڑھ بجے ہوں گے کہ یہ کارواں سہارا ائرپورٹ پر پہونچ چکا تھا جہاں سے اردن کے لیے اسے پرواز کرنا تھا۔لوگ ہیں کہ سلام رخصت والوداع کہہ رہے ہیں کثرت سے مصافحہ اور معانقہ کا سلسلہ جاری ہے ''بخیریت روی وباز آئی'' ہر کسی کی زبان پر ہے ۔سعید بھائی اور ان کے رفقائے سفر کافی ہشاش وبشاش دکھ رہے ہیں ۔حزن وملال کے بجائے چہرے سے کیف وسرور اور پیشانی سے مسرت ٹپک رہی ہے ۔میں نے یہ پتہ کرنا چاہا کہ سعید بھائی کے پاس سامانِ سفر میں کیا ہے تو وہ بے ساختہ یوں گویا ہوئے کہ مولانا !بظاہر تو یہ دواؤں کا ذخیرہ اور شو

ق شہادت سے لبریز سینہ ہمارے پاس ہے اور یا تو یقین محکم، عمل پیہم محبت فاتح عالم کی عظیم پونجی ہے۔ ان کی اس برجستہ جوابی پر میرے لیے دنگ رہ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں نے کہا ''نوری صاحب! آپ اپنی مثال آپ ہو آپ مردآہن ہو صرف گفتار ہی نہیں بلکہ کردار کے بھی غازی ہو، آپ کے اس عزم و حوصلے کو سلام، عراقی مظلوم مسلمانوں کے تعلق سے آپ کے سوزِ دروں اور دردِ دل کو سلام۔ آپ کو یہ راہ وفا مبارک ہو کاش کہ آپ کے نقش قدم دوسروں کے لیے نمونہ ثابت ہوں۔ میں نے بھی فی امان اللہ کہا اور چھٹی لی پھر کیا ہوا اس کی ترجمانی اس شعر میں دیکھیں۔

رخصت کے اوقات کا اتنا ہوش تو ہے
دیکھا کیے ہم ان کو جہاں تک نظر گئی

(از: مقصود علی بستوی، مسلم ٹائمز شمارہ ۶/ تا ۱۲/ اپریل ۲۰۰۳ء)

## رضا اکیڈمی کے وفد کی عراق روانگی

۶/ مارچ ۲۰۰۳ء کو رضا اکیڈمی نے عراق جانے کا اعلان کیا اور ۳۰/ مارچ کو بذریعہ قطر ایئر ویز یہ قافلہ ممبئی سے اُردن کی طرف روانہ ہوا۔ اس چھ رکنی وفد میں رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب، الحاج محمد عارف رضوی سکریٹری رضا اکیڈمی، الحاج محمد رفیق رضوی عرف منّا بھائی، الحاج محمد سہیل روکڑیا، سینئر صحافی جناب خلیل زاہد اور جناب سعید مظہر صاحب تھے۔

## ''بچ گئے تو غازی مر گئے تو شہید''

اس وفد کی قیادت حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب فرما رہے تھے۔ پورے ملک سمیت دنیا بھر کی میڈیا نے رضا اکیڈمی کے اس اقدام کو نہایت دل چسپی سے مشتہر کیا۔ سعید نوری صاحب کے اس اقدام کو سراہا۔ دنیا بھر کے دردمند لوگوں کی زبانوں سے رضا اکیڈمی کے وفد کے لیے دعائیں نکلیں۔ مختلف ٹی وی چینلوں اور اخبارات نے سعید نوری صاحب کے انٹرویو لیے۔ اس موقع پر سعید نوری صاحب نے میڈیا کے سامنے کہا کہ ''ہم بچ گئے تو غازی اور مر گئے تو شہید کہلائیں گے ہم کفن ساتھ لے کر نکلے ہیں۔''

اُردن پہنچنے کے بعد اور وہاں کی حکومت سے عراق میں داخل ہونے کا اجازت نامہ

ملنے کے بعد ۲؍اپریل ۲۰۰۳ء شام ساڑھے ۶؍بجے اُردن سے یہ وفد انسانی ڈھال کے ساتھ عراق روانہ ہوا۔ اُس کے ساتھ ۱۴؍افراد سے زائد دوسرے افراد تھے جن کا تعلق ارجنٹائنا، میکسیکو، انگلینڈ اور ہالینڈ و دیگر ممالک سے تھا۔ اُردن میں میڈیا نے اس وفد سے سوال کیا اور یہ احساس دلایا کہ بغداد میں رابطے کے تمام ذرائع منقطع ہیں اور ہندوستانی سفارت خانے سے بھی رابطہ کٹا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں بھی آپ لوگ عراق جانے کے لیے کمر باندھے ہوئے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں نوری صاحب نے فرمایا کہ ''ہم اپنی جانوں کا حقیر نذرانہ لے کر غوث اعظم دستگیر کے دربار میں جا رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کے ساتھ عراقیوں کی بھی حفاظت فرمائے گا۔

## بی بی سی اردو کا نوری صاحب سے انٹرویو

بی بی سی اُردو نامہ نگار نے الحاج محمد سعید نوری صاحب سے پوچھا کہ آپ ہندوستان سے آئے ہیں، بغداد کیوں جانا چاہتے ہیں؟ وہاں کس طرح جائیں گے، کیا کریں گے؟ اور آپ کا مقصد کیا ہے؟

سعید نوری صاحب نے کہا کہ وہ ہندوستان سے بطور انسانی ڈھال یہاں آئے ہیں اور عراق کے ان مقامات پر جائیں گے جہاں سے عراقیوں کی روزمرّہ کی چیزیں فراہم ہوتی ہیں اور وہ وہاں پر انسانی ڈھال بن کر کام کریں گے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا وہ فلاحی کاموں کا تجربہ رکھتے ہیں تو موصوف نے کہا کہ رضا اکیڈمی مہاراشٹر کی ایک فعال تنظیم ہے اور وہ اس کے سربراہ ہیں اور اس کا انہیں خاصا تجربہ ہے۔

جب اُن سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ساتھ سیکڑوں کوئنٹل دوائیں، کھانے پینے کی چیزیں اور دیگر اشیا بھی لائے ہیں۔ مزید اُن سے پوچھا گیا کہ عراق جانے کی اجازت نہیں ہے اور شدید بم باری بھی ہو رہی ہے تو وہ بغداد کس طرح پہنچیں گے؟۔ سعید نوری صاحب نے جواب دیا کہ آج ویزا مل جائے گا اور وہ ضرور بغداد پہنچیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا یقین ہے کہ موت زندگی میں صرف ایک بار آتی ہے اور وہ بھی اس مقدّس سرزمین پر آئے تو اس سے بڑی ہماری خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔ ہم اپنا کفن ساتھ

لے کر نکلے ہیں۔

## عمان سے بی بی سی رپورٹر ہارون رشید کی خصوصی رپورٹ

اردن پہونچنے کے بعد رضا اکیڈمی کے وفد سے انٹرویوز لینے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ میڈیائی حضرات حیرت ومسرت کے ملے جلے تاثر کے ساتھ سعید نوری صاحب اوران کے احباب سے انٹرویوز لے رہے تھے۔عمان سے بی بی سی کے رپورٹر ہارون رشید نے بھی اس وفد کے بارے میں اپنی خصوصی رپورٹ تحریر کی۔ذیل میں اس رپورٹر کے چند اقتباسات پڑھیے۔

''......یہ انسانی ڈھال بننے کا کام جنگ کے آغاز سے عراق میں جاری ہے لیکن اس مقصد سے برصغیر سے آنے والے چھ رضا کاروں کا پہلا گروہ اتوار ۳۰/ مارچ کے روز عمان پہونچا ہے۔ممبئ سے تعلق رکھنے والے ان افراد کے پاس عراقی ویزے نہیں لیکن انہیں امید ہے انہیں بغداد جانے کی اجازت مل جائے گی۔

ممبئ کی ایک فلاحی تنظیم رضا اکیڈمی کے یہ اراکین اپنے ساتھ سات لاکھ مالیت کی ادویات، پاؤڈر اور کھلونے بھی عراقیوں میں تقسیم کے لیے ساتھ لائے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ وہ اس مصیبت کی گھڑی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لیے آئے ہیں۔ایک سوال کے جواب میں کہ آیا انہیں انسانی ڈھال بننے میں خطرہ تو محسوس نہیں ہورہا تو وفد کے سربراہ اور رضا اکیڈمی کے بانی محمد سعید نوری کا کہنا تھا کہ ان کے چہروں سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ انہیں کوئی پریشانی نہیں۔'موت جہاں لکھی ہوگی وہیں آئے گی'۔

انتہائی مذہبی خاندانوں سے تعلق رکھنے والے یہ تمام افراد قادری سلسلے کے پیروکار ہیں جن کے بزرگ کا مزار بغداد میں واقع ہے۔اس وفد کے اراکین کا کہنا ہے کہ وہ سب بغداد پہونچ کر پہلا کام مزار پر حاضری دیں گے اس کے بعد کوئی دوسرا کام۔

وفد کے ایک سیاہ شیروانی میں ملبوس رکن محمد عارف رضوی کا کہنا تھا کہ انہیں فکر نہیں عراق میں کیا حالات بنیں گے۔ہمیں ہمارے بزرگوں کی دعا حاصل ہے اس لیے کچھ نہیں ہوگا۔

رضا اکیڈمی ایک فلاحی تنظیم ہونے کے علاوہ ممبئ میں ایک مدرسہ اوراشاعت کا کاروبار کرتی ہے۔یہ اب تک ساڑھے تین سو تک اسلامی کتب جن میں قرآن شریف

کا اردو، انگریزی اور ہندی میں ترجمے شائع ہیں شائع کر چکی ہے۔

انسانی ڈھال کے مقصد سے آنے والے دیگر افراد میں محمد رفیق رضوی، سید مظہر قادری خلیل زاہد اور محمد سہیل شامل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ان کے گھر والوں کو اس بات کی بالکل فکر نہیں کہ اس کام میں ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ ان کے باقی پانچ ساتھی ویزے کی صورت حال واضح ہونے پر بعد میں مزید امدادی سامان کے ساتھ آئیں گے۔

ہیومن شیلڈ تنظیم نے عراقی جنگ کے فریقین سے ان افراد کو بحفاظت عراق جانے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ وہ عراق میں جنگ شروع ہونے سے تو نہیں رکوا سکی لیکن عراقی عوام کے مسائل کو کسی حد تک مزید گمبھیر ہونے سے بچانے میں ضرور کامیاب رہی ہے۔" (مسلم ٹائمز شمارہ ۶ تا ۱۲/اپریل ۲۰۰۳ء)

## وفد کی ممبئی واپسی

یہ لوگ ۳/اپریل ۲۰۰۳ء کو خشکی کے راستے عراق پہنچے اور ۵/اپریل کو اُردن واپس آگئے اور پھر اُردن سے ممبئی آ گئے۔اس موقع پر میڈیا نے اس اقدام کو بڑے اچھے ڈھنگ سے کوریج دیا۔ ذیل میں اس موقع پر شائع کیے گئے مختلف اخبارات کے تراشوں کے عکوس دیئے جا رہے ہیں:

### وفد کا آنکھوں دیکھا حال

عراق سے واپسی کے بعد جب یہ وفد عمان پہونچا تو اس وفد کے رکن جناب خلیل ُیزاہد نے عراق کا آنکھوں دیکھا حال اس طرح بیان کیا۔

"..........عراق کی سرحد سے بغداد کا سفر ۳۵۰/کلومیٹر تھا جس میں سے تقریباً ۳۰۰/کلومیٹر ریگستانی علاقہ ہے جہاں پر کسی بھی طرح کی کوئی انسانی نقل وحمل نظر نہیں آتی۔بغداد شہر سے صرف تیس کلومیٹر پہلے ایک فوجی چیک پوسٹ نظر آیا جو کہ عراق کا پہلا چیک پوسٹ ہے جہاں پر عراقی افواج کی نقل وحمل نظر آئی۔ اس کے بعد وفد نے بتایا کہ عراق جانے والی تمام سڑکیں بند کر دی گئیں ہیں لیکن ہمیں مقامی لوگوں نے کھیتوں اور گاؤں کے

راستے بغداد شہر جانے کا راستہ بتایا جس کے بعد ہم وہاں پہونچے۔ بغداد شہر میں داخل ہونے کے بعد وفد نے دیکھا کہ سیکڑوں کی تعداد میں ٹینک سڑک کے دونوں سمت کھڑے کیے گئے ہیں لیکن ریتوں سے پوری طرح ڈھکے ہوئے ہیں تاکہ دور سے نظر نہ آئیں۔اس کے علاوہ سڑک کے دونوں طرف خندقیں کھودی ہوئی ہیں جس میں ممکن ہے کہ پٹرول پائپ بچھائی گئی ہو ممکن ہے کہ امریکن افواج کے خلاف وہ استعمال ہو۔ بغداد شہر میں داخل ہوتے ہی عراقی نوجوانوں کو اے کے ۴۷ کے ساتھ دیکھا گیا جو اپنی انگلیوں سے "V" کا نشان بنا کر وفد کو خوشی خوشی بتا رہے تھے۔ وفد سیدھا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پاک پر اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرنے پہونچا۔ وہ مزار کے سجادہ نشین شیخ سید احمد جیلانی سے ملے انہوں نے وفد کا استقبال کیا اور وہاں پر پہونچنے پر انہیں سراہا لیکن انہوں نے یہ بھی حکم دیا کہ آپ لوگ فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ جب مزار سے باہر آئے تو وفد نے سائرن بجتے ہوئے سنا مگر شہری اپنی جگہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ شہری کسی بھی قسم کے ڈر وخوف سے بے فکر تھے یہاں تک کہ فقیر بھی بے فکر نظر آئے۔ وفد نے صرف ایک رات وہاں پر ہوٹل الایبزائیں گزاری جو کہ بدقسمتی سے شہریوں کے لیے بلیک آؤٹ کی پہلی رات تھی کیونکہ امریکن افواج نے ایک الیکٹرانک پلانٹ پر بمباری کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ رات میں ایک بجے کے بعد ہم لوگ سو نہیں سکے کیونکہ امریکن افواج رات بھر بھاری تعداد بم باری کرتی رہیں یہاں تک کہ ہوٹل کی بلڈنگ بھی ہلنے لگی تھی اور جب صبح کے وقت وفد ہوٹل سے باہر آیا تو اس نے پایا کہ بہت سارے لوگوں کے گھر بمباری سے تباہ ہو چکے ہیں اور بے شمار لوگ زخمی اور شہید ہو گئے ہیں۔ چار انڈونیشین ڈاکٹروں نے وفد کو بتایا کہ وہ یہاں پر ڈاکٹر ہیں لیکن علاج کے لیے دوائیں دستیاب نہیں ہیں۔ جب یہ وفد پٹرول پمپ پہونچا تو وہاں پر دیکھا کہ ہر شخص پستول اور رائفل کے ساتھ جہاد کے لیے تیار ہے۔ انہیں شہر کے سینئر مفتی الشیخ عبدالکریم محمد کی جانب سے گٹھ جوڑ افواج کے خلاف جہاد کے فتوی کے پمفلیٹ دیے گئے تھے۔ وفد نے بتایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر بھاری بمباری ہوئی ہے۔ ایسی خبر انڈین ایکسپریس میں شائع ہوئی تھی وہ سراسر غلط ہے۔ مزار اقدس سے قریب پانچ

کلومیٹر چاروں جانب بمباری سے محفوظ ہے صرف کاظمین شریف میں تھوڑا نقصان ہوا ہے جہاں حضرت امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے وہاں پر بھاری بمباری کی وجہ سے بلڈنگوں کے شیشے وغیرہ ٹوٹے ہیں۔انھوں نے بتایا کہ حضرت غوث پاک کے روضے کے عقب میں دھواں نظر آتا ہے وہ دراصل بمباری کا دھواں نہیں ہے بلکہ تیل کے کنویں میں آگ لگائی گئی ہے تاکہ دھوئیں کی وجہ سے کچھ نظر نہ آئے۔غوث پاک کا مزار محفوظ ہے اسے کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہونچا ہے ۔وفد نے بتایا کہ عراق پر تھوپی گئی جنگ نے ملک کی اکنامی حالت کی کمر توڑ دی ہے اور وہاں پر پٹرول پانی سے زیادہ سستا 356000 دینار میں صرف 100 یو ایس ڈالر تھا۔تمام دکانیں اور بازار بند تھے ۔صرف بیکریاں ہی کھلی ہوئی تھیں جہاں پر کھانے کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔......"

(روزنامہ ہندوستان ممبئی ۷/اپریل ۲۰۰۳ء بروز پیر)

☆☆☆

# آٹھواں باب

## رضا اکیڈمی ...... دینی و مذہبی خدمات کا ایوان

## تعلیمی اداروں کا قیام

پچھلی سطور میں آپ نے رضا اکیڈمی کے پیکر پر پڑے مختلف النوع لباس اپنی مطالعاتی آنکھوں سے ملاحظہ کیے۔ اس مطالعاتی مہم میں آپ کو یہ فرحت بخش احساس ضرور ہوا ہوگا کہ رضا اکیڈمی کی خدمات کا ہر شجر بڑا سایہ دار ہے۔ جماعتِ اہلِ سُنّت کے اعتقادی، نظریاتی سرمائے کو کتابوں کے ذریعے ملک و بیرون ملک کے ایک بڑے حلقے تک پہنچانے کی سعی تو کی ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ قومِ مسلم کی فکری و عملی تطہیر کے لیے مکاتب و مدارس بھی رضا اکیڈمی نے اپنے زیرِ اہتمام قائم کیے ہیں جن سے اسلام و سُنّیت کے اظہار و ابلاغ کی راہیں وسیع سے وسیع تر ہوئی ہیں۔ طالبانِ علومِ نبویہ اپنے فکری پیکروں کو علمِ دین کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کر رہے ہیں۔ مدارسِ اسلامیہ کا قیام مسلک و ملّت کے اُمور کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔ جس کے لیے رضا اکیڈمی کے حسّاس، بیدار مغز اور پُر فکر افراد نے اس سمت میں بھی اپنی کاوشات کے پتھر گاڑے ہیں کہ رہِ اسلام کا مسافر ان نشانات کو دیکھ کر اپنا

معلوماتی اور تعلیمی سفر جاری رکھے۔ فی الحال رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام تقریباً پانچ مدارس جہالت و کم علمی کے دبیز اندھیروں میں علم کے چراغ روشن کررہے ہیں اور قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند کررہے ہیں۔

**شعور و آگہی کے اداروں کے اسما**

مدرسہ دارالعلوم گلشنِ قادری رضا، درگاہ شریف، سید احمد شیر سوار جالنہ،

مدرسہ گلشنِ رضا، رضا کارنر، کولمبی، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

مدرسہ نوریہ رضویہ، نارسی پھاٹا، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

مدرسہ رضا العلوم گھوگھاری محلہ ممبئی ۔۳

مدرسہ رضائے مصطفیٰ، بودھن، ضلع نظام آباد، آندھرا پردیش

**سُنّی رضوی کیلنڈر:**

ہندوستان بھر میں اہلِ سُنّت و جماعت کی جانب سے لاکھوں کی تعداد میں کیلنڈر شائع کیے جاتے ہیں۔ اپنے اپنے علمی ظرف، ذوقِ جمال اور فکری بساط کے لحاظ سے یہ کیلنڈر منظر عام پر آتے ہیں۔ ہزاروں لوگ انہیں اپنی ذوقِ جمال کی نگاہوں کا سُرمہ بناتے ہیں۔ کیلنڈروں کے اس ازدحام میں رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے شائع ہونے والا "سُنّی رضوی کیلنڈر" اپنی خصوصیات وامتیازات کی بنا پر دور ہی سے پہچان لیا جاتا ہے ملک و بیرون ملک کے سُنّی حضرات کا دامنِ دل خود بخود اس کی معنوی وظاہری خوب صورتی پر جھک جاتا ہے۔ علما، مشائخ، طلبہ، اساتذہ، اہلِ ثروت سبھی اس کو اپنے نگاہِ شوق کے آئینہ خانے میں سجاتے ہیں۔

**کثیر الاشاعت کیلنڈر**

سُنّی رضوی کیلنڈر تمام سُنّی کیلنڈروں میں شاید پہلا کیلنڈر ہے جو تین لاکھ سے زیادہ تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اپنی آغازِ اشاعت سے یہ چھ ورقی کیلنڈر اپنے ہر ورق پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا ایک شعر کندہ کرتا ہے اور پس منظر میں اس شعر کی تصویری ترجمانی کی جاتی ہے۔ یہ سارے تصویری مناظر اپنے پورے جمال و کمال کے ساتھ شعر کے معنوی پیکر میں بالکل فٹ نظر آتے ہیں۔ کیلنڈر کا یہ منفرد انداز لاکھوں کروڑوں لوگوں کے

دلوں کا سامانِ فرحت ہے اور اس کی جاذب نظری و دل کشی کے بے شمار لوگ اسیر ہو چکے ہیں۔

### کیلنڈر کا انوکھا انداز

چند سال قبل تک کیلنڈر کی پشت بالکل کوری یا سادہ ہوتی تھی اُن کا کوئی مصرف نہ تھا۔ لیکن رضا اکیڈمی نے اس کے صحیح مصرف پر غور کیا اور اس کی پشت پر مختلف قسم کی دینی، مذہبی، ملی معلومات کا ایوان سجا دیا۔ اس میں ہندوستان کے چیدہ چیدہ مدارسِ اہلِ سنّت کے پتے اور فون نمبرس، ہر ماہ سے وابستہ بزرگانِ دین کے اعراسِ مبارکہ کی تاریخیں، سنّی تنظیموں کے رابطے نمبر، مدارسِ اہلِ سنّت کے اشتہارات وغیرہ کے معلوماتی قمقموں سے اس کیلنڈر کی پشت کا دربار ہمیشہ سجا رہتا ہے اور عوام الناس یہاں بیٹھ کر ان معلومات سے سیرابی حاصل کرتے ہیں۔ اس کی تعدادِ اشاعت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

### سنی نوری کیلنڈر

۱۴۳۰ھ میں رضا اکیڈمی نے کیلنڈر کی دنیا میں ایک اہم پیش رفت کی اور سب کو چونکا دیا۔ امسال اپنی نوعیت کے دو نئے کیلنڈر شائع کیے ان میں ایک سنی نوری کیلنڈر ہے اس میں تقریباً انہیں لوازمات کا اہتمام کیا گیا ہے جو سنی رضوی کیلنڈر میں کیا جاتا ہے لیکن اس کی ایک سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ کیلنڈر اسلامی سال یعنی ماہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔

### سنی ہجری کیلنڈر

سنی نوری کیلنڈر کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا کیلنڈر ''سنی ہجری کیلنڈر'' بھی ۱۴۳۰ھ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی سنی نوری کیلنڈر کے طرز کا ہے اور ہجری سال سے شروع ہوتا ہے رضا اکیڈمی سے منسوب ہونے کی وجہ سے یہ دونوں کیلنڈر مقبولیت کے آفاق پر چھاتے جا رہے ہیں۔

یہ لکھا جا چکا ہے کہ الحاج محمد سعید نوری صاحب ہندوستان بھر کے علما، مشائخ، اربابِ قلم، اصحابِ دانش، ذمے دارانِ مدارس، وابستگانِ خانقاہ، ائمہ مساجد اور صاحبانِ تنظیم کے افراد اپنے مذہبی، سیاسی، سماجی، رفاہی اُمور میں تبادلۂ خیال کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ خود حضرت سعید نوری صاحب بھی ہندوستان کے مختلف مقامات پر دینی، مذہبی اور اشاعتی کاموں

کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔ دینی، مذہبی خدمات کے لیے اُن کی شعوری کوششیں برابر اپنا قدم بڑھاتی جارہی ہیں اور لوگ رشک وحسد کی چنگاریوں میں اُلٹ پلٹ ہو رہے ہیں۔

## دیوبندی مناظر بھاگ گیا

۱۸/جنوری ۲۰۰۹ء کو تو رضا اکیڈمی نے ایک قابلِ تحسین قدم اُٹھا دیا، ہوا یہ کہ ۱۸، ۱۹، ۲۰/جنوری ۲۰۰۹ء کو ناگپاڑہ میدان، ممبئی نمبر ۸ میں مشہور دیوبندی مناظر طاہر حسین گیاوی کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام کے بینر میں علمائے اہلِ سُنّت کو کھلا چیلنج کیا گیا تھا۔ کئی دن سے شہر کے معروف ترین چوراہے پر یہ بینر سُنّیوں کو متوجہ کر رہا تھا لیکن شاید کسی کی توجہ ادھر مبذول نہ ہوسکی۔ الحاج سعید نوری صاحب پروگرام سے ٹھیک ایک دن پہلے عرسِ مفتیِ اعظم ہند، بریلی شریف میں شرکت کر کے ممبئی حاضر ہوئے۔ صورتِ حال معلوم ہوئی تو فوراً حرکت میں آ گئے۔ انھوں نے دیکھتے ہی دیکھتے ممبئی کے علمائے اہلِ سُنّت اور تنظیموں کے سربراہوں کو جمع کیا چنانچہ سبھی لوگوں نے باتفاقِ رائے مناظرے کا چیلنج قبول کرلیا۔ اسی رات ''چیلنج مناظرہ قبول ہے'' کے عنوان سے پوسٹر چھپوا کر ممبئی شہر میں تقسیم کرا دیئے گئے۔ شہر کے مسلمانوں میں ایک عجیب سا اضطراب اور تجسس پیدا ہوگیا۔ وقتِ مقررہ کا لوگ شدّت سے انتظار کرنے لگے۔ جائے متعینہ پر پروگرام کے وقت عوام الناس کی ایک کثیر تعداد جمع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے متعینہ مقام اور اس سے ملحقہ روڈ انسانی سروں سے بھر گیا۔ پولیس کی کئی گاڑیاں بھی حفظِ ماتقدم کے طور پر آ گئیں یہ تمام مجمع سُنّی مسلمانوں کا تھا۔ ممبئی کے باہر کئی مقامات سے بھی لوگ آ گئے تھے لیکن وہابیوں پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ ان کے مولوی تو درکنار ان کا ایک بچّہ بھی نظر نہ آیا۔ پولیس نے اُن کا پروگرام ہی منسوخ کردیا۔ دیوبندیوں نے بہت کوشش کی کہ یہ پروگرام قریب کی کسی مسجد میں کرنے دیا جائے مگر وہاں بھی پروگرام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ دیر رات تک سُنّی مسلمان اس علاقے کا چکّر کاٹتے رہے مگر وہاں کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔

## فتح کی خوشی میں یارسول اللہ کانفرنس

اس واقعے کے دوسرے دن سعید نوری صاحب نے علما کے مشورے سے وہابیوں،

دیوبندیوں کا چہرہ بے نقاب کرنے کے لیے سُنّی بڑی مسجد، مدن پورہ میں ''یارسول اللہ کانفرنس'' منعقد کی۔ یہ فیصلہ بھی آناً فاناً ہوا ابھی کی نظر میں سعید بھائی کی قدر و منزلت اور بڑھ گئی اور جس منصوبہ بندی اور کمالِ دانائی کے ساتھ نوری صاحب نے یہ کام کرایا اس سے لوگوں کو حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ اس کانفرنس میں حضرت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر کی بہت عمدہ تقریر ہوئی۔ دراصل انہیں نوری صاحب نے فوری طور پر مناظرے کے لیے ممبئی بلوالیا تھا لیکن جب مناظر بھاگ گیا اور فتح کی خوشی میں یارسول اللہ کانفرنس منعقد ہوئی تو اس میں حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب کا خصوصی خطاب ہوا۔

## نوری محفل

سعید نوری صاحب چونکہ حضور مفتیِ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے قتیل ہیں اس لیے ان کی تعلیمات و ہدایات کے عطر کو اپنی فکری و عملی حیات پر چھڑکنا اُن کا مشغلۂ حیات ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور مفتیِ اعظم کی یاد میں ۱۹۸۱ء میں نوری محفل قائم کی۔ یہ محفل ہر ہفتے جمعرات کو گھوگھاری محلے ممبئی میں منعقد ہوتی ہے۔ شب وصالِ حضور مفتیِ اعظم یعنی ہر مہینے میں ۱۴ اروین شب میں خصوصی نیاز کا اہتمام ہوتا ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توشہ شریف کا اہتمام ہوتا ہے اور پھر حاضرین ماحضر تناول کرتے ہیں۔ اس محفل میں ممبئی کے سیکڑوں عقیدت مند حضرات شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس میں ہند و پاک میں معروف مشائخ علما و فضلا شریک ہو چکے ہیں جن میں چند خواص کے اسما یہاں تحریر کیے جاتے ہیں:

☆حضور برہانِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان ☆حضور سید حیدر حسن میاں مارہروی علیہ الرحمہ ☆مولانا مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ ☆علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ، کراچی ☆ مولانا بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ ☆حضرت قاری مصلح الدین رضوی علیہ الرحمہ، (کراچی) ☆حضرت مفتی رجب علی نانپارہ علیہ الرحمہ ☆علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ (کراچی) ☆حضور ریحانِ ملّت علیہ الرحمہ ☆شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ ☆رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ ☆ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری مدظلہ العالی ☆ محدث کبیر

حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی ☆امین ملت حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی
مارہرہ شریف ☆مولانا شاہ تراب الحق قادری کراچی ☆علامہ محمد احمد صاحب مصباحی
☆مولانا یٰسین اختر صاحب مصباحی ☆مولانا عبد المبین صاحب نعمانی ☆مولانا
جمال مصطفیٰ کراچی ☆مولانا عبد الحمید صاحب (افریقی) ☆عزیز ملت مولانا عبد
الحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ☆مرزا عبد الشکور بیگ
☆مولانا عبد الجلیل صاحب ممبئی ☆قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیت ☆مولانا
توصیف رضا صاحب (بریلوی) ☆مولانا حبیب رضا خاں بریلی شریف ☆مولانا
عبد القادر صاحب فاکہانی لبنان ☆سید سراج اظہر صاحب ممبئی ☆مولانا عبد الوحید
صاحب ربانی ☆مولانا ابو الحقانی صاحب ☆مولانا قمر الحسن صاحب بستوی ☆
مولانا فتح احمد بستوی ☆مولانا شفیق الرحمٰن صاحب ہالینڈ ☆مفتی محمود اختر صاحب
سنی دار العلوم محمدیہ ممبئی ☆مولانا محمد شمیم ازہری ماریشش ☆مولانا محمد ابراہیم صاحب
خوشتر ☆مولانا محمد عسجد رضا خاں صاحب بریلی شریف ☆جناب محمد شداد (یمن)
☆مولانا عبد القادر حبیبی ☆مولانا سبطین رضا خاں بریلوی ☆مولانا شاکر نوری
ممبئی ☆مولانا سلمان رضا خاں بریلی شریف ☆مولانا عبد الحق صاحب مصباحی
مبارک پور ☆مفتی محمد رفیق صاحب مراد آبادی ☆مولانا مقصود علی خاں صاحب ممبئی
☆مولانا صغیر احمد صاحب جوکھن پوری ☆مولانا وجاہت رسول صاحب ادارہ تحقیقات
امام احمد رضا کراچی ☆مفتی جہانگیر خاں صاحب ☆حافظ عبد القادر صاحب رضوی
☆مولانا منصور علی خاں صاحب ☆مفتی اشرف رضا صاحب ممبئی ☆قاری شبیر
صاحب ضیائی رضوی ☆مولانا علیم الدین صاحب ساؤتھ افریقہ ☆مولانا محمد شمیم
(افریقی) ☆قاری عطاء اللہ صاحب ☆مولانا عین الدین صاحب رضوی
☆قاری محمد یوسف صاحب عزیزی ☆حافظ مولانا احمد القادری صاحب (امریکہ) ☆
مولانا عبد الصمد صاحب ☆مولانا رجب علی نعیمی (کراچی) ☆قاری اسلام اللہ
صاحب عزیزی ☆مولانا غلام ربانی صاحب گھوسی ☆مفتی ابراہیم صاحب مقبولی

☆مولانا محمد الیاس عطار قادری ☆ قاری رضاء المصطفیٰ صاحب (کراچی) (کراچی) امیر دعوت اسلامی ☆ سید نورالدین صاحب کشمیری ☆ سید جیلانی میاں کشمیری ☆مولانا جمیل صاحب ☆مولانا عبدالقادر کھتری علیہ الرحمہ ☆ مفتی عبدالحمید صاحب رضوی (افریقی) ☆ مولانا علیم الدین صاحب (افریقی) ☆ مولانا جلال الدین صاحب نوری

**بارہویں شریف میں جلسے کا اہتمام**

ماہ ربیع الاوّل شریف میں مسلسل پہلی تاریخ سے دس یا بارہ تاریخ تک رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔اس جشن میں ایک عالم دین کو خصوصی طور پر دعوت دی جاتی ہے جس میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو اجاگر کرتے ہیں جس میں عشقِ نبوی کا درس دیا جاتا ہے، سُنّتِ رسول ﷺ کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے اور وہابیہ دیابنہ وغیرہ سے اجتناب کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔کئی سال سے یہ مبارک سلسلہ جاری وساری ہے۔

**درس کتابوں کی اشاعت وفراہمی**

مسلسل کئی سالوں سے رضا اکیڈمی درس نظامی نیز دیگر درسی کتابوں کو بھی شائع کر رہی ہے اور مدارس اہل سنت کو تقسیم کر رہی ہے۔ہندوستان کے بے شمار مدارس اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔رمضان المبارک کے پر بہار موقع پر مدارس کے سفیر ممبئی آتے ہیں حسب موقع ان کی لائبریری اور طلبہ کے لیے رضا اکیڈمی کتابیں فراہم کرتی ہے۔کتاب حاصل کرنے والے مدارس کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو کئی صفحات بھر جائیں گے۔درسی کتابوں کے علاوہ رضا اکیڈمی سے جو کتابیں شائع ہوتی ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مشاہیر علمائے کرام اور قلم کاروں کو تحفۃً روانہ کی جاتی ہیں اور مدارس کی لائبریریوں کو بھی ارسال کی جاتی ہیں۔

**مدارس کا تعاون**

رضا اکیڈمی کی خدمات کا ایک درخشاں پہلو یہ بھی ہے کہ مدارسِ اہل سنت کا ہر ممکنہ تعاون کرنے کو تیار رہتی ہے۔کتنے ہی مدارس ہیں کہ جن کے بانیان الحاج محمد سعید نوری

صاحب سے اپنے مدارس، مساجد اور اداروں کے تعاون کے لیے رابطے میں رہتے ہیں اور رضا اکیڈمی ان کا ہر ممکن تعاون کرتی ہے۔ ہندوستان میں کئی تنظیمیں اور ادارے ایسے ہیں جنہیں رضا اکیڈمی کا تعاون حاصل ہے۔

**اکابر ومشائخ کے نام سے کانفرنس کا انعقاد**

رضا اکیڈمی اب تک کئی کانفرنسیں اکابر ومشائخ کے نام سے منعقد کرا چکی ہے جن میں مفتی اعظم ہند کانفرنس اور جشن ولادت امام احمد رضا سرفہرست ہے۔ ان کے علاوہ چھوٹی بڑی کانفرنس کی فہرست بہت طویل ہے۔ جشن ولادت امام احمد رضا اور مفتی اعظم ہند کانفرنس کی تفصیل آپ رضویات کے ذیل میں پڑھ چکے ہیں۔

**ضرورت مندوں کی امداد**

غریب اور ضرورت مند مسلمانوں کی امداد رضا اکیڈمی برسوں سے کرتی چلی آ رہی ہے۔ ان غریبوں کو کسی بھی طرح کی امداد کی ضرورت ہو تو رضا اکیڈمی ان کا ہر ممکن تعاون کرنے کو تیار رہتی ہے۔ مقدمات کے تصفیے سے لے کر سماجی، معاشی اور مالی ضروریات تک رضا اکیڈمی بھرپور ساتھ دینے کی کوشش کرتی ہے اور صرف یہی نہیں ان کی تعلیمی اور طبی کفالت بھی حتی الامکان کرتی ہے۔ آفس میں آئے دن ایسے لوگ آتے رہتے ہیں چھان پھٹک کر کے اس سماجی ذمے داری سے عہدہ برآ ہونے کی امکان بھر سعی کی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اسے شماریات کے بندھن میں نہیں باندھا جا سکتا۔

**ممتاز علما کی ایوارڈ کے ذریعے عزت افزائی**

رضا اکیڈمی کی خدمات کا یہ رخ انتہائی تابناک ہے کہ اس نے ہندوستان کے ممتاز اہل قلم کو ان کی خدمات کی بنا پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں ایوارڈز اور توصیف ناموں سے نوازا اور انہیں خطیر رقم پیش کی۔ ایسے پروگراموں کا سلسلہ اس وقت شروع کیا گیا جب ہمارے یہاں ایسے پروگروموں کا تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا مگر الحاج محمد سعید نوری صاحب کا بیدار مغز ذہن ندرت خیالات کا سفر کرنے کا عادی ہے اس لیے ان کی فکر کی ریت سے وہ چشمہ ابل پڑتا ہے کہ لوگ واہ واہ کر اٹھتے ہیں۔ رضویات کے باب میں آپ پڑھ چکے

ہیں کہ ''جشن رضا'' کے موقع پر رضا اکیڈمی نے یہ مبارک سلسلہ شروع کیا تھا۔۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ان سالوں میں بالترتیب شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی ،رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری ،بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی ،مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت مفتی غلام محمد خاں ،فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی کو امام احمد رضا ایوارڈ مع توصیف نامہ اور پچیس ہزار روپے نقد پیش کیے۔حضرت بحرالعلوم صاحب قبلہ کے سوا باقی سب شخصیتیں اب ''علیہ الرحمہ'' ہو چکی ہیں ۔اللہ عزوجل حضرت بحرالعلوم صاحب کو صحت عافیت عطا فرمائے اوران کا سایہ ہم سب اہل سنت پر تادیر قائم رہے ۔رضا اکیڈمی رضویات کی خدمت کے عوض میں مولانا یٰسین اختر مصباحی صاحب کو بھی ایوارڈ،توصیف نامے اور اعزازی رقم پیش کر چکی ہے ۔الحاج محمد سعید نوری صاحب کے اس اقدام سے دوسرے ارباب قلم کو نہ صرف یہ کہ خراج تحسین پیش کیا گیا بلکہ ان کو آگے بڑھنے کی بھی تحریک ملی۔

# جشن شارح بخاری

### حضرت شارح بخاری کو البیلا اعزازیہ

رضا اکیڈمی ممبئی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اوران کے وابستگان کو جس طور پر اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کیا ہے یہ انہیں کا حصہ ہے۔چنانچہ جب عالم اسلام کے عظیم مفتی ،شارح بخاری ،نائب مفتی اعظم ہند،فقیہ اعظم ہند حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہاتھوں بخاری شریف کی اردو شرح نزہۃ القاری مکمل ہوگئی تو رضا اکیڈمی نے تکمیل شرح بخاری کی خوشی میں اور حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے عظیم الشان پیمانے پر عروس البلاد ممبئی میں جشن شارح بخاری منانے کا فیصلہ کر ڈالا۔رضا اکیڈمی کی مذہبی ودینی خدمات کے ایوان میں جشن شارح بخاری نہایت اہمیت کا حامل ہے۔رضا اکیڈمی کا یہ اتنا انفرادی اقدام تھا کہ جس نے بھی سنا محو حیرت ہوگیا۔سنیوں کی خوشی کے مارے باچھیں کھل گئیں۔ممبئی سے لے کر مبارکپور تک کارپردازان رضا اکیڈمی اور علمائے اشرفیہ اس جشن کی تیاریوں میں مگن تھے۔بوئے گل کی طرح یہ فرحت

افزا خبر پورے ملک کی فضاؤں میں تحلیل ہو چکی تھی اور اہلیانِ ممبئی اس جشن کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔

مولانا مبارک حسین مصباحی رقم طراز ہیں

''۳۱ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو نزہۃ القاری پایہ تکمیل تک پہونچی اور یہ مژدہ جانفزا خوشبوؤں کی طرح ملک بھر میں پھیل گیا۔ رضا اکیڈمی ممبئی جو ہمیشہ امام احمد رضا، شیدائیانِ رضا اور مشائخِ اہل سنت کی بارگاہوں میں عقیدتوں کا خراج پیش کرتی رہی ہے۔ جشن امام احمد رضا، امام احمد رضا ایوارڈ کی تقسیم اور عالمی سطح پر جشن صد سالہ حضور مفتی اعظم ہند بریلوی اس کی پاکیزہ روایات کی درخشاں یادگاریں ہیں۔ عروس البلاد ممبئی کے اس فعال ادارے نے تکمیل نزہۃ القاری کی خوشی میں عظیم الشان پیمانے پر ''جشن شارح بخاری'' کے انعقاد کا منصوبہ بنایا۔ اہل اشرفیہ سے تبادلہ خیالات کے بعد ۶ر نومبر ۱۹۹۹ء کی تاریخ طے پائی اور نوک قلم سے کھینچے ہوئے خاکوں میں رنگ بھرنے کے لیے پوری تندہی اور عزم و حوصلے کے ساتھ کام کا آغاز کر دیا''

(ماہنامہ اشرفیہ شارح بخاری نمبر مارچ، اپریل ۲۰۰۰ء صفحہ ر ۹)

**معارف شارح بخاری**

جشن شاری بخاری کے ساتھ ساتھ رضا اکیڈمی نے یہ بھی ایک اہم فیصلہ کیا کہ حضرت شارح بخاری کی حیات و خدمات کو عوام کے سامنے منظر عام پر لایا جائے۔ چنانچہ علمائے کرام کے مشورے سے معارف شارح بخاری کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا جو بارہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جس میں حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کے معاصرین، اصاغرین، تلامذہ، مریدین اور معتقدین کے تاثرات و مضامین شامل ہیں۔ اس میں حضرت مفتی صاحب موصوف کی دینی، علمی، فقہی اور تبلیغی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ مذہبی تاریخ میں شاید یہ پہلی بار ہوا کہ کسی مذہبی شخصیت کی حیات ہی میں اتنا ضخیم اور رحیم و شحیم خدمات و حالات کا مجموعہ منظر عام پر آیا ہو۔ اس رخ سے بھی دیکھیں تو رضا اکیڈمی نے اس جانب بھی اپنی انفرادیت کے نقوش چھوڑے ہیں۔ حضرت شارح بخاری کی حیات و خدمات پر یہ سب سے اولین اور معتمد اور مستند ماخذ ہے جسے حضرت مولانا محمد احمد مصباحی،

مولانا یٰسین اختر مصباحی، مولانا عبدالحق رضوی مصباحی اور مولانا مبارک حسین مصباحی نے مشترکہ طور پر مرتب فرمایا ہے۔ یہ تقریباً ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کا اجرا بھی جشن شارح بخاری کے موقع پر کیا گیا۔

## جشن کی تیاریاں

نزہۃ القاری کی تکمیل ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۹ء میں ہوئی یہ خوشخبری پورے ملک و بیرون ملک میں ہوا کے دوش پر پہونچ گئی۔ رضا اکیڈمی ممبئی جو اپنی سنہ ولادت سے ہی امام احمد رضا اور وابستگان رضا کو خراج تحسین پیش کرتی رہی ہے چنانچہ رضا اکیڈمی نے تکمیل نزہۃ القاری کی خوشی میں عروس البلاد ممبئی میں ایک عظیم الشان جشن شارح بخاری کے انعقاد کا فیصلہ کیا ارکان رضا اکیڈمی اور علمائے اشرفیہ کے تبادلہ خیال کے بعد جشن کے لیے ۶؍نومبر ۱۹۹۹ء کی تاریخ طے ہوگئی اور دونوں طرف جشن کی تیاریاں ہونے لگیں۔ اہلِ اشرفیہ اور کارکنانِ رضا اکیڈمی بڑی تندہی اور جان سوزی سے جشن کے خاکے میں رنگ آمیزی کر رہے تھے یہاں تک کہ جشن کی متعینہ تاریخیں قریب آگئیں۔ ادھر اشرفیہ میں معارف شارح بخاری میں تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی لیکن ہزار کوششوں کے باوجود کام سمٹ نہیں پا رہا تھا جس کی وجہ سے دونوں اداروں کے باہمی ارتباط سے جشن کی تاریخیں آگے بڑھا کر ۳۰؍جنوری ۲۰۰۰ء کر دیں گئیں۔

## جشن کا پہلا اجلاس

جشن کی مقررہ تاریخ قریب آگئی اور علمائے اشرفیہ، ملک کے ممتاز علمائے دین اور اصحاب علم و دانش ممبئی پہونچ گئے۔ ۲۹؍جنوری ۲۰۰۰ء بعد نماز عشا حج ہاؤس کے وسیع ہال میں جشن شارح بخاری کا پہلا اجلاس ہوا جس کی صدارت امین ملت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی مدیر اعلیٰ ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور نے انجام دیے۔ جشن کے اس پہلے اجلاس میں ملک کے چوٹی کے علما، خطبا، شعرا اور دانشوران موجود تھے۔ خطبائے کرام نے اپنے پر مغز خطابات سے سامعین کو خوب خوب محفوظ

کیا۔اس جشن میں ممبئی اور بیرون ممبئی کے ہزاروں لوگ موجود تھے۔اسی جشن میں ”معارف شارح بخاری“ کا اجرا عمل میں آیا۔

### جشن کا دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مستان تالاب ناگپاڑ ممبئی میں ہوا۔اس اجلاس کی صدارت بھی حضور سید امین ملت صاحب قبلہ نے فرمائی جب کہ نظامت کی ذمے داری حضرت مولانا منصور علی خاں جنرل سکریٹری سنی جمعیۃ العلماء وخطیب وامام سنی بڑی مسجد مدن پورہ ممبئی نے نبھائی۔اس اجلاس میں رات کے قریب چار بجے وہ ساعت کتنی سعادت منداور بابرکت تھی جب حضرت شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ الرضوان کو چاندی سے تولا گیا۔ پورا میدان سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔اہل شوق کا یہ عالم تھا کہ درختوں پر، دیوروں پر ،چھتوں پر چڑھ کر یہ نظارہ دیکھنے کے لیے بیتاب تھے۔اسٹیج ملک وملت کے چوٹی کے علما سے جگمگا رہا تھا اسٹیج پر ایک بڑا سا ترازو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

### شارح بخاری کو چاندی سے تولنے کا نورانی منظر

دوسرے اجلاس کا یہ منظر بڑا فرحت بخش، کیف آگیں اور بڑا نورانی تھا جب ترازو کے ایک پلے میں حضرت شارح بخاری تشریف فرما ہوئے اور دوسرے پلے میں ان کے وزن کے برابر چاندی رکھی گئی۔تقریباً ۶۴ رکلو چاندی حضرت شارح بخاری کے وزن میں آئی پورا میدان نعرہ تکبیر ونعرہ رسالت سے گونج رہا تھا خوشی کے مارے لوگوں کے چہرے گلاب کی طرح کھلے ہوئے تھے۔حضرت شارح بخاری جب ترازو سے نیچے تشریف لائے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور اہل اسٹیج کی آنکھوں میں بھی خوشی کے آنسو تیر رہے تھے۔ترازو سے اترنے کے بعد حضرت مائیک پر تشریف لائے اور ہم وزن چاندی کے ایک حصے کو اپنے مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کو عنایت فرمائے اور ایک حصہ مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کے لیے رضا اکیڈمی ممبئی کو عنایت فرمایا۔

### جشن میں شریک ہونے والے علما

اس جشن میں مقامی وبیرونی مشائخ ،علمائے کرام ،دانشوران ،اہل

شعر وادب، اور ائمہ مساجد نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی جن میں چند کے اسما یہاں تحریر کیے جاتے ہیں۔

امین ملت حضرت سید محمد امین میاں برکاتی مارہرہ شریف، سید ملت حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی، اشرف ملت حضرت سید اشرف میاں قادری برکاتی مارہرہ شریف، عزیز ملت حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب قبلہ، مفتی اشفاق احمد نعیمی، مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا یٰسین اختر مصباحی، مولانا عبدالمبین نعمانی، مفتی نظام الدین صاحب، مولانا نفیس احمد مصباحی، مولانا مسعود احمد برکاتی، مولانا اختر کمال مصباحی، مولانا بدر عالم مصباحی، مولانا رضوان احمد شریفی، مفتی حبیب اللہ گونڈوی، مولانا عبدالحق مصباحی، مولانا زاہد علی سلامی، مولانا نسیم احمد مصباحی، حسان الہند بیکل اتساہی، مفتی مجیب اشرف رضوی، ڈاکٹر فضل الرحمان شرر مصباحی، ڈاکٹر شکیل احمد مصباحی، مولانا عبیداللہ خاں اعظمی، مولانا منصور علی خاں، مولانا مقصود علی خاں، مولانا خلیق احمد مصباحی، مولانا رجب علی، مولانا عبدالقادر علوی، مولانا نسیم بستوی، مولانا غلام محی الدین، مولانا عبدالمصطفیٰ ردولوی، مولانا حمیدالحق برکاتی، مفتی ایاز احمد مصباحی، مولانا رحمت اللہ صدیقی، مولانا رفیق مرادآبادی، مولانا یوسف نوری، مولانا انوارالحق وارثی، مولانا جنید مصباحی، مولانا شریف مرادآبادی، مولانا امجد علی مرادآبادی، محبوب ملت گونڈوی، مولانا حفیظ اللہ گونڈوی، قاری تبسم عزیزی، جناب دلکش رانچوی وغیرہ۔

جشن شارح بخاری کا اجلاس تو ختم ہوگیا لیکن اس کے دھنک رنگ عرصے تک حاضرین وموجودین کے ذہنوں میں بکھرے رہیں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جشن کا آنکھوں دیکھا حال بھی تحریر کردیا جائے جسے ایک شاہد مولانا رحمت اللہ صدیقی ایڈیٹر پیغام رضا ممبئی نے قلم بند کیا ہے تاکہ ہمارے قارئین بھی اس سے محظوظ ہوسکیں۔

## جشن شارح بخاری کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا رحمت اللہ صدیقی مدیر پیغام رضا ممبئی نے اس جشن کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیا جو ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور کے شارح بخاری نمبر (شمارہ مارچ، اپریل ۲۰۰۰ء) میں

شائع ہوا۔ ذیل میں یہ مضمون بعض غیر ضروری چیزوں کے حذف کے ساتھ قارئین کی ضیافت کے لیے حاضر ہے۔

''......جشن شارح بخاری منانے کا پروگرام ۱۹۹۹ء ہی میں بنایا گیا تھا نہ جانے کن وجوہات کے تحت تاریخ کو آگے بڑھانا پڑا۔ غالبًا عالیجناب الحاج سعید نوری صاحب نے سوچا ہوگا کہ ساری دنیا بیسویں صدی کے جشن کی تیاریوں میں مصروف ہے لیکن اہل سنت و جماعت میں نئے سال کے استقبال اور نئی صدی کی آمد پر جشن منانے کی روایت نہیں رہی ہے۔ اس لیے بیسویں صدی کی آمد پر جماعتی طور پر ایک ایسے جشن کا اہتمام کیا جائے جو ہر اعتبار سے تاریخ میں محفوظ کرلیا جائے تا کہ ایک زمانے تک دنیا اسے یاد کرتی رہے اور اس کے ذریعے عالمی برادری کو سوچنے اور سنجیدگی سے غور وفکر کی دعوت بھی دی جا سکے۔

دنیا کی دوسری قوموں نے بھی نئی صدی کا جشن منایا۔ بمبئی کا بیشتر علاقہ روشنی میں ڈوبا ہوا تھا کہیں ناچ گانے ہو رہے تھے، کہیں شراب کی بوتلیں توڑی جا رہی تھیں، کہیں جام پہ جام چل رہے تھے، کہیں موسیقی کی دھن پر لوگ رقص وسرود میں مصروف تھے، منکرات وفواحش کا کھلے عام ارتکاب ہو رہا تھا۔ ساری رات لوگ گناہوں میں ڈوبے رہے انسانیت سسکتی رہی آدمیت ندامت کے آنسو بہاتی رہی لیکن رضا اکیڈمی کے اراکین و منتظمین نے جو نئی صدی کے استقبال کا طریقہ اپنایا اس سے اسلام کی اعلیٰ قدروں کی پاسداری ہوتی ہے۔

شخصیت نوازی کا ایسا پاکیزہ منظر آج تک میری نگاہوں نے نہیں دیکھا تھا سارا ماحول عشق وعرفان کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا ہر سمت رحمت ونور کی بارشیں ہو رہی تھیں۔ جشن شارح بخاری۔ وطن عزیز کی آزادی کے بعد اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا بلکہ آزادی سے قبل بھی کسی عالم دین کو اس کی مذہبی خدمات کے صلے میں چاندی سے تولے جانے کی روایت نہیں ملتی۔ ایوارڈ دیے گئے ہیں، انعامات سے نوازا گیا ہے حوصلہ افزائی کے طور پر اور بھی دوسری کوششیں کی گئی ہیں ہاں کسی دانشور یا اہل فن کے پاروں کی افادیت کے پیش نظر صاحبانِ ہنر کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ آپ کی تحقیق اس لائق ہے کہ چاندی سے تولی جائے، ہیرے جواہرات سے وزن کی جائے۔ رضا اکیڈمی کے اس جرأت مندانہ اقدام کی

جتنی ستائش کی جائے کم ہے اس جہاں اہل فن کے حوصلوں کو توانائی ملے گی وہیں نئی نسل کے ذہن وفکر میں تبدیلی کے امکانات بھی نمایاں ہوں گے۔

جشن شارح بخاری کی پہلی تقریب ۲۹؍جنوری ۲۰۰۰ء کی شب میں حج ہاؤس میں رکھی گئی تھی۔ صدارت امین ملت حضور سید شاہ ڈاکٹر امین میاں صاحب کی تھی اور نظامت کے فرائض حضرت مولانا مبارک حسین صاحب مصباحی مدیر ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور انجام دے رہے تھے۔ موصوف اکابر شخصیتوں کی شان میں اتنے نپے تلے اور خوبصورت جملے استعمال فرما رہے تھے کہ سامعین کی روح جھوم اٹھتی تھی۔ راقم الحروف کا خیال تھا کہ دو چار سو افراد کی مشکل سے شرکت ہوگی اس لیے کہ پروگرام کی تشہیر بھی اس اندازے سے نہیں کی گئی تھی جس اندازے سے ہونا چاہیے تھی۔ میڈیا کا بھی خاطر خواہ سہارا نہیں لیا گیا تھا اس کے باوجود صرف علمائے کرام اور ائمہ مساجد اتنی تعداد میں شریک ہوئے کہ حج ہاؤس ناکافی ثابت ہوا۔ میں کئی سال سے ممبئی کی سرزمین پر رہتا ہوں اس آٹھ سالہ تاریخ میں بہت ساری مذہبی تقریبات میں شرکت کی سعادت ملی ہے لیکن اتنی پاکیزہ محفل اور علما ومشائخ اور دانشوروں کی اتنی بڑی تعداد اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ اس سے جہاں شارح بخاری کی عظمتوں کا احساس ہوا وہیں عالی جناب الحاج سعید نوری صاحب کی عوام وخواص میں مقبولیت کا پہلو بھی نمایاں طور پر سامنے آیا۔ یہ بات حقیقت ہے کہ خلوص کے ساتھ جو لوگ دینی قدروں کی اشاعت کو اپنی حیات کا ٹریڈ مارک بنا لیتے ہیں۔ رب کائنات کی خصوصی رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر میں الحاج سعید نوری صاحب کا نام بڑے ادب واحترام کے ساتھ لیا جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ لیا جاتا رہے گا۔

۲۹؍جنوری کے پروگرام کی سب سے اہم خصوصیت ''معارف شارح بخاری'' کا اجرا تھا جو گیارہ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ میرے خیال میں کسی مذہبی شخصیت کی حیات وخدمات پر اس کی زندگی میں اتنی ضخیم کتاب ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار منظر عام پر آئی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کوئی بھی اہم شخصیت جب تک باحیات ہوتی ہے اس پر بہت کم لکھا اور بولا جاتا ہے لیکن جب وہی شخصیت نگاہوں سے پوشیدہ ہو جاتی ہے تو اس کو

خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں، کانفرنسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے نمبرات نکالے جاتے ہیں اور اسے اس طرح بڑھا چڑھا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جیسے وہ زمینی مخلوق نہ ہو۔ اگر شخصیت موجود ہوتو سوال و جواب کی گنجائش باقی رہتی ہے لیکن یہاں ایسی کوئی راہ نہیں جو کچھ ہے اسے تسلیم کیجیے یا سرے سے رد کر دیجیے۔

معارف شارح بخاری کے مرتبین، قلمی معاونین بفضلہٖ تعالیٰ سب کے سب باحیات ہیں اور خود شارح بخاری کی ذات موجود ہے۔ معارف شارح بخاری میں کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی ہے جس کا حقیقت وواقعیت سے رشتہ نہ ہو۔ اگر کسی کو کسی بات سے اختلاف ہوتو وہ براہ راست شارح بخاری سے دریافت کرسکتا ہے یا جن شخصیات کی قلمی نگارشات شامل اشاعت ہیں ان سے بھی رابطہ استوار کیا جاسکتا ہے۔ معارف شارح بخاری میں جو کچھ کہا گیا ہے صاحب نزھۃ القاری کی ذات اس سے ارفع واعلیٰ ہے۔

رضا اکیڈمی نے شارح بخاری کو چاندی سے وزن کر کے آپ کی عظمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے اس لیے کہ حدیث پاک ہے کہ علما کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی، چاندی اور شہیدوں کی خون کی عظمت میں آسمان وزمین کا فرق ہے بلکہ شارح بخاری کو چاندی سے وزن کر کے ارکان رضا اکیڈمی نے دنیا کے گنے چنے سعادت مندوں میں اپنا نام درج کرالیا ہے۔ اب جہاں جہاں علما ومشائخ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے والوں کا ذکر ہوگا رضا اکیڈمی کا نام اس میں نمایاں ہوگا۔

معارف شارح بخاری کی جامعیت پر کسی بھی زمانے میں شک کا اظہار حقائق کے چہرے پر دھول جھونکنے کے مترادف ہوگا اس لیے کہ اس کے مرتبین میں کچھ ایسی شخصیات شامل ہیں جن کی عبقریت ہمہ گیریت اور حقیقت پسندی کا ایک زمانہ معترف ہے۔

رضا اکیڈمی اہل سنت کا ایک متحرک اور فعال ادارہ ہے جشن شارح بخاری منا کر اس نے اپنی اخلاقی ذمہ داری پوری کی ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر اہل سنت کے ہزاروں ادارے چل رہے ہیں نزھۃ القاری اور معارف شارح بخاری کی اشاعت پر ہر ادارے کو انفرادی طور پر جشن شارح بخاری منانے کی ضرورت ہے۔ اگر اس طرح کے جذبات ابھرتے ہیں اور انہیں عملی شکل

دی جاتی ہے تو یہ مذہب و مسلک کے حق میں انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔

حضرت مولانا مفتی ایاز احمد مصباحی اور حضرت مولانا قمر الزماں مصباحی جامعہ قادریہ پونہ رضا اکیڈمی کے بعد پونہ کی سنگلاخ سرزمین پر جشن شارح بخاری کا اہتمام کر کے دوسرے مذہبی اداروں کو غور وفکر کی دعوت دیدی ہے۔

۲۹/جنوری کا پروگرام عوامی نہیں تھا پھر بھی عوام کی بڑی تعداد شریک ہوئی تھی۔ علما اور دانشوروں کے بیانات جو خالص شارح بخاری کے حوالے سے تھے اس کے باوجود عوام وخواص ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ حضور سید شاہ آل رسول حسنین میاں صاحب نظمی کے نعتیہ کلام اور مختصر بیان سے لوگ کچھ زیادہ ہی متاثر ہوئے پورے کا پورا ماحول رحمت ونور میں ڈوبا ہوا تھا ایسی پاکیزہ اور بابرکت محفل نہ جانے پھر کب نصیب ہوتی ہے۔

۳۰/جنوری بروز اتوار عوامی جذبات وخواہشات کو دیکھتے ہوئے مستان تالاب میں جشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ وہیں شارح بخاری کو چاندی سے تولنے کا عمل بھی انجام دیا تھا۔ عوام وخواص دونوں کے لیے یہ چیز نئی تھی اس لیے جن لوگوں تک یہ خبر پہنچی سب اس منظر کو اپنی نگاہوں سے دیکھنا چاہتے تھے۔ مستان تالاب کی سجاوٹ اس انداز سے کی گئی تھی کہ جو دیکھتا تھا دیکھتا ہی رہ جاتا تھا۔ علما ومفکرین کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی۔ عوام سے گراؤنڈ کا کوئی حصہ خالی نہیں تھا جن لوگوں کو جگہ نہ مل سکی تھی وہ دیواروں اور درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صدارت حضور امین ملت فرما رہے تھے اور نظامت کی ذمہ داری حضرت مولانا منصور علی خان صاحب انجام دے رہے تھے یوں اسٹیج پر خطبا وواعظین کی کمی نہیں تھی ہر شخص موقع کا تمنائی تھا۔ آخری تقریر خطیب الہند حضرت مولانا عبید اللہ خاں اعظمی صاحب کی ہوئی موصوف نے اسلام کی آفاقیت، جشن کی غرض وغایت اور شارح بخاری کی عبقریت پر اچھی گفتگو کی۔ حسان الہند حضرت بیکل صاحب عزیزی ایک لمبے عرصے کے بعد ممبئی کے مذہبی اسٹیج پر نظر آئے تھے اس لیے ہر شخص ان کو سننے کا شوق دل میں لیے بیٹھا تھا۔ انہوں نے اچھے کلام پیش کیے لوگ خوب محظوظ ہوئے۔ ممبئی کی سرزمین پر اس نوعیت کا جشن اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ رضا اکیڈمی کے اراکین اور خاص کر الحاج سعید نوری صاحب پوری دنیائے سنیت کی طرف سے

بے پناہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ رب کائنات اہل سنت کو حوصلہ عطا فرمائے کہ وہ اس طرح کا جشن بار بار منائیں اور عالی جناب الحاج سعید نوری صاحب کو دارین میں امن و عافیت کے ساتھ رکھے۔ آمین

نزہۃ القاری شرح بخاری اہل سنت و جماعت کی پیشانی پر طغرائے افتخار کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضور شارح بخاری نے بخاری شریف کی شرح لکھ کر پورے عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے ان کے اس احسان عظیم کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

علمائے مبارک پور سے دین روشن ہے، دین کا وقار قائم ہے، مسلک اعلیٰ حضرت کی صبح روشن ہے، مسلک اعلیٰ حضرت کی شام روشن ہے۔ امام احمد رضا کی عظمت کے اظہار و اعلان میں انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق ہے۔ میں جامعہ اشرفیہ کے اراکین اور خاص کر حضور سربراہ اعلیٰ صاحب سے انتہائی ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں کہ آپ شارح بخاری کے فتاویٰ کی ترتیب وتہذیب کے لیے ماہرین علم وفن کا ایک بورڈ قائم کردیں تاکہ شارح بخاری کا فقہی شاہکار جلد سے جلد کتابی شکل میں منظر عام پر آجائے۔“

## ۷۸۶ ویں عرس غریب نواز پر
## رضا اکیڈمی کی بے مثال کارکردگی و منصوبے

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ کے ۷۸۶ ویں عرس مقدس پر رضا اکیڈمی نے اپنی بے مثال کارکردگی پیش کی اور حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شایان شان عرس منانے اوران کی تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی حتیٰ المقدور کوشش کی۔ رضا اکیڈمی کا یہ اقدام بھی بالکل منفرد اور بے مثال تھا آگے کی سطور میں آپ پڑھیں گے کہ رضا اکیڈمی نے اس موقع پر کیا کیا عمدہ کرکردگی پیش کی اور کیا کیا منصوبے بنائے ان میں کچھ منصوبے تو بحسن وخوبی پایہ تکمیل تک پہونچے اور کچھ مادی وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے علمی جامہ نہ پہن سکے۔

### غریب نواز آرگنائزیشن کی تشکیل

رضا اکیڈمی نے ۷۸۶ویں عرس مقدس کو زور وشور کے ساتھ منانے کے لیے غریب نواز آرگنائزیشن کی تشکیل کی جس کے تحت عرس خواجہ کو بڑے پرتپاک انداز میں منانے کی تیاریاں بڑے زور شور سے جاری رہیں۔ اس سلسلے میں رضا اکیڈمی نے مختلف پروگرام بنائے جو حسب ذیل ہیں۔

### حضرت خواجہ غریب نواز کی مختصر سوانح حیات

| | |
|---|---|
| عربی | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| اردو | مولانا یٰسین اختر مصباحی |
| ہندی | محمد شمیم انجم |
| انگریزی | سید عبدالحمید چشتی اجمیر شریف |
| گجراتی | الحاج عبدالغفار رضوی عرف بابو بھائی |

### نعتیہ مشاعرہ

ممبئی شہر میں اس موقع پر ایک شاندار نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا جائے گا جس میں ہندوپاک اور نیپال وبنگلہ دیش کے مشہور ومعروف شعرا و نعت خواں حضرات شرکت فرمائیں گے۔

### حکومت ہند سے مطالبات

اس موقع پر رضا اکیڈمی نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ مرکزی حکومت شہر اجمیر کا نام تبدیل کر کے اجمیر شریف کرے۔

۱۹۹۹ء کو خواجہ غریب نواز سال قرار دیا جائے اس سلسلے میں رضا اکیڈمی نے وزیر سیاحت کو فیکس کر کے حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ حضور غریب نواز کے ۷۸۶/ ویں عرس کے موقع پر ڈاک ٹکٹ جاری کیا جائے۔

راجستھان کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ بھیروسنگھ شیخاوت سے مطالبہ کیا گیا کہ

اجمیر شریف ریلوے اسٹیشن اور بس ڈپو پر ۷۸۶/ویں عرس کا مونو گرام لگایا جائے۔

## پوری دنیا کی اہم شخصیات سے تاثرات طلب کیے گئے

رضا اکیڈمی اور غریب نواز عرس آرگنائزیشن نے دنیا بھر کی اہم شخصیات، بادشاہوں، صدور، وزرا، سفرا، تجارت پیشہ، ایکسپورٹ مین، سائنس داں، صحافی وغیرہم کو غریب نواز کی مختصر سوانح روانہ کی گئی ہے جواب کے لیے رضا اکیڈمی کا ای میل اور ٹیلفون نمبر بھی دیا گیا ہے جس پر وہ تاثرات روانہ کرسکیں۔ ان تاثرات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

## ہیلی کاپٹر سے گل پوشی

رضا اکیڈمی نے اس عرس کے موقع پر ۶/رجب المرجب ۱۴۱۹ھ کو حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک منفرد طریقہ نکالا۔ حضرت خواجہ غریب نواز کی مزار اقدس پر ہیلی کاپٹر سے گلاب کا پانی اور گلاب کے پھول نچھاور کیے گئے۔

## ہوائی جہاز اور اسپیشل ٹرین

حضور خواجہ غریب نواز کے عرس میں ہر سال لاکھوں لوگ ملک اور بیرون ملک سے آکر حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں لیکن ۷۸۶/ویں عرس مقدس کی بات ہی کچھ اور تھی ان کا ہر عقیدت منداجمیر شریف جانے کے لیے بیتاب تھا چنانچہ زائرین اور عقیدت مندوں کی اسی بے تابی اور عقیدت مندی کو مدنظر رکھتے ہوئے رضا اکیڈمی نے ایک ہوائی جہاز کمپنی سے رابطہ قائم کیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ کم سے کم ۲/ہوائی جہاز ممبئی سے جے پور کے لیے روانہ کرے اور ریلوے سے بھی مطالبہ کیا کہ ایک ۱۵/ ڈبے والی ٹرین ممبئی سے اجمیر شریف تک چلائی جائے۔ اس کی کوششیں بارآور ہوئیں اور ایک ٹرین ممبئی سینٹرل سے اجمیر شریف کے لیے روانہ ہوئی جس کے لیے پیشگی رقم بھی مبلغ ۷۵/ہزار روپے کی جمع کرادی گئی۔

### اخبارات اور انٹرنیٹ

حضرت خواجہ غریب نواز کے اس عرس مبارک پر تمام اخبارات سے اپیل کی گئی کہ حضرت خواجہ پر خاص نمبر یا کم از کم خصوصی شمارہ ضرور نکالیں۔ اسی طرح یہ پروگرام بھی بنایا گیا کہ عرس کی تمام تقریبات انٹرنیٹ سے نشر ہوں تا کہ دنیا بھر کے لوگ اس کا نظارہ کرسکیں۔

### مدارس و اسکولی طلبہ کا مقابلہ

حضور خواجہ غریب نواز کی خدمات حیات پر مدارس اور اسکولوں کے طلبہ کے درمیان تحریری و تقریری مقابلہ بھی کرانے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جو طالب علم اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرے ان طالب علموں کو انعام دیا جائے یا پھر سال بھر تک ان بچوں کی کفالت کی جائے۔

### کاروان غریب نواز

رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ۷۸۶ رویں عرس مبارک سے پہلے ممبئی سے اجمیر شریف کیلئے ایک قافلہ بنام ''کاروان غریب نواز'' روانہ ہوا۔ یہ کارواں ممبئی سے مختلف مقامات بوریولی، دہیسر، میرا روڈ، دھانوں، سورت، احمد آباد وغیرہ ہوتے ہوئے اجمیر شریف پہنچا۔ یہ کارواں جگہ جگہ حضرت خواجہ غریب نواز کی حیات و خدمات کو بیان کرتے ہوئے اجمیر شریف پہنچا۔ اس کاروان غریب نواز کے ساتھ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی چادر شریف بھی تھی جس کی راستے بھر لوگ زیارت کرتے رہے یہ چادر مزار خواجہ غریب نواز پر چڑھائی گئی۔ اس کارواں کا آنکھوں دیکھا حال اگلی سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

### اجمیر شریف میں غریب نواز کنونشن

عرس مبارک کے موقع پر اجمیر شریف میں رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک شاندار غریب نواز کنونشن منعقد کیا گیا جس میں ملک بھر کے مشاہر علمائے کرام و

صوفیائے عظام نیز سجادگان نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی اور ملک کے گوشے گوشے سے مندوبین نے شرکت کی۔

### حضور غریب نواز پر سمینار

اس موقع پر رضا اکیڈمی نے ہندو پاک مشہور و معروف قلم کاروں سے حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات و خدمات پر مقالے لکھوانے کا منصوبہ بنایا اور اس سلسلے میں ایک سمینار بھی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا کہ جہاں یہ تمام قلم کار حضرات مقالہ پڑھ کر سنائیں اس میں یہ پروگرام بھی شامل تھا کہ اگر وقت سے پہلے تمام مقالے وقت سے موصول ہوگئے تو ان کو ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی ریڈر طیبہ کالج دہلی اور ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی ہمدرد یونیورسٹی کی نگرانی میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

### غریب نواز انٹرنیشنل کانفرنس

حضرت خواجہ غریب نواز کے ۷۸۶/ویں عرس مبارک کے موقع پر ایک شاندار غریب نواز انٹرنیشنل کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا جس میں ہند و پاک، نیپال، بنگلہ دیش کے علاوہ دیگر ممالک کے علمائے اہل سنت کی بھی شرکت متوقع تھی۔

### غریب نواز کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے رضا اکیڈمی کی اپیل

حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے رضا اکیڈمی نے مسلمانان اہل سنت سے اپیل کی کہ ۷۸۶/ویں عرس کا سب سے عظیم خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ان کے نام پر مساجد، مدارس، اسکولوں، شاہراہوں، محلوں اور اسپتالوں وغیرہ کے نام رکھے جائیں۔ کسی بھی اسکول یا مدرسے میں ان کے اسم گرامی سے کوئی ہال تعمیر کرا دیا جائے۔ کسی بھی طالب علم کو ان کے مبارک نام پر اسکالرشپ دی جائے۔ آپ کے ایصال ثواب کے لیے یتیموں، بیواؤں کی امداد کی جائے، بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے اور پیاسوں کو پانی پلایا جائے۔ قرآن شریف، پنج سورہ اور دینی و مذہبی کتابیں شائع کی جائیں۔ آپ کی یاد میں سبیل بنوائی

کنوئیں اور ہینڈ پمپ کا انتظام کیا جائے۔ غریب اور یتیم بچوں کی شادیاں کر دی جائے، کاروبار کے لیے مسلمانوں کو رقم دی جائیں اور اس کے علاوہ جس طرح بھی ہو سکے زیادہ سے زیادہ رفاہی وفلاحی کام کر کے حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کریں۔

## ۸۶ ۷/ویں عرس کی تشہیر کے لیے رضا اکیڈمی کی ذہن سازی

حضرت خواجہ غریب نواز کے ۷۸۶/ویں عرس کی تشہیر کے لیے تمام جائز طریقے اختیار کے جائیں جس سے عرس مبارک کی تشہیر زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ رضا اکیڈمی نے اس سلسلے میں بہت اعلیٰ پیمانے پر پین، کیچن اور غباروں وغیرہ کے ذریعہ عرس کی تشہیر کی۔ رضا اکیڈمی کا یہ بھی ارادہ تھا کہ عرس مبارک کا جو مونو گرام ہے اسی کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے اس کی تشہیر کی جائے اور ہر شخص اس مونو گرام کو اپنے گھر چسپاں کرے اور پیپر ویٹ بنائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

اس عرس پاک کے سلسلے میں رضا اکیڈمی نے ایک شاندار کاروان غریب نواز نکالا جس کی اجمالی رپورٹ آپ پڑھ چکے ہیں اب ذیل میں اسی کارواں کا آنکھوں دیکھا حال ملاحظہ فرمایئے جسے سید ارشاد الحسن صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

## کاروانِ غریب نواز کا آنکھوں دیکھا حال

### کب کہا اور کیسے اجمیر شریف پہونچا

''حضرت خواجہ معین الدین چشتی (غریب نواز، اجمیر شریف) کے ۷۸۶/ویں عرس میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دعوت دینے اور ان کی ہدایات وتعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے اور ان کے عرس میں شرکت کیلئے عوام کو دعوت دینے کی غرض سے ''کاروان غریب نواز''، ممبئی سے ۷/ستمبر ۱۹۹۸ء بروز پیر کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے درگاہ عبد الرحمٰن شاہ رحمتہ اللہ علیہ ڈونگری سے روانہ ہو کر کامبیکر اسٹریٹ، محمد علی روڈ، مینارہ مسجد اور کرافورڈ مارکیٹ سے ہوتا ہوا بابا بہاؤ الدین شاہ (دھوبی تالاب) پر فاتحہ خوانی

کے بعد روانہ ہوا۔ ساتھ ہی غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مزار کی چادر کی زیارت کروائی گئی۔ اس کے بعد میٹرو' عبد الرحمٰن اسٹریٹ ،پائیدھونی ، بھنڈی بازار، ناگپاڑہ، مدنپورہ، سات راستہ، ورلی ہوتا ہوا ماہم درگاہ پہنچا وہاں پر چادر کی زیارت کرائی گئی اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد پھر اپنی منزل کے لیے چل پڑا۔ اس کے بعد اندھیری مہا کالی میں انڈین یوتھ آرگنائزیشن کی جانب سے استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد اگھاڑی نگر اور صابری مسجد جوگیشوری میں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد بھیونڈی کے لیے روانہ ہوا۔ بوریورلی، دہیسر، گھوڑ بندر روڈ سے ہوتا ہوا بھیونڈی تقریباً رات کو گیارہ بجے پہنچا جہاں پر انتظار کررہے ہزاروں خواجہ کے دیوانوں نے پر جوش استقبال کیا۔ ہائی وے کوٹر گیٹ مسجد تک جلوس کی شکل میں کارواں کو لے جایا گیا۔ اس کے بعد جلوس جلسے میں تبدیل ہوگیا جہاں دو بجے تک یہ جلسہ چلتا رہا اور وہیں پر کارواں نے قیام کیا۔ صبح نمازِ فجر کی ادائیگی کے فوراً بعد لوگ صبح دس بجے ہی سے انتظار میں تھے وہاں تقریباً دو بجے پہونچا نماز دھانوں میں ادا کی گئی۔ اس کے جامع مسجد دھانوں میں ایک جلسہ منعقد ہوا اور کاروانِ غریب نواز دھانوں کی مشہور درگاہ میں حاضری کے بعد تلساری اور واپی ہوتا ہوا نوساری پہونچا۔ عشا کی نماز نوساری میں ادا کی گئی اور وہاں سے سورت کیلئے روانہ ہوا۔ راستے میں بارش زیادہ ہونے کے سبب کارواں کافی لیٹ ہوگیا جس کی وجہ سے سورت میں تقریباً ڈیڑھ بجے پہنچا۔ وہاں پر موسم کی خرابی اور کارواں کے لیٹ ہوجانے سے جلسہ منعقد نہیں ہوسکا۔ دوسری رات سورت میں ہی رہا۔ صبح سے فجر کی نماز کے بعد کارواں شہر کے مسلم علاقوں سے گشت کرتا ہوا خواجہ کمال الدین کی درگاہ پر حاضری اور فاتحہ خوانی کے بعد اپنی منزل کی جانب بڑھا۔ سورت میں پولیس، کی جانب سے کاروانِ غریب نواز کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی۔ سورت سے یہ کارواں احمد آباد کی طرف چل پڑا۔

کارواں نرمدا نگر، ہمت نگر، کٹھالی، کنجان، ینی پور، کرجان، بھڑوچ، بڑودہ، نڈیاڈ ہوتا ہوا احمد آباد میں دیر رات پہنچا۔ کارواں کا جامع مسجد احمد آباد ( جس کو بانیِ احمد

آباد سلطان شاہ احمد نے بنوایا ہے ) میں ایک استقبالیہ پروگرام منعقد ہوا جہاں پر امام جامع مسجد کی قیادت میں ایک عظیم الشان استقبالیہ دیا گیا۔ رات کافی ہو چکی تھی جس کی وجہ سے جلسہ منعقد نہیں ہو سکا اور تیسرا قیام احمد آباد میں رہا۔ اس کے بعد ۱۰ ر ستمبر جمعہ صبح نماز فجر کے بعد احمد آباد سے راجستھان کے لیے روانہ ہوا۔ راستے میں گاؤں والوں نے استقبالیہ گیٹ بنا رکھے تھے۔ استقبالیہ پروگرام بھی برابر ہوتے رہے جس کی وجہ سے یہ کارواں اپنے شیڈول کے مطابق چل رہا تھا اور راستے بھر غوث پاک کی چادر کی زیارت ہوتی رہی۔ ہائی وے روڈ پر ٹرک ڈرائیورس یونین، رکشہ ڈرائیورس یونین وغیرہ نے بھی استبقالیہ گیٹ بنا رکھے تھے اور پھولوں اور ہار سے استقبال کیا۔

جیسے ہی یہ کارواں گجرات کے سرحدی شہر امباجی سے ماؤنٹ آبو کی پہاڑیوں سے گذرتا ہوا آبو در روڈ کے قریب پہنچا وہاں پر گھنٹوں سے انتظار میں کھڑے ہزاروں افراد نے کارواں کا استقبال کیا اور نعرے بلند کیے۔ راجستھان سرحد پر ہی راجستھان پولیس کا اڑن دستہ اور بھاری تعداد میں پولیس عوام کو کنٹرول کرنے کے لیے موجود تھی۔ تقریباً پچاس ساٹھ گاڑیوں کا ایک قافلہ کارواں میں آملا اور ایک جلوس کی شکل میں آبود روڈ پہنچا۔ وہاں پر مسلم یوتھ کارنر صدر عبد المطلب و دارالعلوم اسحاقیہ کے مولانا اکبر صاحب نے جلوس کا شاندار استقبال کر کے اس کی باگ ڈور سنبھالی۔ یہاں جلسہ منعقد ہوا اور نماز ظہر و طعام وغیرہ کے بعد سروہی کے لیے روانہ ہوا۔ جیسے ہی کارواں سروہی شہر میں داخل ہوا پورا شہر پھولوں اور استقبالیہ گیٹوں سجا تھا۔ پورے شہر میں عید کے جیسا سماں تھا جیسے ممبئی عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا منظر ہوتا ہے وہی یہاں پر دیکھنے کو مل رہا تھا۔ سڑکوں کے دونوں طرف عوام تھے جس میں عورتیں، بچے اور غیر مسلم بھی شامل تھے جو ہاتھ جوڑ کر کاروانِ غریب نواز کا استقبال کر رہے تھے۔ واضح رہے کہ یہاں ہندو عوام بھی خواجہ غریب نواز کو بہت عقیدت سے مانتے ہیں اور اکثر دوکانوں میں ان کی درگاہ کی تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں۔

کارواں میں مدینہ ایکسپریس، اجمیر سپر فاسٹ، بریلی سپر فاسٹ، بغداد ایکسپریس اور مارہرہ ایکسپریس نامی گاڑیاں چل رہی تھیں۔اس کے علاوہ دوسری گاڑیاں بھی تھیں خاص طور پر آبودرروڈ سے ایک ایسی ماروتی کار کارواں میں شامل ہوئی جس کا نمبر پلیٹ بھی ۷۸۶ تھا۔ کارواں کا سروپ گنج، سروہی، سمیر، سانڈے راؤ، روہٹ اور پالی میں شاندار اسقبال کیا گیااور چوتھی رات کا قیام پالی میں ہی رہا۔ دوسرے دن صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد کاروان جودھپور کے لئے روانہ ہوا۔

کاروان غریب نواز جیسے ہی جودھپور چیک پوسٹ پر پہنچا مقامی پولیس نے کارواں کا شاندار استقبال کیا۔اس کے بعد پولیس کی حفاظت میں یہ کارواں جودھورسٹی کے لئے روانہ ہوا۔تقریباً پانچ ہزار کا مجمع جوکہ شہر کے باہر کھڑا انتظار کررہا تھا جس میں تقریباً ۷۰/۸۰ موٹر کاریں آٹو رکشاوغیرہ بھی شامل تھے کارواں میں شامل ہوگئے۔اس وقت کارواں میں تقریباً سواسو گاڑیاں چل رہی تھیں۔خود سپر نٹنڈینٹ آف پولیس جو دھورنے مارواڑ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی، مولانا آزاد ہائی اسکول پہنچ کر ''غریب نوازعرس آرگنائزیشن'' کے ممبران کا استقبال کیا اور خودہی بندوبست کی نگرانی کرر ہے تھے۔ کارواں کے گذرنے کا پہلے ہی سے بندوبست تھا یہاں غیر مسلموں کی جانب سے بھی استقبالیہ دیا گیا۔قافلے کا اکھل بھارتیہ راجیو گاندھی بریگیڈ کے ذریعہ استقبال کیا گیا۔ بریگیڈ کے جنرل سکریٹری اقبال خان نے ہائیکورٹ روڈ پر استقبالیہ گیٹ پر پھولوں سے استقبال کیا۔ بمبا بڑی مسجد کے مولانا محمد فخر الدین، خادم مسجد، چھوٹی مسجد کے پیش امام، ایم ایل سی جگدیش چندر گہلوت، ایم ایل سی نصیر احمد، کانگریس کے جوائنٹ سکریٹری اعظم جودھپوری، غنی فوجدار وغیرہ نے بھی کارواں کا استقبال کیا۔

مسلم یوتھ کارنر نے جودھپور پہنچنے پر جھالا منڈ چوراہے پر مولانا شیر محمد اور فیاض احمد کی قیادت میں بھی کارواں کا استقبال کیا گیا۔اسے دارالعلوم کے ہوسٹل میں لایا گیا جہاں پر لوگوں نے ۷۸۶/ویں عرس پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آنے کی دعوت دی تھی

اور وہیں پر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ نماز کے بعد کارواں جودھپور سے روانہ ہوا۔

تکیہ چاند شاہ کے باہر کارواں کے شاندار استقبال کے بعد جلوس باسنی کی طرف روانہ ہوا۔ جودھپور شہر کے آخر میں پولس سپرنٹنڈنٹ نے خود کارواں کو ہاتھ ہلا ہلا کر الوداع کیا۔ جودھپور شہر سے کارواں کو باہر نکلنے میں تقریباً ڈھائی تین گھنٹے لگے۔ جگہ جگہ پر استقبالیہ گیٹ اور مشروبات کا انتظام تھا۔ عورتوں' اسکولی بچوں اور غیر مسلم حضرات کی بھاری تعداد موجود تھی۔ مسجد شاہ مسیح اللہ کے سامنے کاروانِ غریب نواز کا عظیم الشان استقبال کیا گیا جہاں پر شہر کی معزز ہستیاں موجود تھیں اور پولیس کا بھاری بندوبست تھا۔ شہر سے روانہ ہونے کے بعد کافی دور تک پولیس ساتھ ساتھ چلتی رہی۔

کارواں ٹا گلا گاؤں منڈسو ہوتا ہوا باسنی پہنچا باسنی سے تقریباً دس کیلومیٹر پہلے ہی کلثوم ڈیری فارم پر قاسم کشمیری نے کاروانِ غریب نواز کا استقبال کیا۔ اس کے بعد نماز عشا باسنی میں ادا کی گئی۔ وہاں قاسم کشمیری، سلیم ناگوری' عبدالمطلب ناگوری وغیرہ نے جامع مسجد خواجہ غریب نواز چوک پر شاندار استقبال کیا۔ وہاں پر جلسہ عام منعقد ہوا جس میں تقریباً چھ سات ہزار افراد نے شرکت کی خاص بات یہ رہی کہ وہاں پر ایک بھی آدمی ایسا نہیں دکھا جو پینٹ شرٹ میں ملبوس ہو، بہت سارے افراد کرتے پائجامے یا پٹھانی سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔ وہاں پر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ یہاں کی مسجدیں نمازیوں سے بھری رہتی ہیں اور بچے سے لیکر بوڑھے سبھی پنج وقتہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ یہاں سے راجستھان مائناریٹی کمیشن کے چیئرمین غلام رسول صاحب ایم ایل اے بھی کارواں میں شامل ہو گئے۔ رات قیام کے بعد نماز فجر کے بعد کارواں ناگور شریف کے لئے روانہ ہوا۔ ناگور کی انتظامیہ کو شاید پہلے ہی سروہی، جودھپور، باسنی وغیرہ کے استقبالیہ پروگرام کی بھنک لگ گئی تھی اس لئے ناگور شریف میں کارواں کے گذرنے والے راستوں پر بارڈر سیکوریٹی فورس (بی۔ ایس۔ ایف) تعینات تھی۔ کارواں نقاش گیٹ، مہارانا پرتاپ قلعہ، تین گیٹ، بازار سے ہوتا ہوا سلطان التارکین کی درگاہ (ناگور شریف)

پہنچا جہاں پر ایک جلسے کا اہتمام تھا۔ اس کے بعد درگاہ (ناگپور شریف) میں حاضری دی گئی اور فاتحہ خوانی کی گئی جہاں پر سجادہ نشین کی جانب سے کارواں غریب نواز کے سبھی ممبران کی دستار بندی کی گئی۔ اس کے بعد کارواں اجمیر شریف کے لیے روانہ ہوا۔

کارواں کو میڑتا شہر پہنچنے پر دارالعلوم خواجہ غریب نواز میں شاندار استقبالیہ دیا گیا۔ اس کے بعد ظہر کی نماز جامع مسجد میڑتا میں ادا کی گئی وہاں سے پشکر ہوتے ہوئے اجمیر شریف تقریباً شام میں ۲۰-۹ بجے پہنچا۔ اجمیر شریف درگاہ کے گیٹ پر خدام خواجہ غریب نواز کی جانب سے کارواں کا عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں سے درگاہ خواجہ غریب نواز کے ممبر سید عرفان چشتی پیش پیش رہے۔

**اجمیر شریف میں استقبالیہ**

خواجہ غریب نواز کے پیغامات کو ملک و غیر ممالک میں پھیلانے والی رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری، خلیفہ مفتی اعظم سید سراج اظہر خطیب و امام پھول گلی مسجد ممبئی کے اعزاز میں درگاہ گیسٹ ہاؤس کے ہال میں ایک استقبالیہ جلسہ حضرت سید سراج اظہر صاحب کی صدارت میں ۱۴ر ستمبر بروز پیر شام میں چار بجے منعقد ہوا۔ جس میں جناب سعید نوری صاحب نے خواجہ غریب نواز کی تعلیمات وہدایات اور مولانا سراج اظہر نے کاروانِ غریب نواز کا مقصد بیان کیا۔ اس موقع پر مولانا عبد الرزاق جبل پوری، مولانا محمود عالم رشیدی، مولانا عیسیٰ نوری، ''جمیر سنگم'' کے ایڈیٹر سرور صدیقی، درگاہ کے ناظم اشفاق حسین، مولانا فضل حق، یوتھ کانگریس کے لیڈر و خادم سید ذوالفقار، جنادل دیہات کے ضلع صدر سید سلیم چشتی، غلام مصطفیٰ، سید یوسف ہاشمی، سید عرفان چشتی، شیخ آصف علی وغیرہ نے اس استقبالیہ جلسے سے خطاب کیا اور رضا اکیڈمی، غریب نواز عرس آرگنائزیشن اور سعید نوری کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد چھ بجے شام کو درگاہ کے خادم سید عرفان چشتی نے ہری جھنڈی جس پر ''الوداع کاروان غریب نواز'' لکھا تھا' دکھا کر کارواں کو رخصت کیا۔

کاروانِ غریب نواز اجمیر شریف سے اودے پور کے لیے روانہ ہوا۔ رات اودے پور میں قیام کیا۔ ۱۵ر ستمبر کو صبح فجر کی نماز کے بعد مست مستان شاہ کی درگاہ میں حاضری کے بعد مڑاسا کیلئے روانہ ہوااور دوسرے دن بروز بدھ ۱۶ر ستمبر کو ممبئی بخیرت واپس پہنچا۔

اس کاروان کو کامیاب بنانے میں الحاج عبدالغفار رضوی بابو بھائی، عباس بھائی، راجہ بھائی وغیرہ نے اہم رول ادا کیا۔ راجہ بھائی اور عبدالغفار بھائی بھیونڈی تک کارواں کے ساتھ رہے اس کے بعد ممبئی واپس ہو گئے۔ راجہ بھائی ممبئی سے بذریعہ ٹرین اجمیر شریف پہنچ گئے اور وہاں پہونچ کر اپنی پوری ذمہ داری نبھائی۔ خاص طور پر رضا اکیڈمی کے ناظم صاحب اتفاق سے جن کا نام بھی ناظم ہے بھیونڈی تک اپنی نظامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اگر انہیں ناظم اعلیٰ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔"

مجھے افسوس ہے کہ رضا اکیڈمی کی ۳۰ر سالہ دینی مذہبی خدمات کا مکمل احاطہ نہیں کیا جاسکا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ۱۹۹۲ء سے پہلے کے واقعات و خدمات کا ریکارڈ نہیں رکھا جاسکا۔ ۱۹۹۲ء کے بعد ۱۹۹۸ء تک جو ہے وہ بھی اکثر ذہنوں میں مندرج ہے فائلوں میں نہیں ۔ بہر حال جو بھی ہے اُن کا یہاں نچوڑ پیش کیا گیا ہے ورنہ اگر ساری خدمات کا ریکارڈ رکھا جاتا تو کئی سو صفحات کی ضخامت بڑھ جاتی اور رضا اکیڈمی کی ہمہ جہتی اور الحاج محمد سعید نوری صاحب کی فلک پیما فکر کی وسعتیں ظاہر ہوتیں۔

☆☆☆

# نواں باب

## خلوص کی برکتیں

رضا اکیڈمی نے مذہبی، ملی، معاشرتی، فلاحی، رفاہی، سیاسی، تعلیمی، تہذیبی، دعوتی اور تنظیمی امور کے طاقوں میں اپنی کوششوں کا لہو نچوڑ کر چراغ روشن کیے اور جب ان چراغوں کی روشنی بڑھی تو لوگوں کی فکر پر بھی اس کے سائے محسوس ہونے لگے، ان کے عمل پر بھی اس کے عکوس دکھائی دینے لگے اور زبانوں کی گفتگوئیں بھی اسی روشنی سے نور لیتی محسوس ہوئیں۔ قلموں کے احساسات پر بھی اس کی پرچھائیاں اپنا قبضہ جمائے بغیر نہ رہ سکیں، اذھان کے ایوان خانے میں بھی اس کی ضیاؤں نے اپنا جمگھٹا جمالیا، تنظیموں کی رفتار نے اس روشنی میں اپنا سمت سفر متعین کیا اور ہزاروں لوگوں نے اس کی روشنی سے اپنے کاشانہ فکر وعمل کو منور کرنا باعث فخر سمجھا۔ چنانچہ ہندوستان کے مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اس چراغ سے درجنوں چراغ جل اُٹھے، ہزاروں تحریکوں کی رگوں میں رضا اکیڈمی کے منصوبہ بند نظریات کا لہو دوڑنے لگا، ممبئی سے لے کر حیدرآباد، گلبرگہ، ناگپور، ناسک، بھیونڈی اور دیگر بہت سارے ہندوستان کے شہروں میں رضا اکیڈمی اور حضرت نوری صاحب کے مذہبی جذبات کی فضا قائم ہوگئی اور لوگوں نے بڑھ چڑھ کر اس جام کو اپنے ذوق کے ہونٹوں سے لگایا۔ اس کا مثبت نتیجہ یہ ہوا کہ آج الحمدللہ ملک بھر میں رضا اکیڈمی کی تقریباً ۳۵؍شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اب بھی بہت سارے حضرات اپنے دلوں میں تمناؤں کے دیپ جلائے رضا

اکیڈمی کے صدر دفتر تشریف لاتے ہیں اور مذہبی وملی جذبات سے مغلوب ہوکر رضا اکیڈمی کی شاخ کے قیام کی اجازت چاہتے ہیں لیکن رضا اکیڈمی کے منشور کے تحت وہ اس پر پورے نہیں اترتے اس لیے ان کی خواہشات کے کاسوں میں مطاوبات کے سکے نہیں ڈالے جاتے۔ آج رضا اکیڈمی صدر دفتر کی فائلوں میں بہت ساری ایسی درخواستیں پڑی ہیں جن پر چند وجوہات کی بنا پر تصدیق کی مہر نہیں لگائی جاسکی ہے۔

## رضا اکیڈمی کی شاخیں

ذیل میں رضا اکیڈمی کی شاخوں کا اندراج کیا جارہا ہے اندازہ لگالیے کہ کاروانِ رضا اکیڈمی کے ۳۰ رسالہ سفر میں جو گرد اڑی اسے کتنے لوگوں نے اپنی جھولیوں میں بھرا اور بھر رہے ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات انجام دینے میں لگے ہوئے ہیں۔

### رضا اکیڈمی کی شاخیں

| شاخیں | پتہ | رابطہ | فون نمبر |
|---|---|---|---|
| ہیڈ آفس | ۵۲ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۴۰۰۰۰۹ | الحاج محمد سعید نوری | 022-66342156 Fax 66659236 |
| عادل آباد | رضا فرینڈس الیکٹریکلس، اشوک روڈ، عادل آباد۔ ۵۰۴۰۰۱۔(اے۔پی) | شیخ حیدر رضوی | 08732-225791 |
| اَدونی | تیگے برہانا منزل، ہاوانا پیٹھ، اَدونی۔ ۵۱۸۳۰۱ (اے۔پی) | حافظ فیض محمد | موبائیل 09849120816 |
| احمد نگر | چھوٹی بی مسجد، کینگ گیٹ روڈ، احمد نگر، ۴۱۴۰۰۱ مہاراشٹر | سید عابد رضا | 0241-2342301 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اورنگ آباد | شاہ سراج روڈ، سٹی چوک، اورنگ آباد، مہاراشٹر | محمد سلیم رضوی | 0240-2244460 /9423450609 |
| بلرال شاہ | الطاف کرانہ اسٹور، بلرال شاہ، ضلع چندراپور، مہاراشٹر | حاجی الطاف | 07172-240230 9370042678 |
| بنارس | ڈی، ۴۳۔ ۱۳۱، بازار سدانند، وارانسی۔ ۲۲۱۰۰۱ (یوپی) | چاند رضوی | 0542-2275692 |
| برشی | رضا کلیکشن، نزد مدینہ مسجد، برشی، ضلع شولاپور، مہاراشٹر | عبدالصمد رضوی | 02184-224844/227686 |
| باسمات نگر | کلاسک ریڈیمیڈ، نزد منگلوارا مسجد، باسمات نگر، ۴۳۱۵۱۲۔ ضلع ہنگولی، مہاراشٹر | محمد تنویر | 02452-233170 |
| بھیونڈی | ۲۷۶، کوٹر گیٹ، بھیونڈی، ضلع تھانہ، مہاراشٹر | الحاج یوسف رضا | 02522-230910 9371831792 |
| بھوکر | الیاس کرانہ اسٹور، بھوکر۔ ۴۳۱۸۰۱ ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر | حاجی الیاس | 02467-222555 9420912786 |
| بیدر | ۳۔ا۔ ۱۰۷، پنسال تعلیم تمشیکاری گلی، بیدر، ۵۸۵۴۰۱، کرناٹک | شیخ فصیح اللہ صدیقی | 08482-226843 |
| بودھان | رضائی کمپنی، ایکس روڈ، شربتی کانل، بودھان، ضلع نظام آباد (اے پی) | معین الدین رضوی | موبائیل 09848695616 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| دھولیہ | ٦٦،غریب نواز نگر،نزد بہارِ مدینہ،دھولیہ،مہاراشٹر | علی انجم رضوی | موبائیل 09423489091 |
| ایرانڈول | امام احمد رضا چوک، ایرانڈول،ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر | وصی احمد رضا | 02588-245359 |
| گلبرگہ | مومن پورہ،گلبرگہ شریف، کرناٹک | محمد جعفر رضوی | 08472-62329 09242863292 |
| جالنہ | درگاہ سید احمد شیر سوار، پرانا جالنہ،جالنہ، مہاراشٹر | سید جمیل رضوی | 02482-235253 09422218819 |
| کلیان | ٣۔سی۔١٠٦سرو ودیا پارک، پتری پُل،کلیان ویسٹ،ضلع تھانہ،مہاراشٹر | محمد عظیم شاہ | موبائیل 09322288393 |
| کندھار | جما پیٹھ،نزد جامع مسجد، کندھار ٤٣١٧١٤ضلع ناندیڑ،مہاراشٹر | محمد اعظم | 02466-224110 |
| لاتور | قریشی محلّہ،لاتور،مہاراشٹر | کلیم رضوی | 02382-253164 9423719255 |
| مچھلی پٹنم | ڈور نمبر ١١۔٣۔٣٢٣۔١٥، ماچھاورم،مچھلی پٹنم،٥٢١٠٠١ (اے۔پی) | محمد ثناء اللہ بیگ رضوی | موبائیل 9396498044 9849148599 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مالیگاؤں | ۸۵۳، اسلام پورہ، مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر | ڈاکٹر رئیس | 02554-237878<br>09372721955 |
| منماڑ | لقمان پان شاپ، امبیڈکر چوک، منماڑ، ۴۲۳۱۰۴، ضلع ناسک، مہاراشٹر | سید منور | 02591-222829 |
| موکھیڈ | رضا مسجد، موکھیڈ۔ ۴۳۱۷۱۵، ضلع ناندیڑ مہاراشٹر | میاں بھائی رضوی | موبائیل<br>09923426286 |
| ناگپور | مسلم قبرستان گیٹ، مومن پورہ، ناگپور، ۱۸۔ مہاراشٹر | عبدالوکیل رضوی | موبائیل<br>09923022868 |
| نائیگاؤں | نوری چوک، نائیگاؤں بازار ۔۴۳۱۷۰۹۔ ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر | حاجی توفیق رضوی | 02465-262186<br>09423305638 |
| ناندیڑ | رضا کونفیکشنری، نیو برج، موندھا، ناندیڑ، مہاراشٹر | عبدالرزاق رضوی | موبائیل<br>09422188525 |
| ناسک | رضا ایس ٹی ڈی سینٹر، جہیل باوڈی مسجد، دودھ بازار، ناسک ۴۲۲۰۰۱۔ مہاراشٹر | اعجاز رضا | 0253-2593901<br>09922367860 |
| نظام آباد | پٹیل انٹر پرائزس، گوشالا روڈ، نظام آباد، (اے۔پی) | محمد حنیف رضوی | 08462-221940<br>9848365183 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پورنا | جامع مسجد، پورنا، ضلع پربھنی، مہاراشٹر | سید سلیمان | 02452-255477 |
| شولا پور | امام احمد رضا روڈ، شاستری نگر، شولا پور۔۴۱۳۰۰۳۔ مہاراشٹر | محمد صادق رضا | موبائیل 09823447865 |
| سِلواس | مدرسہ دار العلوم غریب نواز، بولیسہ فلیا، سلواس دادرا، اینڈ نگر حویلی، (یو۔ٹی) | محمد زبیر | موبائیل 09825596383 |
| عمر کھیڑ | نزد جامع مسجد، عمر کھیڑ۔ ۴۴۵۲۰۶۔ ضلع ایوت محل، مہاراشٹر | فیروز احمد رضوی | 07231-237653 9423624509 |
| کولمبو | ۳۱۷۔ دایا روڈ، کولمبو۔۶، سری لنکا | حافظ احسان رضوی | 00941-435689 / 435350 |
| ڈربن، ساؤتھ افریقہ | امام احمد رضا اکیڈمی، ۲۰۔۲۲ لورنا اسٹریٹ، ۳، ڈربن ۴۰۰۱ ساؤتھ افریقہ | | موبائیل 09825596383 |
| لاہور | رضا مسجد، رضا چوک، محبوب روڈ، شاہ میراں، لاہور۔ ۳۹۔ پاکستان | حافظ طاہر | (009242) 250440 |
| برہان پور | محلہ کالا باغ، اقبال نگر، برہان پور، مدھیہ پردیش، انڈیا | شیخ شکیل نوری | 09926057792 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| جام نگر | اعلیٰ حضرت ینگ کمیٹی کراف فیضان اولیا اسپیکر کنکشن اسحاق بھائی اسٹریٹ جام نگر | مولانا محمد عباس زین العابدین سید | 9426345396 |
| پچپڑوا، بلرامپور یوپی | رمنگرہ پوسٹ گرچھوا پچپڑوا ضلع بلرامپور یوپی | غلام غوث یار علوی | 9935257162 |
| یاول ،جلگاؤں مہاراشٹر | یاول، ضلع جلگاؤں مہاراشٹر | محسن رضا خاں ابن عبدالجبار خاں | |

رضا اکیڈمی کی یہ تمام شاخیں مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔الحاج محمد سعید نوری صاحب کی تحریک سے ان شاخوں کی بھی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس پر بھی ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔یہ تمام شاخیں رضا اکیڈمی سے برابر رابطے میں رہتی ہیں اور جو یہاں سے حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق عمل کرنے کو تیار رہتی ہیں۔سال دو سال میں ایک مرتبہ الحاج محمد سعید نوری صاحب اپنی ان تمام شاخوں کی ممبئی میں میٹنگ لیتے ہیں ،ان کی تمام کارکردگیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں غور وخوض کر کے لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔

☆☆☆

# دسواں باب

## رضا اکیڈمی......خدمات کا عمومی جائزہ

رضا اکیڈمی کا وجودِ مسعود ۱۹۷۸ء میں ہوا اور اب ۲۰۰۹ء ہے۔ رضا اکیڈمی کا قافلۂ تبلیغ واشاعت ۳۰ رسال کا لمبا سفر طے کر چکا ہے۔ رضا اکیڈمی کی خدمات کا آفتاب چڑھتے سورج کی مانند ہے جس کے اُجالے سے اپنے تو اپنے غیروں کا بھی مطالعاتی ومشاہداتی وجود نہایا ہوا ہے۔ اس کی کُل خدمات کو احاطۂ تحریر میں نہ لایا جاسکا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی چند سالوں میں ریکارڈ محفوظ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی اور دوسرے یہ کہ باقاعدہ آفس اور اسٹاف نہ ہونے کی وجہ سے جو کچھ محفوظ کیا گیا وہ بار بار جگہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے ضائع ہوگیا۔ ۱۹۹۲ء سے ریکارڈ رکھنے کا اہتمام کیا گیا اور وہ بھی ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۷ء تک کا ریکارڈ غیر مکمل ہے۔ ۱۹۹۷ء کے بعد سے اب تک کا سارا ریکارڈ محفوظ ہے۔ ان کی تفاصیل آپ پچھلے صفحات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہاں سنین اور تواریخ کے حساب سے خدمات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

## رضا اکیڈمی کی کارکردگی اور خدمات ایک نظر میں

**۱۹۷۸ء:** رضا اکیڈمی کا قیام ہوا اور ۱۹۷۸ء ہی میں رضا اکیڈمی کے زیر

اہتمام رضاء العلوم کے نام سے ایک مکتب قائم ہوا جو الحمدللہ آج بھی جاری ہے۔

**۱۹۸۰ء:** ترجمۂ قرآن کنزالایمان شریف ۵۰۰۰ کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس کے اجرا کے موقع پر ایک شاندار جلسہ ہوا جس کی صدارت ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ نے فرمائی اور رسم اجرا خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہان ملت کے ہاتھوں انجام پائی۔

**۱۹۸۱ء:** مستان تالاب ممبئی کے گراؤنڈ میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کا عرس چہلم شریف بہت شاندار طریقے سے منایا گیا جس میں ۸۰/ہزار افراد نے لنگر شریف تناول کیا۔

**۱۹۸۱ء:** نوری محفل کا قیام عمل میں آیا جس میں آج تک برابر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف ہر ہفتہ ہوتا ہے۔ ۶/ذی القعدہ ۱۴۲۱ھ یکم فروری ۲۰۰۱ء کو ۱۰۰۱ (ایک ہزار ایک) ہفتے ہو چکے ہیں۔ اس مقدس محفل میں ہندو پاک اور بیرون ممالک کے بہت سے نامور علمائے کرام نے شرکت فرمائی ہے۔

**۱۹۸۳ء:** مفتیٔ اعظم کانفرنس آفس کا افتتاح حضرت احسن العلماء کے ہاتھوں ہوا۔ جس میں بدر ملت حضرت مولانا مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی بھی شریک تھے۔

**۱۹۸۳ء:** ممبئی میں مفتیٔ اعظم کانفرنس اور ہندو پاک نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔

**۱۹۸۴ء:** پیر سید نورالدین صاحب کشمیری کے ذریعے رضا اکیڈمی کے دفتر (واقع ۷۴ میمن واڑہ روڈ ممبئی ۳) کا افتتاح ہوا۔

**۱۹۸۵ء:** سنی رضوی کیلنڈر جاری کیا گیا۔

**۱۹۸۵ء:** فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد شائع کی گئی۔

۱۹۸۶ء: جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری ازہری کو مکہ معظمہ میں سعودی حکومت نے گرفتار کیا جس پر رضا اکیڈمی نے ملک گیر پیمانے پر احتجاج کیا۔

۱۹۸۶ء: ممبئی کے تاج محل ہوٹل میں حکومت سعودیہ کی جانب سے سعودی ڈے منایا جارہا تھا اس وقت سعودی حکومت کے خلاف پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے ۶ کارکنان گرفتار ہوئے تھے۔

۱۹۸۸ء: ملعون سلمان رشدی کے خلاف پہلا فتویٰ رضا اکیڈمی نے علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قادری ازہری سے حاصل کیا جسے ۱۱ر نومبر ۱۹۸۸ء کو روز نامہ ہندوستان اور ۱۲ر نومبر ۱۹۸۸ء کو روز نامہ انقلاب اور روز نامہ اردو ٹائمز ممبئی نے شائع کیا۔

۱۹۸۸ء: عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سجاوٹ پر رضا اکیڈمی کی جانب سے اعلان ہوا کہ شہر میں جو سب سے اچھی سجاوٹ کرے گا اسے پہلا انعام رسول عربی ایوارڈ مبلغ ۵۱۰۰ روپے اور دوسرا انعام صدیق اکبر ایوارڈ مبلغ ۲۰۰۰ روپے اور تیسرا انعام فاروق اعظم ایوارڈ مبلغ ۱۱۰۰ روپے دیے جائیں گے۔ مذکورہ تینوں ایوارڈوں کے ساتھ ایک ایک شیلڈ اور ایک ایک توصیف نامہ دوسرے روز ایک جلسے میں تین تنظیموں کو دیئے گئے۔

۱۹۸۸ء: رضا اکیڈمی کے قیام کا دسواں سالہ جشن منایا گیا۔ اس موقع پر روز نامہ انقلاب اور روز نامہ اردو ٹائمز ممبئی اور ہفت روزہ "اخبار عالم"، ممبئی اور ہفت روزہ "ہجوم" دہلی سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خصوصی ضمیمے شائع کروائے گئے۔

۱۹۸۹ء: کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔

۱۹۹۰ء: عراق پر امریکی جارحانہ حملے کے خلاف حرمین شریفین، کربلا و نجف جیسے مقامات کی حفاظت و خدمت کے لئے ۱۰۰۰۰۰ رضا کار روانہ کرنے

کا اعلان رضا اکیڈمی نے کیا۔

**۱۹۹۱ء:** بخاری شریف شائع کی گئی اور مدارس دینیہ اور مختلف لائبریریوں کو مفت تقسیم کی گئی۔

**۱۹۹۲ء:** صد سالہ جشن حضور مفتی اعظم ہند ممبئی میں منایا گیا جس میں ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، مصر، لندن، مانچسٹر، امریکہ، افریقہ اور دیگر بیرون ممالک کے علمائے کرام و دانشوروں نے شرکت فرمائی۔

**۱۹۹۲ء:** حکومت ہندوستان کے یہودیوں سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے خلاف رضا اکیڈمی نے فلورہ فاؤنٹن ممبئی میں احتجاجی دھرنا دیا۔

**۱۹۹۲ء:** بابری مسجد کی شہادت کے بعد شہر ممبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا ہوا جس میں رضا اکیڈمی امن و امان قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے ریلیف تقسیم کرنے میں بھی پیش پیش رہی۔

**۱۹۹۳ء:** رضا اکیڈمی نے عوام سے اپیل کی کہ ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر (یہی وقت بابری مسجد کی شہادت کا ہے) اذان کہیں اور الحمد للہ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

**۱۹۹۴ء:** فتاویٰ رضویہ کی مکمل ۱۲ جلدیں شائع کیں۔

**۱۹۹۵ء:** ہندوستانی حجاج کرام کی حج سے واپسی پر کنزالایمان شریف بطور تحفہ انہیں پیش کیا گیا۔

**۱۹۹۵ء:** حکومت ہند سے کئی سال کے مطالبے کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔

**۱۹۹۵ء:** جلوس معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممبئی میں پہلی بار نکالا گیا۔

**۱۹۹۶ء:** فتاویٰ رضویہ مترجم کی ۸ جلدیں شائع کیں۔

**۱۹۹۶ء:** بال ٹھاکرے کے اخبار ''سامنا'' میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

شان میں گستاخی کی گئی جس کے خلاف رضا اکیڈمی نے ملک گیر احتجاج کیا۔ بعدازاں اخبار نے معافی مانگی اور مرکزی حکومت کی جانب سے رضا اکیڈمی کو اجازت نہ ملنے کی وجہ سے بال ٹھاکرے پر مقدمہ قائم نہ ہوسکا۔

**۱۹۹۶ء:** فرقہ پرست عناصر نے قربانی کے جانوروں کو روکنے کی کوشش کی جس پر رضا اکیڈمی کے اراکین نے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر منوہر جوشی اور دیگر اعلیٰ حکام سے ملاقات کر کے اس سلسلے کو بند کروایا۔

**۱۹۹۶ء:** پنج سورہ رضویہ کی کیسٹیں تقسیم کی گئیں۔

**۱۹۹۷ء:** عید قرباں کے تیسرے روز مہاویر جینتی ہونے کی وجہ سے جینی لوگوں نے اس روز سلاٹر ہاؤس (مذبح خانہ) بند کرنے کا مطالبہ کیا جس پر رضا اکیڈمی نے وفد کی شکل میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی۔ انھوں نے ممبئی پولیس کمشنر اور میونسپل کمشنر نیز جینی لوگوں کو بلا کر ایک میٹنگ کروائی جس میں طے پایا کہ بقرہ عید کے تیسرے دن سلاٹر ہاؤس اگرچہ بند رہے مگر جہاں عید کے جانوروں کی قربانی ہوتی ہے وہاں پر قربانی ہوگی اور بحمدہ تعالیٰ عید قرباں کے تیسرے دن بھی قربانی ہوئی۔

.....................

# ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۹؍جنوری:** رضا اکیڈمی نے اعلان کیا کہ ۱۵؍جنوری کو یوم القدس منایا جائے۔
**۱۱؍جنوری:** نوری محفل میں عرس حضور ریحان ملت منایا گیا۔
**۲۷؍جنوری:** یوم رضا قادری بحری جہاز پر منایا گیا۔ جہاز گیٹ آف انڈیا سے بحر عرب کی طرف روانہ ہوا۔
**۲۸؍جنوری:** مقامی شیوسینا لیڈر کی حاجی ملنگ درگاہ کی بے حرمتی کی دھمکی کے خلاف ہوم منسٹر آف مہاراشٹر کو رضا اکیڈمی کا خط۔
**۲۸؍جنوری:** امریکہ کی عراق پر بمباری کی سخت مذمت۔
**۲۸؍جنوری:** حضرت مولانا مشاہد رضا خاں صاحب کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔
**۳۰؍جنوری:** یونائیٹیڈ پرنس ایسوسی ایشن ممبرا کے ٹائی اور اسکرٹ پر پابندی کے مطالبے کی تائید کی۔
**۶؍فروری:** سلمان رشدی کو ویزا دینے پر رضا اکیڈمی کی جانب سے مذمت۔
**۱۲؍فروری:** رضا اکیڈمی کی جانب سے سلمان رشدی کی تصویر کو جوتے اور چپلوں سے روندا گیا جس کی وجہ سے رضا اکیڈمی کے ۶؍اراکین (جس میں جناب الحاج سعید نوری صاحب بھی شامل تھے) گرفتار کئے گئے۔
**۱۸؍فروری:** نوری محفل میں عرس امجدی منایا گیا۔

**۱۸؍فروری:** رضا اکیڈمی نے پاکستان کی جماعت غیر اسلامی کو تنبیہ کی کہ اگر ہندوستان کے وزیر اعظم کی پاکستان آمد پر کالا دن منایا گیا تو ہندوستان میں نواز شریف کی آمد پر بھی رضا اکیڈمی کالا دن منائے گی۔

**۲۰؍فروری:** رضا اکیڈمی کی جانب سے وزرائے ہندو پاک کو مبارک باد۔

**۴؍مارچ:** میسور کے عبدالعزیز سیٹھ کے اس اعلان ''اس سال مسلمان قربانی نہ کریں'' کی رضا اکیڈمی نے سخت مذمت کی۔

**۱۱؍مارچ:** سجادہ نشین بغداد شریف کی آمد پر رضا اکیڈمی کی طرف سے مینارہ مسجد میں استقبالیہ دیا گیا۔

**۱۸؍مارچ:** مسجد کی زمین وشو ہندو پریشد کے حوالے کرنے پر اورنگ آباد وقف بورڈ کے خلاف رضا اکیڈمی کا سخت احتجاج۔

**۲۲؍مارچ:** قربانی کے جانوروں کے ٹرک کو روکنے والے بجرنگ دل کے خلاف ہوم منسٹر اور اعلیٰ پولیس حکام سے سخت کاروائی کرنے کا مطالبہ۔

**۲۵؍مارچ:** مولانا ثناء المصطفیٰ شہزادۂ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے لئے تعزیتی نشست۔

**۳۰؍مارچ:** البانوی مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جانے کی وجہ سے یوگوسلاویہ سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا وزیر اعظم سے مطالبہ۔

**۷؍اپریل:** حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کو ڈھانے کے خلاف آزاد میدان ممبئی میں سعودی حکومت کی مخالفت میں دھرنا۔

**۹؍اپریل:** یوم حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ منایا گیا۔

**۱۱؍اپریل:** اشرف ملت حضرت سید اشرف میاں صاحب مارہروی کے دست مبارک سے مفتیِ اعظم چوک کا افتتاح۔

**۱۱؍جون:** عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھتری مسجد میں منایا گیا اور ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر قل شریف ہوا۔

۱ا؍جولائی: عرس حضور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے موقع پر ان کے نایاب و نادر تعویذات اور فتاویٰ لانے والے کو عمرہ کا ٹکٹ دینے کا رضا اکیڈمی کا اعلان۔

۱ا؍جولائی: مالیگاؤں میں جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پتھراؤ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرانے کا رضا اکیڈمی کا مطالبہ۔

۲؍جولائی: ارجن سنگھ سے مسلمانوں کے لئے ۲۰ فیصد نمائندگی کے لیے رضا اکیڈمی کا مطالبہ۔

۱۳؍جولائی: مسلمانوں کو پاکستانی شہری اور آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے نام ہراساں کرنے کے خلاف کمشنر آف پولیس اور ہوم منسٹر کو میمورنڈم۔

۲۳؍جولائی: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے داماد حضرت فضل الرحمٰن صاحب کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی۔

۲۹؍جولائی: ہندوستان کے وزیر اعظم سے احمد آباد کے فرقہ وارانہ فساد کرنے والے شر پسندوں کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا رضا اکیڈمی کا مطالبہ۔

۶؍اگست: نفقۂ مطلقہ سے متعلق رضا اکیڈمی نے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔

۱۲؍ستمبر: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ کے موقع پر رضا اکیڈمی کی تحریک پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت ہونے پر اتفاق کیا گیا۔

۲۳؍ستمبر: رضا اکیڈمی نے الیکشن کمشنر سے الیکٹرونک ووٹنگ مشین کے استعمال کا اردو میں پوسٹر شائع کرنے کا مطالبہ کیا۔

۴؍نومبر: مسلم پرسنل لا بورڈ کے خلاف رضا اکیڈمی کی پریس کانفرنس جس میں حضرت علامہ مولانا قمر الزماں خاں صاحب اعظمی سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لندن نے خطاب فرمایا۔

۱۰/نومبر: حکومت مہاراشٹر سے ۲۸/دسمبر ۲۰۰۰ء کو عید الفطر کی تعطیل کا مطالبہ۔

۱۰/نومبر: صدر جمہوریہ کے آر نارائنن کی جانب سے رضا اکیڈمی کو امام احمد رضا کانفرنس دہلی کی مبارک باد۔

۱۲/نومبر: رضا اکیڈمی کے مطالبے کو منظور کرتے ہوئے گورنمنٹ آف مہاراشٹر نے ۲۸/دسمبر ۲۰۰۰ء کو عید الفطر کی چھٹی کا اعلان کیا۔

۱۵/نومبر: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت ہونے کے ضمن میں پاٹکر ہال ممبئی میں ''جشن رضا'' کا انعقاد۔

۱۵/نومبر: سپریم کورٹ میں نان و نفقہ کے متعلق رضا اکیڈمی کی عرضی منظور۔

۱۶/نومبر: مہاراشٹر کے شہر راویر، نندوربار، جلگاؤں میں فرقہ وارانہ فساد میں سنی مسلمانوں کو پریشان کرنے کے خلاف رضا اکیڈمی کے وفد نے چیف منسٹر مہاراشٹر سے ملاقات کی۔

۲۲/نومبر: گلبرگہ شریف میں شالیمار گارڈن فنکشن ہال میں غیر مقلد کے جلسے پر پابندی لگانے کے مطالبے پر کامیابی۔

۲۷/نومبر: اڑیسہ کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے سنی ریلیف کمیٹی کے جلوس میں شرکت۔

۶/دسمبر: بابری مسجد کی شہادت کی ساتویں برسی کے موقع پر ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر اذانیں دی گئیں۔ (یہی وقت بابری مسجد کی شہادت کا ہے) اور صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کو میمورنڈم روانہ کیا گیا جس میں بابری مسجد کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کرنے کے مطالبے کو دھرایا گیا۔

۲۳/دسمبر: کانگریس کی صدر سونیا گاندھی کا جناب الحاج محمد سعید نوری

صاحب کے نام افطار کا دعوت نامہ۔

۲۶/دسمبر: صدر نیشنل کانگریس پارٹی شرد پوار کی جانب سے جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب کو افطار کی دعوت۔

۲۸/دسمبر: انڈین ایئر لائنس کے اغوا پر رضا اکیڈمی کی سخت مذمت۔ ان کے علاوہ اس سال بحمدہٖ تعالیٰ ۲۵ کتابیں شائع ہوئیں جن میں ۵ کتابیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہیں۔

# ۲۰۰۰ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**یکم جنوری:** سنی رضوی کیلنڈر کا اجرا

**۷/ جنوری:** رضا اکیڈمی کی اپیل پر ''یوم القدس'' منایا گیا تمام مساجد میں بیت المقدس کی بازیابی اور چیچنیا کے مسلمانوں کے لئے دعائیں کی گئیں۔

**۱۲/ جنوری:** بابری مسجد کے شہادت کے بعد ۹۳-۱۹۹۲ء میں ممبئی کے اندر جو فساد برپا ہوا تھا اس کے خلاف شری کرشنا نے جو رپورٹ حکومت مہاراشٹر کو دی اس کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

**۱۷/ جنوری:** یوم رضا نوری محفل میں منایا گیا۔

**۲۹/ جنوری:** حج ہاؤس میں ''جشن شرح بخاری'' منایا گیا جس میں حضرت سید حسنین میاں نظمی نے شرکت فرمائی اور حضرت سید امین میاں صاحب مارہروی کے ہاتھوں ''معارف شارح بخاری'' کا اجرا ہوا۔

**۳۰/ جنوری:** مستان تالاب ممبئی میں ''شارح بخاری'' کو حضرت سید امین میاں صاحب اور حضرت سید اشرف میاں مارہروی اور دیگر سیکڑوں علمائے کرام کی موجودگی میں چاندی سے تولا گیا۔

**۲/ فروری:** دستور ہند پر نظر ثانی کے لیے حکومت کی طرف سے تشکیل شدہ کمیشن کے خلاف رضا اکیڈمی نے علمائے کرام کی میٹنگ طلب کی۔

**۱۲/ فروری:** وزیر داخلہ مسٹر چھگن بھجبل کو حاجی ملنگ درگاہ پر شیوسینا پرمکھ انند دیگھے کے خلاف شکایت کی گئی کہ وہ ۱۳/ سال سے درگاہ حضرت حاجی ملنگ بابا پر جا کر طوفان بدتمیزی برپا کرتا ہے اور فرقہ پرستی کو ہوا دیتا ہے۔

**۱۴/ فروری:** انند دیگھے کے خلاف تھانہ کے پولیس کمشنر کو تحریری شکایت

کی گئی۔

**۱۸/فروری:** حسین دلوائی کو حج کمیٹی کے چیرمین شپ سے ہٹانے کے لیے وزیر اعلیٰ ویلاس راؤ دیشمکھ سے ملاقات کی گئی اور اسے میمونڈم دیا گیا اور اس کی کاپی مسز سونیا گاندھی، ارجن سنگھ، موتی لا دورا، محسنہ قدوائی اور پرتاب راؤ بھوسلے کو روانہ کی گئی مگر اس پر کوئی عمل ان کی طرف سے نہ ہوا۔

**۲۲/فروری:** تسلیمہ نسرین کے ممبئی میں داخل ہونے دینے سے متعلق وزیر اعلیٰ کو خط روانہ کیا گیا۔

**۲۷فروری:** روزنامہ ''منصف'' حیدر آباد اور روزنامہ ''ٹائمز آف انڈیا'' نے تسلیمہ نسرین کے دورۂ ممبئی کے ملتوی ہونے کی خبر شائع کی۔

**۵/مارچ:** تسلیمہ نسرین کے آنے کی خبر اخبارات میں پھر شائع ہوئی۔

**۶/مارچ:** تسلیمہ نسرین کی ممبئی آمد پر رضا اکیڈمی کی جانب سے احتجاجی جلوس نکالا یا گیا جس کی وجہ سے پولیس نے عالی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب (بانی وسکریٹری جنرل رضا اکیڈمی) سمیت مظاہرین کو گرفتار کرلیا۔

**۷/مارچ:** وزیر اعلیٰ ویلاس راؤ دیشمکھ سے قربانی کے سلسلے میں سہولت فراہم کرنے کے تعلق سے ملاقات۔

**۲۴/مارچ:** امریکی صدر بل کلنٹن کے ممبئی آنے پر رضا اکیڈمی نے امریکی کونسل کے ذریعہ بل کلنٹن کو عراق پر پابندی اور بیت المقدس کی بازیابی اور دیگر امور کے تعلق سے فیکس بھیج کر احتجاج کیا۔

**۲۸/مارچ:** ۱۰/سالہ یوم ولادت حضور مفتی اعظم منایا گیا۔

**۲/اپریل:** اورنگ آباد مہاراشٹر میں رضا اکیڈمی کی شاخوں کی میٹنگ ہوئی۔

**۱۰/اپریل:** آئین ہند پر نظر ثانی اور عبادت گاہ بل کے خلاف علما و مشائخ کا

خصوصی کنونشن جس کی صدارت شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ نے فرمائی۔

**۱۳؍اپریل:** جمعہ کو یوم تحفظ دستور ہند منانے کا اعلان۔

**۱۱؍مئی:** حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی کے وصال پر رضا اکیڈمی کی جانب سے تعزیتی جلسہ رکھا گیا اور موصوف کے نام ایصال ثواب کیا گیا۔

**۱۶؍مئی:** حضرت مولانا شفیع اکاڑوی کے استاد حضرت علامہ مولانا غلام علی اکاوڑی کے وصال پر رضا اکیڈمی کی جانب سے ایصال ثواب کیا گیا۔

**۳۰؍مئی:** عرس اعلیٰ حضرت شاندار طریقے سے منایا گیا جس میں لنگر کا بھی اہتمام تھا۔

**۶؍جون:** ملاڈ اور مالونی کی مسجد کے شیڈ کا انہدام اور ایک مسلم نوجوان کی شہادت۔

**۹؍جون:** اسٹیٹ ہوم منسٹر کرپا شنکر سنگھ سے کھیر نار افسر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا کیونکہ اس افسر نے مسجد کے شیڈ کو شہید کیا تھا۔

**۱۳؍جون:** رامپور لائبریری کو اعلیٰ حضرت و دیگر علمائے اہل سنت کی ۸۵؍ کتابیں پیش کی گئیں۔

**۲۴؍جون:** جلگاؤں کے فساد میں ۳؍مسلمانوں کی شہادت پر ہوم منسٹر چھگن بھجبل سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا۔

**۲۷؍جون:** شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب امجدی کا عرس چہلم حج ہاؤس میں حضرت سید اشرف میاں صاحب مارہروی کی صدارت میں ہوا۔

**۳؍جولائی:** رضا اکیڈمی شاخ منماڑ کو منظور دی گئی۔

**۱۰؍جولائی:** وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کو یوپی کے موضع گواری تھانہ دیوی

ضلع بارہ بنکی کی مسجد پر قبضہ کرنے والوں پر سخت کاروائی کرنے کے لیے فیکس کیا گیا۔

۲۰؍جولائی :انگریزی روزنامہ ''آفٹرنون'' نے بال ٹھاکرے کی اہمیت کو بتاتے ہوئے لکھا کہ مسٹر گاندھی، گوتم بودھ، پاپ جان پال، مدر ٹریسا، سونیا گاندھی اگر الیکشن لڑیں تو بال ٹھاکرے جیتیں گے۔ مذکورہ ناموں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک بھی تحریر تھے جس پر اس اخبار کے مدیر سے ملاقات کرکے اس کو معافی مانگنے پر مجبور کیا گیا۔

**۲۴؍جولائی:** ''آفٹرنون'' اخبار نے معافی مانگی۔

**۳۱؍جولائی:** کانگریس کے اقلیتی امور کے چیف ارجن سنگھ سے رضا اکیڈمی کے وفد کی ملاقات ۔ مساجد کو زائد ایف ایس آئی وی دی جانے اور حج ہاؤس مسلمانوں کو سونپنے کا مطالبہ۔

**۳؍اگست:** کشمیر میں قتل عام کے خلاف بھنڈی بازار پر دھرنا دیا گیا۔

**۶؍اگست:** ''دو سے زیادہ بچے ہونے پر راشن کارڈ میں نام کا اندراج نہیں ہوگا'' حکومت مہاراشٹر کے اس اعلان کے خلاف رضا اکیڈمی کا سخت رد عمل۔

**۷؍اگست:** سورت (گجرات) کے مسلمانوں پر حملے کے خلاف صدر جمہوریہ کو فیکس کیا گیا۔

**۱۰؍اگست:** راشٹر پتی بھون سے صدر جمہوریہ کے سکریٹری کا جواب۔

**۶؍ستمبر:** رضا اکیڈمی کے مطالبے پر اجمیر شریف کے لیے بوریولی سے چلنے والی ٹرین ممبئی سینٹرل سے روانہ ہونے کا اعلان ہوا۔

**۲۵؍ستمبر:** انگریزی روزنامہ ''مڈڈے'' نے قادیانیوں کی حمایت کی اور علمائے کرام کے خلاف اداریہ لکھا۔

۲۸ر ستمبر: انگریزی روزنامہ "مڈڈے" کے اداریے کا جواب اسی اخبار میں شائع کرایا گیا۔

۱۳ر اکتوبر: اسرائیلی بربریت کے خلاف "یوم دعا" کا اعلان۔

۱۴ر اکتوبر: اسرائیلی بربریت کے خلاف آزاد میدان میں دھرنا۔

۱۸ر اکتوبر: سید احمد علی صاحب (خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند) گدی نشین حضرت خواجہ غریب نواز کے وصال پر ایصال ثواب۔

۲۵ر اکتوبر: بیت المقدس کی بازیابی کے لیے احتجاجی جلوس۔

۲۱ر نومبر: مسلم خواتین تحفظ (حقوق بعد طلاق) رضا اکیڈمی نے ممبئی ہائی کورٹ کے فل بنچ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔

۶ر دسمبر: بابری مسجد کی شہادت کے وقت ۳ر بجکر ۴۵ر منٹ پر اذانیں دی گئیں اور صدر جمہوریہ کو فیکس کیا گیا۔

۱۲ر دسمبر: ہمدرد یونیورسٹی میں مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا میرٹ اسکالر شپ اور امام احمد رضا میرٹ اسکالرشپ دی گئی۔

۲۲ر دسمبر: "یوم القدس" کا اعلان۔ مساجد میں دعائیں کی گئیں۔ اخبارات میں رپورٹ شائع ہوئی۔

# ۲۰۰۱ میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۵؍جنوری:** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی کا ۱۴۹؍رواں یوم رضا منایا گیا اور اس میں شرکت کرنے والے دس لوگوں کو انعامات سے نوازا گیا

**۱۷؍جنوری:** مسلم اکثریتی علاقے ناگپاڑہ ممبئی میں سور کا گوشت کھلائے جانے پر رضا اکیڈمی نے مظاہرہ کیا اور احتجاجی بیان جاری کیا

**۲؍فروری:** کچھ (گجرات) میں آئے زلزلے میں متاثرین کی امداد کے لیے مختلف سنی تنظیموں کے ساتھ رضا اکیڈمی نے امداد کی اپیل اور رضا اکیڈمی کے ایک وفد نے جے جے اسپتال (ممبئی) جا کر زلزلہ متاثرین کی عیادت کی

**۵؍فروری:** فساد زدہ شہر ناسک کا رضا اکیڈمی کے وفد نے دورہ کیا اور بے قصور مسلمانوں کی رہائی اور نقصان کی بھرپائی کرنے کا مطالبہ کیا

**۶؍فروری:** ناسک کے مسلمانوں کے سلسلے میں حکومت کو متوجہ کرنے کے لیے رضا اکیڈمی نے ایک پریس ریلیز جاری کی

**۱۳؍فروری:** زلزلہ سے متاثر علاقے بھج اور احمد آباد کے دورے پر رضا اکیڈمی کا وفد روانہ ہوا

**۲۳؍فروری:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ''محفل نعت رسول'' کا انعقاد ہوا جس کی صدارت اشرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں برکاتی مارہروی نے فرمائی

**۲۸؍فروری:** رضا اکیڈمی شاخ بنارس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے

الحاج محمد سعید نوری صاحب بنارس تشریف لے گئے

**۲۸؍فروری:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کی بیسویں سالانہ فاتحہ منعقد ہوئی۔

**۹؍مارچ:** دہلی میں قرآن شریف کا نسخہ نذر آتش کرنے پر رضا اکیڈمی نے احتجاج کیا اور وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے نام ایک میمورنڈم فیکس کر کے ان سے خاطیوں کو پکڑنے کا مطالبہ کیا

**۱۱؍مارچ:** قرآن کریم کی بے حرمتی کے سلسلے میں رضا اکیڈمی نے مسلمانوں سے صبر وضبط سے کام لینے کی اپیل کی

**۱۱؍مارچ:** قرآن کریم کی بے حرمتی کے سلسلے میں رضا اکیڈمی کے شدید ردعمل کی روزنامہ ''انقلاب'' ممبئی کے اداریے میں تعریف کی گئی

**۱۷؍مارچ:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ۱۱۱ رواں سالانہ یوم ولادت حضور مفتی اعظم منایا گیا

**۲۱؍مارچ:** کانپور فسادات کے بعد کان پور کو فوج کے حوالے کرنے اور یوپی حکومت کو برخواست کرنے کا رضا اکیڈمی نے مطالبہ کیا

**۲۲؍مارچ:** قرآن شریف کی بے حرمتی کے سلسلے میں رضا اکیڈمی کے وفد نے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر ولاس راؤ دیش مکھ سے ملاقات کی وزیر اعلیٰ نے کاروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی

**۷؍اپریل:** رضا اکیڈمی کا وفد عرس نوری بریلی شریف روانہ ہوا

**۲۰؍اپریل:** ناسک کی ایک مسجد میں نماز واذان ممنوع کر دینے کے سلسلے میں رضا اکیڈمی کے وفد نے مہاراشٹر کے ڈی جی سے ملاقات کی اور ان سے اذان ونماز بحال کرانے کا مطالبہ کیا

**۲۳؍اپریل:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ماہ نامہ کنز الایمان کے شارح بخاری نمبر کا اجرا حضرت امین ملت مدظلہ العالی کے ہاتھوں حج ہاؤس ممبئی میں ہوا

**۲۴؍اپریل:** آئی ایس آئی کے نام پر مسلم نوجوانوں کو ہراساں کرنے کے ردعمل میں

رضا اکیڈمی نے مختلف تنظیموں سمیت وزیر اعلیٰ دلیش مکھ سے ملاقات کی

۵ر مئی: سنگھ پریوار کے غیر سنجیدہ اور شرانگیز مطالبے کے رد عمل میں اسلامی تعلیمات کے سلسلے میں مولانا یٰسین اختر مصباحی اور الحاج محمد سعید نوری نے اخبارات میں بیان جاری کیا

۱۰ر مئی: دلیر مہندی کے البم ''نبی بو بانبی'' پر پابندی لگانے کا رضا اکیڈمی نے مطالبہ کیا، اس کے خلاف احتجاج کیا، اس کے پتلے جلائے اور اس کے پتلے پر کوڑے برسائے

۱۱ر مئی: رضا اکیڈمی کے وفد نے آئی ایس آئی کے نام پر گرفتار مسلم نوجوانوں کے گھرانوں کا دورہ کیا اور مقامی لوگوں کی شکایتیں سنیں

۱۴ر مئی: ہراساں کرنے کے لیے بھیونڈی اور مالیگاؤں میں رضا اکیڈمی کے رضا کاروں سے پولیس نے پوچھ تاچھ کی

۲۰ر مئی: رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام کھڑک مسجد میں عرس رضوی منایا گیا

۲۶ر مئی: رضا اکیڈمی اور ممبئی مسلم لیگ کے زبردست احتجاج پر دلیر مہندی کا کیسٹ بازار سے واپس ہوا

۳۱ر مئی: کلیر شریف کے ایک دار العلوم میں ڈکیتی کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاج کیا اور گورنر اترپردیش سے مداخلت کی اپیل کی

۵ر جون: جلوس عید میلاد النبی کے مخالفت کرنے والوں کو رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے چیلنج کیا

۱۲ر جون: رضا اکیڈمی کی مختلف شاخوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے تمام شاخوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مختلف تجاویز پاس کی گئیں

۲۴ر جون: بابری مسجد کی شہادت کے ذمے داروں کو الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنو بنچ کے ذریعے بری کر دیے جانے کے بعد رضا اکیڈمی نے ان کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا اعلان کیا

**۵؍جولائی:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام پاسبان ملت مولانا مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کا عرس پاک نوری محفل میں منایا گیا

**۲۲؍جولائی:** سری کرشنا کمیشن رپورٹ کے نفاذ کے سلسلے میں مہاراشٹر اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر نارائن رانے کے بیان کی رضا اکیڈمی نے مذمت کی

**۲۵؍جولائی:** مہاراشٹر کے مسلم رہنما عارف نسیم خاں کو کابینہ سے نکال دیے جانے پر الحاج محمد سعید نوری نے احتجاج کیا اور وزیر اعلیٰ کو اس سلسلے میں ایک مکتوب بھی روانہ کیا

**۲۸؍جولائی:** رضا اکیڈمی کے دفتر میں ریاستی وزیر مملکت برائے داخلہ کرپا شنکر سنگھ کی آمد ہوئی اور انہوں نے مسلم مسائل حل کرانے کا وعدہ کیا

**۲۹؍جولائی:** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحشیانہ پینٹنگ واپس لینے کا رضا اکیڈمی کا مطالبہ بصورت دیگر احتجاج کی دھمکی دی

**۵؍اگست:** مالونی ملاڈ (ممبئی) کی مسجد کی تعمیر پر تنازع کے سلسلے میں رضا اکیڈمی کے وفد نے وزیر داخلہ مہاراشٹر چھگن بھجبل سے ملاقات کی

**۹؍اگست:** حجۃ الاسلام علامہ مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کا عرس پاک نوری محفل گھوگھاری محلّہ میں منایا گیا

**۱۹؍اگست:** راجستھان میں ایک مسجد کی شہادت پر رضا اکیڈمی نے سونیا گاندھی کو خط لکھا

**۲۵؍اگست:** فقیہ ملت حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی کے وصال پر رضا اکیڈمی نے تعزیتی بیان جاری کیا

**۳۰؍اگست:** سید العلماء حضور سید آل مصطفیٰ قادری علیہ الرحمہ کا عرس پاک نوری محفل گھوگھاری محلہ میں منایا گیا

**۶؍ستمبر:** سابق پولیس کمشنر تیاگی کی کورٹ سے ضمانت پر مہاراشٹر حکومت کو رضا اکیڈمی نے مبارکباد دی

۱۲؍ اکتوبر: افغانستان میں امریکی بربریت کے خلاف اور عالم اسلام کی حفاظت کے لیے رضا اکیڈمی سمیت مختلف سنی تنظیموں نے یوم دعا منانے کی اپیل کی، رضا اکیڈمی نے جلوس نکالا جس میں مسلمانوں نے رو رو کر دعائیں کیں

۱۹؍ اکتوبر: بابری مسجد کے مقام پر زبردستی گھس کر پوجا کرنے پر رضا اکیڈمی نے سخت ردعمل کیا اور خاطیوں پر کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا

۲۸؍ اکتوبر: مالیگاؤں حادثے کی عدالتی تحقیقات کے مطالبے کے لیے مسلم وفد کے ساتھ الحاج محمد سعید نوری نے وزیر داخلہ مہاراشٹر چھگن بھجبل سے ملاقات کی

یکم نومبر: وشوہندو پریشد کے لیڈران کی دھاندلی کے خلاف رضا اکیڈمی نے صدر جمہوریہ کو میمورنڈم بھیجا

۳؍ نومبر: ناریل واڑی مسجد (ممبئی) کے پیش امام کے ساتھ پولیس کی بدتمیزی کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاج کیا اور بائیکلہ کے سینئر پولیس انسپکٹر کو معطل کرنے کا مطالبہ کیا

۱۱؍ نومبر: رضا اکیڈمی کے وفد نے فسادزدہ مالیگاؤں کا دورہ کیا اور متاثرین میں ریلیف تقسیم کی

۱۲؍ نومبر: مالیگاؤں فساد متاثرین کو فی کس پانچ لاکھ روپے دیے جانے کا رضا اکیڈمی نے حکومت نے مطالبہ کیا

۱۵؍ نومبر: مالیگاؤں فساد میں مسلم وکلا کی بے لوث خدمات کا رضا اکیڈمی نے اعتراف کیا

۲۲؍ نومبر: رضا اکیڈمی کے زیراہتمام اعلی حضرت امام احمد رضا کے ۱۵۰؍ سالہ یوم ولادت پر مفت طبی کیمپ کا انعقاد ہوا

۲۶؍ نومبر: انگریزی اخبار ''دی ہندو'' میں دل آزار کارٹون کی اشاعت کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاج کیا جس سے گھبرا کر اخبار نے معافی مانگی

۳۰؍ نومبر: اماموں کو فنڈ دیے جانے کی امریکی تجویز پر علمائے کرام سمیت رضا اکیڈمی نے سخت ردعمل کیا

**یکم دسمبر:** مالیگاؤں فساد کے سلسلے میں رضا اکیڈمی نے ۱۱؍مطالبات پر مشتمل میمورنڈم سونیا گاندھی کو سونپا

**۵؍دسمبر:** رضا اکیڈمی نے مسلمانوں سے ۶؍دسمبر کو سڑکوں پر احتجاج نہ کرنے کی اور یوم سیاہ منانے کی اپیل کی

**۷؍دسمبر:** مالیگاؤں فساد کے سلسلے میں رضا اکیڈمی نے مہاراشٹر کے مسلم ممبران اسمبلی کو میمورنڈم دیا اور ان سے اس حادثے کو اسمبلی میں اٹھانے کی مانگ کی

**۱۴؍دسمبر:** رضا اکیڈمی نے جمعۃ الوداع کو یوم القدس کے طور پر منانے کی اپیل کی

**۱۸؍دسمبر:** رضا اکیڈمی نے پارلیمنٹ پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کی زبردست مذمت کی

**۲۱؍دسمبر:** اعلیٰ حضرت کی ۱۵۰؍ویں سالگرہ پر سمندر اور فضا میں نعتیہ محفل منعقد کرنے کا رضا اکیڈمی نے فیصلہکیا

**۲۵؍دسمبر:** اعلیٰ حضرت کی ۱۵۰؍ویں سالگرہ پر رضا اکیڈمی کی تقاریب کا آغاز ہوا

**۲۸؍دسمبر:** اعلیٰ حضرت کی ۱۵۰؍ویں سالگرہ پر رضا اکیڈمی کی جانب سے ''رضا انعامی مقابلے'' کا انعقاد ہوا اور روزنامہ ''انقلاب''، ممبئی میں رضا اکیڈمی کی جانب سے اعلیٰ حضرت، پر خصوصی ضمیمہ شائع کیا گیا

# ۲۰۰۲ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**یکم جنوری:** ہندوستان کے تین شہروں کے بڑے اخبارات دہلی، لکھنؤ کا ''راشٹریہ سہارا'' اور ممبئی کا اردو روزنامہ ''انقلاب'' میں اعلیٰ حضرت کے تعلق سے ''رضا انعامی مقابلہ'' کا سلسلہ شروع ہوا جس میں ہزاروں لوگوں نے حصہ لیا۔ پہلا انعام ''اعلیٰ حضرت ایوارڈ'' حج کی سعادت یا ۱۱ر تولہ سونا۔ دوسرا انعام ''مفتی اعظم ایوارڈ'' عمرہ کی سعادت یا ۶ر تولہ سونا اور ۲۵ر انعامات حوصلہ افزائی کے لیے تھے۔

**۱۳ر جنوری:** اعلیٰ حضرت کا ۱۵۰ر سالہ جشن ولادت ہوائی جہاز میں منایا گیا۔

**۱۳ر جنوری:** ہوائی جہاز میں جو لوگ سفر کرنے والے تھے وہ اور ان کو ہوائی اڈے تک چھوڑنے والوں کا ایک عظیم قافلہ ''کاروان رضا'' کے نام سے نکالا گیا۔

**۲۶ر جنوری:** ''رضا انعامی مقابلہ'' میں جوابات کا اعلان ہوا جس میں پانچ ہزار افراد کا لنگر شریف ہوا اور تمام شرکا جن لوگوں نے مقابلے میں حصہ لیا ان کو گیارہ ہزار کی تعداد میں ''سوانح اعلیٰ حضرت'' جو ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، مفت تقسیم کی گئی۔

**۲۷ر جنوری:** رضا میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں تقریباً ۶۵۰ر افراد کی جانچ کی گئی۔

**۲۸ر جنوری:** گودھرا (گجرات) میں جو حادثہ ہوا اس کو کنڈم کیا گیا اور صدر جمہوریہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ گجرات کو فوج کے حوالہ کریں اور اس

حادثے کی جانچ کروائیں۔

یکم مارچ: ممبئی سے شائع ہونے والا گجراتی ''مڈ ڈے'' کے اداریہ کے خلاف پولیس کمشنر کو شکایت کی گئی کہ اس نے مسلمانوں کے خلاف بہت ہی زہر اگلا ہے۔

**۲؍مارچ:** وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو فیکس روانہ کر کے مطالبہ کیا گیا کہ گجرات فساد میں ہلاک ہونے والے کو ۵؍لاکھ اور زخمی کو ۲؍لاکھ روپے حرجانہ دیا جائے۔

**۲؍مارچ:** ممبئی کے آزاد میدان میں گجرات کے چیف منسٹر مودی کو برطرف کرنے اور وی ایچ پی پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہوئے دھرنا دیا گیا۔

**۴؍مارچ:** حکومت ہند اور گجرات حکومت کو پریس کانفرنس کے ذریعہ نوٹس دی گئی کہ اگر گجرات کا فساد نہ رکا تو مسلمان تنگ آ کر فدائی دستہ بنائیں گے اور ان کو بعد میں دہشت گرد نہ کہا جائے۔

**۶؍مارچ:** حضور مفتی اعظم کا ۱۱۲؍واں یوم ولادت نوری محفل میں منایا گیا۔

**۱۵؍مارچ:** بابری مسجد کے احاطے میں پوجا کرنے کے وی ایچ پی کے اعلان اور گجرات کے متاثرین کے سلسلے میں یوم دعا کا اعلان۔

**۲۳؍مارچ:** حکومت ہند نے ''پوٹو قانون'' نافذ کرنے کی جو بات کی تھی اس کے خلاف پریس کانفرنس کی گئی۔

**۲۷؍مارچ:** حضور مفتی اعظم کا ۲۱؍واں سالانہ عرس منایا گیا۔

**یکم اپریل:** مدارس اسلامیہ کو آئی ایس آئی کا اڈہ قرار دینے کے خلاف پریس کانفرنس۔

**۳؍اپریل:** اسرائیل کے مظالم کے خلاف ممبئی کے آزاد میدان میں دھرنا۔

**۱۶؍اپریل:** ۵؍لاکھ روپے کی ریلیف گجرات میں تقسیم کی گئی۔

**۱۷ر اپریل** : رضا اکیڈمی کا وفد کلیان فساد کے بعد وہاں پہنچا اور مظلومین کی امداد اور امن کی اپیل کی۔

**۲۳ر اپریل**: دہلی میں جمہوریت بچاؤ کنونشن کیا گیا جس میں علمائے کرام اور کئی سیاسی پارٹیوں کے صف اول کے لیڈران موجود تھے۔

**۲۹ر اپریل** : علامہ ارشد القادری کے وصال پر تعزیتی بیان اور ۲ر مئی کو قرآن خوانی۔

**۳۰ر اپریل** : وی ایچ پی کے جنرل سکریٹری پروین توگڑیا کے خلاف ممبئی کے پولیس کمشنر کو تحریری شکایت کی گئی۔

**۴ر مئی**: سپریم کورٹ میں رضا اکیڈمی نے مودی حکومت کے خلاف مقدمہ کیا

**۹ر مئی**: عرس اعلیٰ حضرت کا انعقاد ہوا۔

**۱۰ر مئی**: دہلی میں بانی رضا اکیڈمی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب کو آئی بی کے ذریعہ پریشان کیا گیا۔

**۲۵ر مئی**: عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موقع پر احمد آباد کے شاہ عالم اور دیگر کیمپوں میں بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) لوگوں کا لنگر کیا گیا۔

**۷ر جون**: علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس چہلم میں رضا اکیڈمی کے وفد کی شرکت اور اسی موقع پر ''سوانح علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ'' مفت تقسیم کی گئی۔

**۸ر جون**: گجرات کے فساد کو ۱۰۰ ر دن ہوئے حکومت اور مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے یوم دعا کا اعلان کیا گیا۔

**۲۰ر جون**: علامہ مشتاق احمد نظامی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس ''نوری محفل'' میں ہوا۔

**۲۷ر جون**: عرس حضور احسن العلماء ''نوری محفل'' میں ہوا۔

**۱۰ر جولائی**: وہابیوں، دیوبندیوں نے ممبئی کے ڈونگری علاقے میں ایک

میونسپل اسکول میں مدرسہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی جس کو ناکام بنادیا گیا۔

**۲۶/جولائی:** وی ایچ پی کا نائب صدر گیری راج کشور نے قرآن پاک میں تبدیلی کی بات کی اس پر ممبئی کے آزاد میدان میں دھرنا دیا گیا۔

**۲۸/جولائی:** رضا اکیڈمی کے بانی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا حضرت امین ملت سید امین میاں صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

**۳/اگست:** لاہور پاکستان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے کھو جانے پر پرویز مشرف کو مکتوب روانہ کیا گیا۔

**۱۵/اگست:** مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی صاحب کے وصال پر تعزیتی محفل کا انعقاد ہوا۔

**۱۵/اگست:** پچاس ہزار افراد نے سفید ربن لگا کر گجرات کے متاثرین کے لئے خاموش احتجاج کیا۔

**۲۲/اگست:** عرس سید العلماء

**۲۷/اگست:** عراق پر بمباری کے خلاف وزیر اعظم کو بیان دینے کو کہا گیا۔

**۷/ستمبر:** ماروار میگزین کے سرِ ورق پر عورت کی پیشانی پر لفظ ''اللہ'' لکھنے پر اس کو فیکس کیا گیا۔

**۷/ستمبر:** ''کلام الرحمٰن'' کنزالایمان شریف کے ہندی میں ترجمہ جس کو حضرت سید حسنین میاں قبلہ نے فرمایا ہے کا اجرا۔

**۸/ستمبر:** عراقی سفیر کی ممبئی آمد پر تاج محل ہوٹل میں علمائے کرام کے ساتھ ان سے میٹنگ ہوئی۔

**۹/ستمبر:** ماروار میگزین نے معافی نامہ رضا اکیڈمی کو روانہ کیا اور اس کو شائع کرنے کا بھی وعدہ کیا اور تمام کاپیاں اسٹالوں سے اٹھالی گئیں اس کا بھی ذکر کیا۔

**۱۰؍ستمبر:** وی ایچ پی کے نائب صدر گیری راج کشور نے اپنے وکیل کی معرفت جواب دیا کہ میں نے قرآن شریف یا مسلمانوں کے خلاف بھی کچھ نہیں کہا ہے۔

**۲۹؍ستمبر:** رضا اکیڈمی کے مہاراشٹر بھر کی شاخوں کی میٹنگ ہوئی۔

**۴؍اکتوبر:** بیت المقدس کی بازیابی کے لئے جلوس معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکالا گیا۔

**۸؍اکتوبر:** امریکی پادری "جیری فالویل" کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے خلاف اعلان کیا گیا کہ ۱۱؍اکتوبر کو ممبئی بند رکھی جائے۔

**۱۱؍اکتوبر:** علمائے کرام کے ساتھ ہزاروں عوام نے امریکی سفارت خانہ کی جانب مارچ کیا ان کو گرفتار کرلیا گیا۔

**۱۳؍اکتوبر:** امریکی پادری نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے پر معافی مانگی۔

**۱۷؍اکتوبر:** شولاپور مہاراشٹر میں فساد کے بعد وہاں کا دورہ کیا گیا اور امداد تقسیم کی گئی۔

**۱۱؍نومبر:** احمد آباد جاکر وہاں کے مظلوموں کو نقد اور ۳؍لاکھ روپئے کا اناج رمضان شریف کے موقع پر دیا گیا۔

**۲۰؍نومبر:** مدینہ طیبہ سعودی عرب میں علمائے کرام کی "کوکا کولا" کمپنی پر پابندی کے تعلق سے میٹنگ۔

**۲۳؍نومبر :** نائجیریا کے صحافی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی رضا اکیڈمی نے اس کو قتل کرنے کا مطالبہ حکومت نائجیریا سے کیا۔

**۲۶؍نومبر:** نائجیرین صحافی کی گستاخی پر علمائے کرام کی میٹنگ۔

۲ر دسمبر: خواجہ غریب نواز ایکٹ میں ترمیم کے سلسلے میں مدینہ طیبہ میں میٹنگ۔

٦ر دسمبر: بابری مسجد کی شہادت کے وقت ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر اذانیں دینے کا اعلان۔

۱۴ر دسمبر: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی کا ۱۰۱ رواں یوم ولادت کھتری مسجد ممبئی میں منایا گیا۔

۳۱ر دسمبر: مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مدینہ شریف میں ۸۲ رسال کی عمر میں وصال پر ملک بھر میں فون اور اخبارات کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔

# ۲۰۰۳ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۲۵؍جنوری:** عراق کے سلسلے میں علمائے کرام کی میٹنگ

**۲۹؍جنوری:** امریکہ کے خلاف پریس کانفرس کی گئی جس میں امریکہ اور برطانوی اشیا کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا

**۲۴؍فروری:** حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ۱۱۳؍رواں یومِ ولادت کے موقع پر ۱۱۳؍کلو کا ایک افلاطون بنا کر فاتحہ دی گئی

**۳؍مارچ:** ہندوستان میں عراقی سفیر صالح المختار سے رضا اکیڈمی کی جانب سے انسانی ڈھال کا ایک ویزا طلب کیا گیا

**۶؍مارچ:** ''حسینی دعائیہ اجتماع'' عراق کے مسلمانوں کی حمایت میں ہوا

**۱۲؍مارچ:** رضا اکیڈمی اور دیگر سنی تنظیموں کی جانب سے حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ امریکی حملے کی صورت میں ہندوستانی حکومت عراق کی مدد کرے

**۲۱؍مارچ:** عراق کی حفاظت اور امریکہ و برطانیہ کی ہلاکت کے لیے اذان اور دعائیں دی گئیں

**۳۰؍مارچ:** الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں قطر ائر ویز سے انسانی ڈھال عراق کے لیے جارڈن ہوتے ہوئے دواؤں کے ساتھ روانہ ہوا، ائیر پورٹ پر سیکڑوں افراد نے الوداع کیا

**۳۰؍مارچ:** جارڈن سے بی بی سی لندن نے سعید نوری کا انٹرویو نشر کیا

**۲؍اپریل:** جارڈن سے عراق کے لیے رضا اکیڈمی کا ۳؍رکنی وفد روانہ

ہوا وفد کا فون رابطہ جارڈن سے ختم ہو گیا

۷ا/اپریل: انسانی ڈھال کی ممبئی واپسی

۲۶/اپریل: سیدنا اعلیٰ حضرت کا عرس مبارک کھتری مسجد میں ہوا، قل شریف دو بجکر ۳۸ منٹ پر ہوا

۳/جون: اڑیسہ میں رضا اکیڈمی کی شاخ کا اہتمام کیا گیا

۱۴/جون: جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری کا ممبئی میں جشن صحت منایا گیا

۲۸/جون: بابری مسجد پر شنکر اچاریہ کا فارمولہ نا قابل قبول، رضا اکیڈمی نے اعلان کیا

۲۳/جولائی: مسلمانوں کی یکساں سول کوڈ منظور نہیں ہے، اس بات کا اعلان کیا گیا

۲۰/اگست: اسرائیلی وزیر اعظم کو ہندوستان میں قدم رکھنے نہیں دیا جائے گا، رضا اکیڈمی نے اعلان کیا

۲۱/اگست: اسرائیلی وزیر اعظم شیرون کے خلاف مقدمہ دائر کیا جائے گا اگر ممبئی آیا تو اس کا گھیراؤ کیا جائے گا، رضا اکیڈمی نے اعلان کیا

۲۷/اگست: حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری کے صد سالہ جشن کے موقع پر چلڈرن روم کے غریب بچوں کے کھانے کا اہتمام کیا گیا

۶/ستمبر: شیرون کی ممبئی آمد کے خلاف وزیر اعلیٰ کو میمورنڈم دیا گیا

۹/ستمبر: رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ۱۳۳/علمائے اہلِ سنت نے شیرون کی آمد کے خلاف گرفتاری دی

۹/ستمبر: اسرائیلی وزیر اعظم کا دورہ ممبئی سے منسوخ کروایا گیا

۲۴/ستمبر: جلوس معراج النبی ﷺ بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکالا گیا

۱۶/اکتوبر: بجرنگ دل، وی ایچ پی اور دیگر فرقہ پرست تنظیموں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا

۶ردسمبر:۱۵۲رویں یومِ رضا کا انعقاد ہوا

۶ردسمبر: بابری مسجد کی شہادت کے دن اذانوں کا اعلان کیا گیا

۹ردسمبر: صدسالہ عرس نوری ہوا جس میں امین ملت حضرت سید محمد امین میاں صاحب قبلہ اور حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری نے بیان فرمایا

۳۱ردسمبر: مہاراشٹر کے نئے وزیرداخلہ آر آر پاٹل سے ملاقات کر کے ان کو مہاراشٹر میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سے آگاہ کیا گیا

# ۲۰۰۴ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۱۰ر جنوری:** سلمان رشدی کی ممبئی آمد پر رضا اکیڈمی کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ جو بھی شخص اس کا منہ کالا کرے گا اس کو ایک لاکھ روپے انعام دیا جائے گا۔ اسی روز وزیر اعلیٰ مہاراشٹر سوشیل کمار شندے سے بھی ایک وفد نے ملاقات کی

**۱۱ر جنوری:** سلمان رشدی کا منہ کالا کرنے کے انعام کے اعلان پر ممبئی پولس نے الحاج محمد سعید نوری کے نام ۱۴۹ کے تحت نوٹس جاری کیا

**۱۲ر جنوری:** سلمان رشدی کی آمد کے خلاف آزاد میدان (ممبئی) میں دھرنا دیا گیا

**۱۳ر فروری:** حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک سو چودھواں (۱۱۴) سالانہ یومِ ولادت منایا گیا

**۱۴ر فروری:** فرانس میں مسلم لڑکیوں کے اسکول میں اسکارف باندھ کر آنے کی ممانعت پر ممبئی میں فرانسیسی سفارت خانہ کے باہر احتجاج کیا گیا اور سفیر کو میمورنڈم دیا گیا

**۲۶ر فروری:** علمائے اہلِ سنت کی ایک میٹنگ طلب کی گئی جس میں فلسطینی اور عراقی مسلمانوں پر کئے جا رہے مظالم پر تشویش کا اظہار اور ساتھ ہی ہندوستان میں مسلمانوں کے تناسب کے لحاظ سے نمائندگی دینے کا مطالبہ کیا گیا

**۲۰ر مارچ:** عراق پر امریکی حملے کا ایک سال مکمل ہونے پر احتجاجی جلوس کا اعلان ہوا، جس پر الحاج محمد سعید نوری کے خلاف ممبئی پولیس

نے ۱۴۹ کے تحت نوٹس جاری کیا اور جلوس کو نکلنے نہیں دیا گیا جس کے سبب یوم دعا کا اعلان کیا گیا

**۲۳/ مارچ:** ممبئی کے روزنامہ ''ٹائمز آف انڈیا'' کے ۷/ مارچ کے شمارے میں فلم ''تاج محل'' کے اشتہار کے ساتھ قرآنی آیات تحریر تھیں، شکایت کرنے پر ''ٹائمز آف انڈیا'' سے فلم پروڈیوسر اکبر خان نے تحریری طور معافی مانگی

**۱۶/ اپریل:** کھتری مسجد میں عرس رضوی منایا گیا، ۲/ بجکر ۳۸/ منٹ پر قل شریف اور پھر لنگر رضا کا اہتمام کیا گیا

**۱۸/ اپریل:** جامعہ ازہر سے فارغ ہونے والے مولانا نعمان اعظمی ومولانا تنویر انور کو استقبالیہ دیا گیا

**۲/ جون:** نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمہ کا صد سالہ (۱۰۰) جشنِ ولادت حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری کی صدارت میں منایا گیا

**۲۲/ جون:** ممبئی کے بھرڈا ہائی اسکول میں ایک مسلم طالب علم کو داڑھی رکھنے سے منع کیا گیا تو اس کے خلاف رضا اکیڈمی کے احتجاج پر اسکول کے پرنسپل نے معافی مانگی اور طالب علم کو اسکول آنے کی اجازت دی

**۱۷/ جولائی:** فٹبال پر کلمہ طیبہ لکھے جانے کی شکایت پولیس کو دی گئی جس کے نتیجے میں مذکورہ فٹبال ضبط کیے گئے

**۲۷/ جولائی:** آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ذریعے تین طلاق کو ایک مانے جانے کے اشارے کے ردعمل میں سنی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی ۸ میں تحفظِ شریعت کانفرس ہوئی

**۲۳/ اگست:** ممبئی کے انگریزی روزنامہ (ٹائمز آف انڈیا) میں ویرزارا

نامی فلم کے اشتہار میں قرآنی آیات کے استعمال پر فلم کے پروڈیوسر، اشتہاری کمپنی اور مذکورہ اخبار نے معافی مانگی

**۲۶/اگست:** ممبئی میونسپل کارپوریشن کو ہندو تنظیموں نے وندے ماترم (جس میں کلمہ کفریہ ہے) پڑھنے پر زور دیا، اس کے خلاف رضا اکیڈمی نے عدالت میں جانے کی وارننگ دی جس پر یہ تجویز واپس لے لی گئی

**۲۷/اگست:** جالنہ (مہاراشٹر) کی قادری مسجد میں بم دھماکے کی مذمت کی گئی

**۱۲/ستمبر:** جلوس معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکالا گیا جس میں بیت المقدس کی بازیابی اور فلسطینی مسلمانوں کے لیے خاص دعائیں کی گئیں

**۲۸/اکتوبر:** تھائی لینڈ میں ۷۸/مسلمانوں کو جوف کے ہاتھوں ہلاک کردیے جانے پر حکومتِ تھائی لینڈ کو احتجاجی فیکس کیا گیا جس میں حکومتِ تھائی لینڈ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وزیر اعظم مہلوکین کے ورثا سے معافی مانگیں اور معاوضہ دیں رضا اکیڈمی کو حکومتِ تھائی لینڈ کی جانب سے مثبت جواب موصول ہوا جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے

**۲۹/اکتوبر:** سید محمد علوی مالکی کے وصال پر رنج وغم کا اظہار کیا گیا

**یکم/نومبر:** حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر رضا اکیڈمی کی جانب سے یوم اساتذہ منانے کا اعلان کیا گیا

**۳/نومبر:** ہالینڈ میں میں بنی فلم میں ایک دوشیزہ کی پشت پر قرآنی آیات لکھے جانے پر رضا اکیڈمی نے حکومتِ ہالینڈ کو احتجاجی مراسلہ فیکس کیا

**۱۲/نومبر:** جمعۃ الوداع کو یوم القدس منایا گیا

**۱۲/نومبر:** مدینہ شریف سے واپسی پر سعودی ائرلائنز کے جہاز میں سعید

نوری صاحب کو نماز نہ ادا کرنے دینے پر سعودی کونسل اور سعودی ائر لائنز میں شکایت درج کی گئی جس پر ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کا یقین دلایا گیا

**۱۷ر نومبر:** ہوٹل ہلٹن اوبیرائے ممبئی میں رضا اکیڈمی کے سیکریٹری سہیل رضوی اور ان کے دوستوں کو داڑھی کی بنیاد پر پریشان کرنے پر ہوٹل کے وائس پریسیڈنٹ نے تحریری معافی مانگی۔

**۲۳ر نومبر:** یوم رضا کا انعقاد کیا گیا

**۲۴ر نومبر:** نوری محفل کے بارہ سو (۱۲۰۰) ہفتے مکمل ہوئے

**۲۷ر نومبر:** ممبئی کے گیٹ وے آف انڈیا کے باغیچے میں جشن رضا کا انعقاد کیا گیا

**۶ر دسمبر:** بابری مسجد کی ۱۳ر ویں برسی پر اذانیں دی گئیں

**۳۱ دسمبر:** سونامی (زلزلے، سیلاب) متاثرین کیلئے ایک لاکھ روپے کی پہلی قسط حضرت قادر شاہ ولی ناگور شریف (تمل ناڈو، انڈیا) کو روانہ کی گئی اس کے علاوہ سال ۲۰۰۴ء میں رضا اکیڈمی کی جانب سے اعلیٰ حضرت و حضور مفتی اعظم اور دیگر علمائے اہل سنت کی ۳۲ کتابیں شائع کی گئیں۔

# ۲۰۰۵ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

یکم جنوری: بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی کو استقبالیہ دیا گیا

۵؍جنوری: مہاراشٹر میں مسلمانوں کا کام نہ ہونے پر وزیر اعظم کی ممبئی آمد پر ان کو کالی جھنڈی دکھائی گئی

۱۲؍جنوری: حضرت صوفی میناشاہ کو استقبالیہ دیا گیا

۱۸؍جنوری: قربانی کا جانور ایک فلیٹ میں ایک کیا جائے، کے کورٹ کے فیصلہ کے بعد وزیر داخلہ سے ملاقات کی گئی

یکم فروری: ۱۱۵؍رواں یوم ولادت حضور مفتی اعظم ہند منایا گیا

۱۶؍فروری: حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی صاحبزادی کے وصال پر تعزیتی کانفرنس ہوئی

۱۸؍فروری: بوسیدہ ترجمہ قرآن کے بدلے میں کنز الایمان شریف کا نسخہ دینے کا اعلان کیا گیا

۱۹؍فروری: تسلیمہ نسرین کو ہندوستانی شہریت نہ دینے کا مطالبہ کیا گیا

۲۲؍فروری: عرس مفتی اعظم منایا گیا

۲؍مارچ: عمامہ باندھنے کی بنا پر پاسپورٹ نہ دینے پر اعتراض

۱۵؍مارچ: بھیونڈی میں جلوسِ عید میلاد النبی جاری کروانے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی گئی

۳۰؍مارچ: مولانا محمد حنیف رضوی کو امام احمد رضا ایوارڈ دیا گیا

۱۸؍اپریل: بھیونڈی میں عید میلاد النبی کی اجازت نہ ملنے پر ہائی

کورٹ میں رٹ پٹیشن داخل کی گئی

**۲۲راپریل:** عید میلاد النبی کی سجاوٹ کروانے والے ائمہ کو ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے (1,11,000) اور اس دن پیدا ہونے والے بچے کو تحفہ دیا گیا

**۱۶رمئی:** امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی دھرنا دھرنا دیا گیا

**۲۰رمئی:** امریکی پرچم کو گھوڑوں سے روندا گیا

**۳۱رمئی:** رضا اکیڈمی کے ایک وفد نے علمائے کرام کے ساتھ امریکی کونسل کو میمونڈم دیا

**۶رجون:** وزیراعظم ہند سے حج ہاؤس کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا گیا

**۶رجون:** قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف امریکی انتظامیہ کو ۴۸ر گھنٹے کا الٹی میٹم دیا گیا

**۹رجون:** امریکہ کے خلاف پریس کانفرنس منعقد کی گئی

**۱۰رجون:** مولانا منصور علی خان اور محمد سعید نوری کو احتجاج کرنے پر حکومت کی جانب سے مقدمہ کیا گیا

**۱۱رجون:** جناب محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ ایک ہزار مقدمے بھی ہمارے حوصلوں کو پست نہیں کر سکتے

**۱۵رجون:** امریکی نائب کونسل نے رضا اکیڈمی کے اراکین علمائے کرام سے آکر ملاقات کی

**۲۳رجون:** ایک مسلمان کی پولیس کے ذریعے داڑھی منڈوانے پر وزیرداخلہ سے ملاقات کی گئی

**۲۵/جون:** پیپسی کی بوتل میں سانپ کا بچہ نکلنے پر رضا اکیڈمی نے کورٹ جانے کی تیاری کی۔

**۲۹/جون:** عمرانہ کے تعلق سے رضا اکیڈمی کا بیان جاری ہوا

**۱۷/جولائی:** رضا اکیڈمی کی مہاراشٹر بھر کی شاخوں کی میٹنگ

**۱۸/جولائی:** ولادت گاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بلڈوز چلانے کی سازش کے خلاف رضا اکیڈمی نے سخت احتجاج کیا

**۲۷/جولائی:** ممبئی میں بارش کی تباہی سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہوگئی تو اس وقت اسٹیشنوں میں کھانا پیکٹ وغیرہ تقسیم کیا گیا

**۹/۱۱اگست:** ممبئی کے سیلاب متاثرین لوگوں کو کپڑا، برتن اور چٹائی تقسیم کی گئی اور پانچ ہزار تھیلیاں اس کے علاوہ تقسیم کی گئیں

**۱۷/اگست:** دہلی میں ولادت گاہ رسول کنونشن منعقد ہوا

**۲۲/ستمبر:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام مدرسہ بورڈ کے قیام کے سلسلے میں حج ہاؤس میں میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں وزیر داخلہ آر آر پاٹل نے شرکت کی

**۲۵/ستمبر:** حضور کی شان میں گستاخ آمیز فلم بنائی گئی ویب سائٹس بند کرنیکا مطالبہ کیا گیا

**۳۰/ستمبر:** حضور کی شان میں گستاخی کے خلاف سنی بڑی مسجد مدن پورہ میں رضا اکیڈمی کا زبردست احتجاج

**۲/اکتوبر:** شرد پوار سے ملاقات کر کے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والی ویب سائٹ کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا جو امریکہ کی ہے

**۴/اکتوبر:** رضا اکیڈمی کے احتجاج کے نتیجے میں حضور کی شان میں

گستاخی کرنے والی ویب سائٹ بند کردی گئی صرف ہندوستان میں

**۱۷/۱اکتوبر:** فجر کی اذان لاوڈ اسپیکر پر بند کردی گئی اس کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا

**۱۰/۱اکتوبر:** اسی سال میں درسی اور غیر درسی کل ۳۷ کتابیں شائع کی گئیں

**۲۴/اکتوبر:** صبح ۶ بجے سے پہلے لاوڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی کے خلاف سپریم کورٹ نے اذان کے تعلق سے رضا اکیڈمی کی درخواست خارج کردی

**۲۸/اکتوبر:** یوم القدس منایا گیا

**۲/نومبر:** دہلی میں ہوئے بم دھماکوں کے خلاف رضا اکیڈمی کا احتجاج ہوا

**۱۲/نومبر:** ۱۵۴/ویں یوم رضا کا انعقاد ہوا

**۲۰/نومبر:** حضور مفتی اعظم کے ۲۵ویں عرس کی تشہیر کے لیے کاروانِ نوری ممبئی سے بریلی شریف کے لیے روانہ ہوا

**۲/دسمبر:** کاروانِ نوری مارہرہ شریف، بریلی شریف، اجمیر شریف اور دیگر مقامات پر ہوتا ہوا ۴/ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے واپس ہوا

**۶/دسمبر:** بابری مسجد کی شہادت کی ۱۳/ویں برسی پر ممبئی میں پر جوش احتجاج کیا گیا

**۲۷/دسمبر:** حضور مفتی اعظم کے ۲۵/ویں عرس کے موقع پر انقلاب میں نوری انعامی مقابلہ شروع ہو کر ۲۶/دسمبر کو ختم ہوا

اس کے علاوہ امسال رضا اکیڈمی نے مختلف موضوعات پر ۴۷ کتابیں بھی شائع کی

# ۲۰۰۶ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۱۰ جنوری:** مہاراشٹر کے واسندری گاؤں کی مسجد میں ویران رضا اکیڈمی کے وفد کا دورہ۔

**۱۴ر جنوری:** سعودی حکمران شاہ عبداللہ کی یوم جمہوریہ کے موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے آمد پر رضا اکیڈمی نے مطالبہ کیا کہ حج کے انتظامات عالم اسلام کے سپرد کیے جائیں۔

**۲۱ر جنوری:** نواسۂ حضور مفتی اعظم مولانا خالد رضا خاں کے وصال پر ایصال ثواب کی مجلس۔

**۲۲ر جنوری:** یوم ولادت حضور مفتی اعظم منایا گیا۔

**۱۵ر فروری:** **جشـــن نوری** :۔ ۲۵ر سالہ عرس نوری کے موقع پر ممبئ کے پاٹکر ہال میں سید فرقان قادری، جناب ریحان قادری، ڈاکٹر نثار مارفانی، جناب غلام مصطفٰے، جناب شہزاد برکاتی، محمد صادق رضوی کے نعت و مناقب پیش کیے گئے۔

**۱۸ر فروری:** نوری انعامی مقابلہ کے نتائج کے اعلان ہوا۔

**پہلا انعام**............ ''مفتی اعظم ایوارڈ'' حج کی سعادت

**دوسرا انعام**.......... ''احسن العلماء ایوارڈ'' عمرہ کی سعادت

یہ انعامات حضرت سید نجیب حیدر نائب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے ہاتھوں پیش کیے گئے۔

**۲۸ر فروری:** ڈنمارک کے اخبار میں حضور کی گستاخی کے خلاف آزاد میدان میں احتجاجی دھرنا ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

۱۷؍ مارچ: بنارس میں ہوئے بم دھماکہ کی مذمت۔

۲۳؍ مارچ: بریلی شریف میں عرس رضوی کے موقع پر علمائے اہل سنت کی پچاس (۵۰) کتابیں جن کی قیمت ۷۵؍ روپئے سے ۱۲۰؍ روپئے تک ہے صرف ۲۵؍ روپئے میں اور کنزالایمان شریف ۷۵؍ روپے میں ہدیہ کئے گئے۔

۲۸؍ مارچ: ممبئی کی کھتری مسجد میں عرس رضوی ۲۵؍ صفر کو منایا گیا۔

۹؍ اپریل: جلوس عید میلاد النبی ﷺ پر ''نعرۂ رسالت نہ لگایا جائے'' خلافت کمیٹی کے اس بیان پر سخت نوٹس لی گئی۔

۱۰؍ اپریل: علی گڑھ کے فساد پر رضا اکیڈمی کا مرکزی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ۔

۱۲؍ اپریل: کراچی میں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بم دھماکہ کی سخت مذمت کی گئی۔

یکم؍ مئی: بڑودہ میں پولیس کی جانب سے مسلمانوں پر ہوئے مظالم پر گجرات میں صدر راج نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۵؍ مئی: قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف احتجاج کرنے پر مولانا منصور علی خاں صاحب اور الحاج محمد سعید نوری صاحب پر پولیس کی جانب سے مقدمہ۔

۱۶؍ مئی: ڈاونچی کوڈ نامی فلم جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی اس کو فوراً بینڈ لگانے کا مطالبہ۔

۲۱؍ مئی: خانقاہِ محمدیہ کالپی شریف کے سجادہ نشین حضرت سید ضیاالدین عرف ضیا میاں کے وصال پر مجلس ایصال ثواب۔

۲۵؍ مئی: ڈاونچی کوڈ فلم کے خلاف احتجاج نہ کیا جائے پولیس کی جانب سے الحاج محمد سعید نوری کو نوٹس۔

۵؍ جولائی: مہاراشٹر بھیونڈی میں قبرستان کی زمین کے معاملے میں پولیس

فائرنگ میں ۲؍ مسلمانوں کی شہادت پر وزیر داخلہ سے رضا اکیڈمی کے وفد کی ملاقات۔

**۱۲؍ جولائی:** ممبئی میں ہوئے بم دھماکہ کی مذمت۔

**۱۳؍ جولائی:** وزیر اعلیٰ ویلاس راؤ دیشمکھ سے ملاقات، بم دھماکہ کی مذمت

**۱۸؍ اگست:** جلوس معراج النبی ﷺ نکالا گیا۔

**۶؍ دسمبر:** بابری مسجد کی شہادت کی ۱۴؍ ویں برسی پر ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر (جو وقت بابری مسجد کی شہادت کا ہے) اذانیں دی گئی اور احتجاج کیا گیا۔

...........☆☆☆.................

☆ رمضان شریف میں ۳۲؍ درسی کتابیں شائع کی گئی جو مدارس اہلسنت کو مفت تقسیم کی گئی۔

☆ عرس نوری شریف میں ۵۰ کتابیں صرف ۲۵/۲۵؍ روپے میں اور کنز الایمان شریف ۷۵؍ روپے میں ہدیہ کیے گئے۔

# ۲۰۰۷ء میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**۱۹؍جنوری:** ممبئی میں سنی رویت ہلال کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ۔

**۶؍فروری:** رضا اکیڈمی کے مطالبے پر ممبئی سے اجمیر شریف ٹرین سروس شروع کرنے کا اعلان۔

**۷؍فروری:** حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی، حضرت علامہ مفتی غلام محمد خان صاحب اور حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب امجدی کو امام احمد رضا ایوارڈ جو ۲۵ ہزار روپے نقد اور گنبد رضا کے نقشے کے ساتھ ٹرافی حج ہاؤس ممبئی میں دی گئی۔

**۷؍فروری:** سید محمد اشرف صاحب مارہروی کے ہاتھوں حدائق بخشش (دیوان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے شاندار نسخہ کا اجرا۔

**۷؍فروری:** سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی ۱۰۰ کتابوں کی اشاعت۔

**۲۱؍فروری:** وزیر اعلیٰ راجستھان سے رضا اکیڈمی کے وفد کی ملاقات اجمیر شریف میں امن بحال کرنے کا مطالبہ۔

**۲۱؍فروری:** درگاہ اجمیر شریف کی بے حرمتی کے خلاف مینارہ مسجد میں احتجاجی جلسہ۔

**۲۰؍مارچ:** اجمیر شریف کے فسادزدگان کے تعاون کے لئے وفد روانہ ہوا۔

۳۱/مارچ: سری کرشنا کمیشن رپورٹ مہاراشٹر اسمبلی میں پیش کرنے کا وزیراعظم سے مطالبہ۔

۱۱/اپریل: حجاج کرام کی خدمت کے لئے بین الاقوامی کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ۔

۱۷/اپریل: ہندی کنزالایمان کا اجرا۔

۱۹/اپریل: حضور مفتی اعظم کا ۱۰۸واں یوم ولادت منایا گیا۔

۲۰/اپریل: حضرت علامہ مفتی محمد رجب علی صاحب نانپاروی کے وصال پر قرآن خوانی وجلسۂ تعزیت۔

۷/مئی: ٹاڈا مجرمین کی رہائی کے سلسلے میں رضا اکیڈمی کے وفد نے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سے ملاقات کی۔

۱۰/مئی: عرس مفتی اعظم نوری محفل میں منایا گیا۔

۱۶/مئی: مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی اور فلسطینی مسلمانوں کی ہلاکت پر رضا اکیڈمی کا احتجاج۔

۱۱/جون: خواجہ غریب نواز کے ۷۸۶واں عرس کی تیاریوں کے سلسلے میں کمیٹی کا قیام۔

۲۱/جون: عرس اعلیٰ حضرت کھتری مسجد ممبئی میں منایا گیا اور ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر قل شریف ہوا۔

۲۹/جون: بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر پر آر ایس ایس کی سرگرمیوں کے خلاف رضا اکیڈمی کا ممتا بنرجی، جے للیتا اور چندر بابو نائیڈو کو خط۔

۲۵/اگست: افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے کے خلاف رضا اکیڈمی کا دھرنا۔

۷/ستمبر: کاروان غریب نواز موٹر کار سے اجمیر شریف کے لئے روانہ۔

۲/اکتوبر: رضا اکیڈمی کی ۱۹/شاخوں کا ممبئی میں کنونشن۔

۱۳/اکتوبر: اجمیر شریف کی ۱۳۷ مساجد کو کھولنے کے لئے اجمیر کے کلکٹر

سے ملاقات۔

۲۵؍اکتوبر: رضا اکیڈمی کی جانب سے ممبئی سینٹر سے اجمیر شریف کے لئے غریب نواز ایکسپریس روانہ ہوئی۔

۷؍نومبر: جشن غریب نواز پاٹکر ہال میں منایا گیا۔

۱۵؍نومبر: حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب لاہور کو استقبالیہ۔

۱۶؍نومبر: جلوس معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکالا گیا۔

یکم دسمبر: ایک روز نامہ کی خبر کے مطابق غریب نواز کو خراج عقیدت کے طور پر رضا اکیڈمی کو موصول ہونے والے سربراہانِ مملکت پرنس چارلس ،جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا، آسٹریلیا کے وزیر اعظم ، ماریشش کے صدر قاسم ایتم ،ڈنمارک کی ملکہ اور کینیڈہ کے وزیر اعظم وغیرہ کے پیغامات

۶؍دسمبر: ۳ بجکر ۴۵ منٹ پر اذان اور شہدائے بابری مسجد کو خراج عقیدت اور صدر جمہوریہ کو مکتوب روانہ کیا گیا۔

۱۰؍دسمبر: دارالعلوم امجدیہ ناگپور میں ہوئے پولس چھاپے کی تحقیقات کے لئے اپوزیشن لیڈر مسٹر چھگن بھجبل سے ملاقات اور اسمبلی میں سوال قائم کرنے کا ان کا وعدہ۔

۱۸؍دسمبر: عراق پر حملے کے خلاف امریکی قونصل جنرل کو میمورنڈم۔

۲۳؍دسمبر: عراق پر اقتصادی پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ اور اجتماعی دعا۔

ان کے علاوہ ۱۱۰ کتابیں شائع کی گئیں ان میں ایک سو رسالے سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں

☆☆☆

# ۲۰۰۸ میں رضا اکیڈمی کی خدمات

**یکم جنوری:**- رضا اکیڈمی کی جانب سے حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کا ۱۱۸رواں ''یوم ولادت حضور مفتی اعظم ہند'' رضی اللہ عنہ منایا گیا۔

**۱۳رجنوری:**- ممبئ میں سلمان رشدی کی آمد پر رضا اکیڈمی نے احتجاج کیا اور اسے فوراً ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا۔

**۱۴رجنوری:**- سلمان رشدی کی ممبئ آمد کے خلاف رضا اکیڈمی سمیت مختلف تنظیمیں سڑکوں پر اُتریں۔

**۹رمارچ:**- اہانتِ قرآن پر مشتمل فلم ''فتنہ'' پر پابندی عائد کرنے کا رضا اکیڈمی نے مطالبہ کیا اور رضا اکیڈمی کے وفد نے پولیس کمشنر حسن غفور سے اس سلسلے میں ملاقات کی۔

**۲۰رمارچ:**-عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام دس روزہ جشن عید میلاد النبی ﷺ اختتام پذیر ہوا۔

**۱۵رمئی:**- جے پور بم دھماکوں کی مذمت میں رضا اکیڈمی نے احتجاجی بیان دیا اور خاطیوں کو پکڑنے کا مطالبہ کیا۔

**۱۱رجون:**-رضا اکیڈمی نے اپنی تمام شاخوں کی میٹنگ لی اور دینی، مذہبی، ملی اور قومی مسائل پر تبادلۂ خیال ہوا۔ جماعتی استحکام کے لیے تجاویز پاس کی گئیں اس موقع پر رضا اکیڈمی نے سال ۲۰۰۸ء کو ''سال ختم نبوت'' کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔

**جون:**-امام احمد رضا کی وفات کو سو سال پورے ہونے پر ۱۳۴۰ھ میں جشن صد سالہ منانے کے متعلق الحاج محمد سعید نوری کی کلیر شریف میں علمائے کرام کے ساتھ اہم میٹنگ ہوئی اور رضویات کو زیادہ سے زیادہ

فروغ دینے کے لیے منصوبے اور تجاویز پاس کی گئیں۔

**۱۱؍جولائی:**۔ اجمیر میں عرس غریب نواز کے موقع پر رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دہشت گردی کی سخت مذمت کی گئی اور جارحیت کو بند کرنے کے لیے تجاویز پاس ہوئیں۔

**۱۹؍جولائی:**۔ داڑھی کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلے کو رضا اکیڈمی نے چیلنج کیا اور چیف جسٹس کو داڑھی کے فضائل و اہمیت پر ایک کتاب روانہ کی۔

**۱۲؍اگست:**۔ احمد آباد بم دھماکوں کے متاثرین کی رضا اکیڈمی کے وفد نے عیادت کی اور انہیں پھل وغیرہ اور نقد روپے پیش کیے۔

**۷؍اگست:**۔ رضا اکیڈمی کے دفتر میں مرکزی وزیر سبودھ کانت سہائے سے الحاج محمد سعید نوری صاحب کی مسلم مسائل پر گفتگو ہوئی اور انہوں نے مسلم مسائل کے حل کرانے کا وعدہ کیا۔

**۳۱؍اگست:**۔ رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام سنی تنظیموں نے مسلم مسائل پر وزیر اعلیٰ مہاراشٹر دیشمکھ سے ملاقات کی جس کے ردعمل میں دیشمکھ نے مسائل حل کرنے کا یقین دلایا۔

**۲۳؍ستمبر:**۔ کنزالایمان کی کسی سورت (متن، ترجمہ اور تفسیر) کی عمدہ ڈیزائنگ کرنے والوں کو رضا اکیڈمی کی جانب سے ۲۵؍ہزار روپے کے نقد انعام کا اعلان کیا گیا۔

**۴؍اکتوبر:**۔ مالیگاؤں بم دھماکوں کے متاثرین کی رضا اکیڈمی کے وفد نے عیادت کی اور اس دھماکے کی پرزور مذمت کی۔

**۲۳؍ستمبر:**۔ رفیق ملت حضرت سید نجیب حیدر برکاتی مدظلہ العالی کی مدینہ منورہ میں گرفتاری پر رضا اکیڈمی کے وفد کے وفد نے مدینے میں احتجاجی بیان دیا اور اس کی پرزور مذمت کی۔

**۱۱؍اکتوبر:**۔ دھولیہ فساد کے متاثرین کی رضا اکیڈمی کے وفد نے عیادت

کی اور خاطیوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

**۱۷/اکتوبر:-** دھولیہ فساد کو لے کر رضا اکیڈمی کے افراد نے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر ولاس راؤ دیشمکھ سے ملاقات کی اور ان سے اس سلسلے میں گفتگو کر کے دہشت گردوں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

**۱۹/اکتوبر:-** مشہور غیر مقلد ڈاکٹر ذاکر نائک کے ممبئی میں دس روزہ پروگرام کو رضا اکیڈمی نے بند کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا جس سے گھبرا کر ڈاکٹر ذاکر نائک نے پولیس کمشنر کے سامنے سنیوں سے معافی مانگی۔

**۲۷/نومبر:-** ممبئی میں دہشت گردانہ حملوں کے خلاف رضا اکیڈمی نے ۲۷/نومبر کو یوم غم منانے کا اعلان کیا اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس دن یوم غم منایا گیا۔

**۲۹/نومبر:-** ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے خلاف رضا اکیڈمی نے علمائے اہل سنت کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی اور میڈیا کے سامنے دہشت گردی مخالف بیانات جاری کیے جس کا مثبت رد عمل ہوا۔

**۶/دسمبر:-** بابری مسجد کی شہادت کی یاد میں ۳:۴۵ منٹ پر رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ممبئی کے مختلف مقامات پر اذانیں دی گئیں۔

**۷/دسمبر:-** ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے خلاف رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام اسکولی بچوں کا زبردست احتجاج ہوا۔

**۲۰/دسمبر:-** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام ۱۱۹/واں جشن یوم مفتی اعظم منایا گیا۔

**۳۱/دسمبر:-** فلسطین پر اسرائیل کے ظلم و بربریت کے خلاف رضا اکیڈمی نے زبردست اور انوکھا احتجاج کیا عرب ممالک کے سفیروں کو ڈوپٹے اور چوڑیاں روانہ کیں اور انہیں ایک مختصر خط بھی لکھا کہ فلسطین کے خلاف دہشت گردانہ کارروائیوں پر آپ لوگ خاموش ہیں اس لیے آپ یہ ڈوپٹے

اور چوڑیاں پہن لیں اور گھر بیٹھ جائیں۔

**۳۱ر دسمبر:**—رضا اکیڈمی نے تھرٹی فرسٹ نائٹ نہ منانے کا اعلان کیا۔

**۲۰۰۸ء میں شائع نہ ہونے والی کتابیں**

غیر مقلدوں کے عقیدے (انگریزی)، تذکرہ برہان ملت، اسلامیان ہند کے ملی مسائل، حیات تاج الشریعہ، علمائے نجد کے نام کھلا خط (انگریزی) نور ارشاد برائے دفع ظلمت اختلاط، الوظیفۃ الکریمہ، خانوادۂ رضویہ کی شعری و ادبی خدمات، آفتاب عالم تاب، شمعِ منور رہِ نجات، قہر واجد دیان بر شمشیر بسط البنان، ہمارے غوث اعظم، گلشن نوری، مقدس و بابرکت رات، شب برات، آئینہ قیامت اس کے علاوہ عرس رضوی میں ۵۰ر کتابیں شائع کیں اور فتاویٰ رضویہ بھی شائع کر کے کم قیمت پر فروخت کی گئی۔

# ۲۰۰۹ء میں رضا اکیڈمی ممبئی کی خدمات

**یکم جنوری:** فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام علمائے کرام کی احتجاجی میٹنگ۔

**۲؍جنوری:** رضا اکیڈمی نے فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاج نہ کرنے کی وجہ سے نو عرب ممالک کو چوڑیاں بھیج کر انہیں غیرت دلائی گئی۔

**۷؍جنوری:** رضا اکیڈمی نے اسرائیلی مظالم کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا اس میں پولیس نے علمائے کرام کو گرفتار کیا نام و پتے پوچھے اور پھر چھوڑ دیا۔

**۲۰؍جنوری:** ۲۰ جنوری کو سابق امریکی صدر جارج بش کے اقتدار کا آخری دن تھا اس دن رضا اکیڈمی نے اعلان کیا کہ بش کو ایک جوتا مارنے والے کو ایک پیالہ شیر خرمہ دیا جائے گا۔

**۱۷؍جنوری:** رضا اکیڈمی نے ''یارسول اللہ کانفرنس'' سنی بڑی مسجد مدنپورہ ممبئی میں منعقد کی۔

**۲۶؍جنوری:** فضائیہ کے ایک مسلم کارکن کی داڑھی کو سپریم کورٹ نے غیر ضروری قرار دیا اس کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاجی بیان اخبارات میں دیا۔

**۲۹؍جنوری:** فارغینِ جامعۃ الازہر مولانا عطاالمصطفیٰ ازہری اور مولانا ایوب ازہری کو رضا اکیڈمی نے استقبالیہ دیا اور انہیں سپاس نامہ پیش کیا۔

**۴؍فروری:** کلیان سنگھ کے سماجوادی پارٹی میں شامل ہونے پر رضا اکیڈمی نے ملائم سنگھ کو الٹی میٹم دیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ بابری مسجد شہادت کے مجرم کلیان سنگھ ۱۵؍دن کے اندر پارٹی سے الگ کر دیں۔

**۷؍فروری:** مسلمانوں کے مسائل کے تعلق سے رضا اکیڈمی کے وفد سے

مرکزی وزیر شرد پوار نے ملاقات کی اور ان سے مسلم مسائل جلد از جلد حل کرانے کییقین دہانی کرائی۔

**۸/فروری:** جوتے کا نام فاطمہ اور عبداللہ رکھنے پر رضا اکیڈمی نے جوتا بنانے والی امریکی کمپنی ایلڈو کو احتجاجی میل روانہ کیا۔

**۱۰/فروری:** رضا اکیڈمی نے اعلان کیا کہ عرس رضوی کے موقع پر کنز الایمان شریف صرف ۵۰ روپے میں ہدیہ کیا جائے گا۔

**۱۳/فروری:** مہاراشٹر کے سابق اقلیتی وزیر انیس احمد نے رضا اکیڈمی کے وفد سے ملاقات کی اور یقین دہانی کرائی کہ ریاست میں مدرسہ بورڈ قائم کر کے کروڑوں کی مدد دی جائے گی۔

**۱۴/فروری:** ویلنٹائن ڈے کے موقع پر سابق پولیس کمشنر حسن غفور نے شرمناک بیان دیا تو اس کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاجی مراسلہ جاری کیا۔

**۲۵/فروری:** مسلم مسائل و حالات پر رضا اکیڈمی نے امروہہ یوپی میں علمائے کرام کی ایک میٹنگ منعقد کی جس میں موجودہ حالات پر غور و خوض کیا گیا۔

**۷/مارچ:** پشاور پاکستان میں حضرت صوفی عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے مقبرے پر حملہ ہوا اس کے خلاف رضا اکیڈمی نے جلد از جلد خاطیوں کو پکڑنے کا مطالبہ کیا۔

**۱۳/مارچ:** لکھنؤ میں جلوس محمدی کی روک لگانے پر رضا اکیڈمی نے احتجاجی بیان دیا۔

**یکم اپریل:** ایک طالب علم کو اسکول میں داڑھی رکھنے کی درخواست کو سپریم کورٹ نے رد کر دیا تو اس کے خلاف رضا اکیڈمی نے احتجاجی بیان دیا۔

**۸/اپریل:** جلوسِ غوثیہ کے موقع پر رضا اکیڈمی کی جانب سے روزنامہ 'صحافت' ممبئی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر ضمیمہ شائع کیا۔

**۸/اپریل:** جلوسِ غوثیہ میں خوب صورت جھانکیاں بنانے والوں کو انعامات

دینے کا اعلان رضا اکیڈمی نے کیا۔

**۳۰ / اپریل:** اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی نواسی اور حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی بھتیجی کا انتقال ہو گیا تو رضا اکیڈمی نے تعزیتی مکتوب جاری کیا۔

**۲۸ / مئی:** تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری کو جامعۃ الازہر سے "فخر ازہر ایوارڈ" ملنے پر رضا اکیڈمی نے 'جشن فخر سنیت' منایا جس میں کثیر علما و مشائخ نے شرکت فرمائی۔

**۸ / جون:** حضرت سید العلماء سید آل مصطفیٰ مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر رضا اکیڈمی نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

**۱۳ / جون:** پاکستان میں طالبانیوں نے مفتی سرفراز نعیمی کو شہید کیا جس کے خلاف رضا اکیڈمی سمیت سنی تنظیموں نے اس کی مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ خاطیوں کو جلد از جلد پکڑا جائے۔

**۱۵ / جون:** خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ۱۴۷۱ واں عرس پاک رضا اکیڈمی نے منایا۔

**۱۳ / جون:** مہاراشٹر وقف بورڈ کو چیرمین کا عہدہ دیوبندی مکتب فکر کے عالم کو دیے جانے پر رضا اکیڈمی نے سخت اعتراض کیا۔

**۱۶ / جون:** طالبانی دہشت گردی کے خلاف رضا اکیڈمی نے جنتر منتر دہلی میں مظاہرہ کیا۔

**۲۹ / جون:** رضا اکیڈمی نے جشن غریب نواز قدس سرہ منایا۔

**۹ / جولائی:** چین کے صوبہ سنکانگ میں مسلمانوں پر نسلی تشدد برپا کیا گیا جس کے خلاف رضا اکیڈمی نے مذمتی و احتجاجی بیان جاری کیا۔

**۱۲ / اگست:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام نماز استسقا ادا کی گئی۔

**۲۵ / اگست:** سید سراج اظہر صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا تو الحاج محمد سعید

نوری نے ان کی تعزیت کی۔

**۱۰؍اکتوبر:** رضا اکیڈمی کا ایک وفد حضرت سید ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمہ کے ۱۷۵؍ ویں جشن ولادت کے موقع پر مارہرہ شریف روانہ ہوا۔ وفد نے مزار شریف پر چادر چڑھائی جس میں جشن کی مناسبت سے ۱۷۵؍ پھول ٹانکے گئے تھے۔

**۱۱؍اکتوبر:** اس جشن کی مناسبت سے ایک کل ہند ''نوری انعامی مقابلہ'' منعقد ہوا جس میں حضرت نوری میاں کے تعلق سے دس روز تک دس سوالات روزنامہ 'راشٹریہ سہارا' اردو کی تمام اشاعتوں میں شائع ہوئے۔

**۱۱؍اکتوبر:** ۱۷۵ ویں جشن ولادت حضور نوری میاں کے موقع پر اسلامک کلچر ہاؤس دہلی میں رضا اکیڈمی نے ''نوری تصوف کانفرنس'' منعقد کی جس میں متعدد علما کو ان کی خدمات کی بنیاد پر رضا اکیڈمی نے ایوارڈ سے نوازا۔

**۵؍نومبر:** فروغ مذہب اہل سنت کیلئے رضا اکیڈمی کے ہال میں علمائے کرام کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔

**۱۷؍نومبر:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام مرکزی مدرسہ بورڈ کے تعلق سے علمائے کرام کی اہم میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ بورڈ کی مشروط حمایت کی جانی چاہئے۔

**۲۶؍نومبر:** ممبئی حملوں کے ایک سال مکمل ہونے پر رضا اکیڈمی نے گیٹ وے، نریمن ہاؤس اور تاج ہوٹل تک ایک احتجاجی ریلی نکالی۔

**۶؍دسمبر:** بابری مسجد کی شہادت کی سترہویں برسی پر رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام بہت سارے علمائے کرام، عوام اور بچوں نے ممبئی کے مختلف مقامات پر اذانیں دیں اور مسجد کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔

**۱۰؍دسمبر:** حضور مفتی اعظم کے ۱۲۰؍ ویں جشن ولادت کے موقع پر رضا اکیڈمی نے جشن منایا۔

**۱۲؍دسمبر:** حضرت امین ملت کے دنیا کے ۵۰۰؍ باا ثر لوگوں میں شامل ہونے پر رضا اکیڈمی نے ان کے اعزاز میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا جس میں ان کی گل پوشی کی گئی۔

**۱۸؍دسمبر:** حضور مفتی اعظم کی صاحب زادی کے وصال پر الحاج محمد سعید نوری نے تعزیت کی۔

**۲۳؍دسمبر:** رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام علمائے اہل سنت کی میٹنگ ہوئی جس میں موجودہ حالات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

**۳۰؍دسمبر:** بریلی شریف عرس نوری کے موقع پر الحاج محمد سعید نوری کا علماء کرام کے ساتھ بریلی شریف کے مختلف مساجد و مدارس کا دورہ۔

## ۲۰۰۹ء میں رضا اکیڈمی سے شائع ہونے والی کتابیں

آئینہ قیامت

دشت کربلا

آبروئے خاندان برکات

سراج المعارف

The Greatness of Hazrat Abu Bakr Siddique

نصیبہ بخشش

Manaqib-e-KhwajaGharib Nawaz

شب معراج

آئی مقدس بابرکت شب برات

امام احمد رضا قادری کا ایک اہم فتویٰ

# گیارھواں باب

## رضا اکیڈمی......اہلِ علم کی مبارک بادیاں

〈ایوارڈز اور تہنیت ناموں کے پس منظر میں〉

رضا اکیڈمی نے اپنی غیر معمولی خدمات وکاوشات کی بنیاد پر اہلِ علم حضرات، اربابِ خانقاہ، کمیٹیوں، اداروں اور اکیڈمیوں کے ذمے داروں کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ یہ سب الحاج محمد سعید نوری صاحب اور ان کے رفقائے کار کی بے پناہ محنت اور حضور سرکار مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیضان وکرم کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اتنے قلیل عرصے میں حیرت انگیز شہرت اور پھر اس کے ساتھ قابلِ رشک مقبولیت حاصل کرلینا کوئی آسان کام نہیں۔ آخرت میں ان حضرات کو ان کی خدمات کا صلہ تو ملے گا ہی دنیا میں بھی ان پر تہنیتوں اور مبارک بادیوں کے پھول برسائے جارہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ان کی خدمات کا بدل مل ہی نہیں سکتا۔ ان کی کاوشوں کا اصل معاوضہ تو کل بروزِ قیامت دیا جائے گا۔

**خانقاہ مارہرہ مطہرہ سے ایوارڈ**

رضا اکیڈمی اور اس کے روح رواں حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب کو ملک کی بڑی بڑی تنظیموں، اداروں اور خانقاہوں نے ہدیۂ تبریک پیش کیا ہے، ان کی خدمات کو سراہا ہے اور ان کی کاوشوں کے عوض انہیں ایوارڈ پیش کیا ہے۔ چنانچہ ۲۰۰۸ء کے عرسِ قاسمی میں شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ کی جانب سے شیخ طریقت گل گلزارِ سیادت امینِ ملّت حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی پروفیسر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے الحاج نوری صاحب کو ان کی خدمات کے عوض ایوارڈ سے نوازا اور ایک تہنیت نامہ عطا کیا۔ جسے لاکھوں لوگوں کے سامنے مولانا خوشتر نورانی، چیف ایڈیٹر ماہ نامہ جامِ نور دہلی نے پڑھ کر سنایا۔ اس توصیف نامے کا متن یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

# اعترافِ خدمات

بموقع عرسِ قاسمی برکاتی بتاریخ: ۱۵/ نومبر ۲۰۰۸ء

ناشرِ سُنّیت الحاج محمد سعید نوری حفظہ اللہ تعالیٰ

بانی وسر پرست: رضا اکیڈمی، ممبئی

آج سے تقریباً ۲۵/ سال قبل ہندوستان کے سب سے بڑے صنعتی شہر عروس البلاد ممبئی میں ایک نو واردنو جوان نے دل میں ہزاروں عزائم لیے قدم رکھا، جس کا نہ کوئی شناسا تھا اور نہ کوئی منزل، مگر وہ نوجوان جس بابرکت ہستی کے دامنِ فیض سے وابستہ تھا وہ اس کی طرف متوجہ تھی، اس نے جماعتی مزاج سے ہٹ کر تصنیفی وتالیفی نیز ملّی وسماجی کاموں کے ذریعے سُنّیت کو فروغ دینے کا ارادہ کیا اور اپنی تہی دامنی کے باوجود ۱۹۷۸ء میں ممبئی کی سرزمین پر ایک عظیم ادارہ بنام رضا اکیڈمی قائم کر دیا، اس نے تقریری اور مناظراتی دور میں علمائے اہل سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی تصنیفات شائع کر کے عوام وخواص کو اپنی طرف متوجہ کیا، ملکی سطح پر ان گنت ملی، سماجی اور سیاسی مسائل میں مسلمانوں کے تحفظ اور ان کے حقوق کی بازیابی کے لیے احتجاجی جلوس وجلسے، اضطرابی دھرنے اور حکومت کو میمورنڈم دے کر پوری جماعت کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا کیا، علما ومشائخ کو ان کی خدمات کے عوض پہلی بار ایوارڈز اور توصیف نامے کا اہتمام کر کے ان کے لازوال کارناموں کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور بالکل انوکھے اور مختلف انداز میں جشنِ اعلیٰ حضرت ومفتیِ اعظم ہند کا انعقاد کر کے ملکی میڈیا کو چونکا دیا۔ وہ جواں مردشخص کوئی اور نہیں بلکہ وہی ہے جسے ہم اور آپ ناشرِ سُنّیت الحاج محمد سعید نوری کے نام سے جانتے ہیں، جنہوں نے اپنی گراں قدر خدمات سے یقیناً ملکی پیمانے پر سُنّیت کو فروغ اور تحفظ فراہم کیا ہے۔ موصوف کی سرپرستی میں رضا اکیڈمی کی عظیم خدمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی جائے تو آسان نہ ہوگا، مگر ان کے کچھ اہم کارناموں کا ذکر کرنے پر ہم اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں:

(۱) رضا اکیڈمی نے اب تک دوسو سے زائد کتابیں شائع کیں۔ (۲) ۱۹۸۰ء میں پہلی بار

ممبئ کی سرزمین پر سیدنا اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا اردو ترجمۂ قرآن شائع کیا۔ (۳) ۱۹۸۴ء میں ممبئ بھیونڈی میں فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر رضا اکیڈمی کی جانب سے تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کی ریلیف تقسیم کی گئی۔ (۴) ۱۹۸۵ء میں ہی فتاویٰ رضویہ کے اس نسخے کو شائع کیا گیا جس کو بریلی شریف سے صدرالشریعہ نے پہلی بار شائع فرمایا تھا۔ (۵) ۱۹۸۸ء کو ملعون رشدی کے خلاف پہلا فتویٰ رضا اکیڈمی نے حضرت علامہ ازہری صاحب سے حاصل کیا۔ جسے ۱۱/نومبر ۱۹۸۸ء کو روزنامہ ہندوستان اور ۱۲/نومبر ۱۹۸۸ء کو روزنامہ انقلاب و روزنامہ اردو ٹائمز ممبئ نے شائع کیا۔ (۶) ۱۹۸۹ء میں کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔ (۷) ۱۹۹۱ء میں بخاری شریف مکمل شائع کی گئی جسے بلا قیمت تقسیم کیا گیا اور مختلف مدارس و لائبریریوں کو بھی دیا گیا۔ (۸) ۱۹۹۲ء میں جشنِ صد سالہ حضور مفتیِ اعظم ہند ممبئ میں منایا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں بیرون ممالک کے علماے کرام اور دانش وروں نے شرکت فرمائی۔ (۹) ۲/فروری ۱۹۹۲ء کو ہندوستان میں یہودیوں سے سفارتی تعلقات قائم ہوئے جس پر رضا اکیڈمی نے فلورا فاؤنٹین میں زوردار احتجاجی دھرنا دیا اور میمورنڈم پیش کیا۔ (۱۰) ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی شہادت کے بعد شہر ممبئ میں فرقہ وارانہ فساد برپا ہوا جس میں رضا اکیڈمی نے امن و امان قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے ریلیف تقسیم کرنے میں بھی پیش رفت کی۔ (۱۱) ۶/دسمبر ۱۹۹۳ء کو رضا اکیڈمی نے اپنے اعلامیہ میں عوام سے اپیل کی کہ وہ تین بج کر ۴۵/منٹ پر (یہی وقت بابری مسجد کی شہادت کا ہے) جہاں رہیں اسی جگہ اذان دیں۔ (۱۲) ۱۹۹۴ء میں فتاویٰ رضویہ کی مکمل ۱۲/جلدیں اور جدالممتار کی دوسری جلد اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے ۷۵/ویں سالانہ عرس کے موقع پر رضا اکیڈمی نے شائع کی۔ (۱۳) ۱۹۹۵ء میں ہندوستانی حجاجِ کرام کی واپسی پر کنزالایمان انہیں پیش کیا گیا۔ (۱۴) رضا اکیڈمی کی کوششوں سے ۵/دسمبر ۱۹۹۵ء کو حکومت ہند کی جانب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا گیا۔ (۱۵) ۶/اکتوبر ۱۹۹۶ء کو بال ٹھاکرے کے اخبار روزنامہ ''سامنا'' میں حضور ﷺ کی شانِ بابرکت میں گستاخی کی گئی جس کے خلاف رضا اکیڈمی نے ملک گیر احتجاج کیا، بعدازاں اس اخبار نے

معافی مانگی۔ (۱۶) ۱۹۹۶ء میں فرقہ پرست عناصر نے قربانی کے جانوروں کو روکنے کی کوشش کی جس پر رضا اکیڈمی نے وزیر اعلیٰ و دیگر حکامِ بالا سے ملاقات کر کے اس سلسلے کو بند کروایا۔ (۱۷) ۲۰۰۴ء میں اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شرون کی ہندوستان آمد پر زبردست احتجاجی جلوس نکالا اور حکومت کو میمورنڈم دیا، جس کے نتیجے میں وہ ممبئی میں قدم نہیں رکھ سکا۔ (۱۸) ۲۰۰۴ء میں فرانس میں حجاب پر پابندی کے خلاف بھی رضا اکیڈمی نے فرانس ایمبیسی کے سامنے زبردست احتجاج کیا اور انہیں مسلمانوں کی جانب سے میمورنڈم دیا۔ (۱۹) ۲۰۰۶ء سے عرسِ رضوی کے موقع پر اہلِ سُنّت کی کتابوں کی بڑے پیمانے پر نکاسی کے لیے نہایت معمولی قیمتوں پر لاکھوں کتابوں کی فروخت کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ الغرض! ...... یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

اراکینِ آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ان کے ان عظیم الشان کارناموں کے اعتراف میں ان کے حضور ہدیۂ سپاس پیش کرتے ہوئے فخر و خوشی محسوس کرتے ہیں اور مستقبل میں آں موصوف سے دین وملّت کی بیش از بیش خدمات کی توقع کرتے ہیں، خدائے تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے۔

اراکینِ آستانۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ

بڑی سرکار، مارہرہ مطہرہ، ضلع ایٹہ، یوپی

بحکم: حضرت صاحبِ سجّادہ پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی مدّ ظلہ العالی

## کنزالایمان ایوارڈ

عرسِ رضوی بریلی شریف ۲۰۰۹ء کے موقع پر خانقاہِ عالیہ رضویہ تحسینیہ، بریلی شریف کی جانب سے الحاج نوری صاحب کو ''کنزالایمان ایوارڈ''، توصیف نامہ، ایک شال اور کچھ رقم نقد پیش کی گئی۔ ملک وملّت کے عظیم دانش وران، اہلِ علم حضرات، سجادہ نشینانِ خانقاہ، اربابِ مدارس، اصحابِ فکر وقلم کی موجودگی میں حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب کو ایوارڈ سے نوازا گیا۔

## کانپور کی مختلف تنظیموں کی جانب سے اعزاز

۲۰۰۵ء میں رضا اکیڈمی نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پچیس ویں عرس پاک کے موقع پر ایک عظیم الشان ''کاروان امن'' نکالا یہ کارواں ہندوستان کی مختلف ریاستوں کے بہت سارے شہروں میں گیا اور لوگوں کو امن کا پیغام دیا اسی دوران یہ کاروں اتر پردیش کے شہر کانپور بھی گیا وہاں کی مختلف سنی تنظیموں نے الحاج سعید نوری صاحب کو اعزاز سے نوازا اور ان خدمات کے عوض ان کی خدمت میں ایک سپاس نامہ بھی پیش کیا ذیل میں اس سپاس نامے کا متن پیش کیا جاتا ہے۔

## قرطاسِ تبریک وتہنیت

قائد ''کاروانِ امن''

محترم الحاج محمد سعید نوری صاحب جنرل سیکریٹری رضا اکیڈمی ممبئی وشرکا ''کاروانِ امن'' کی خدمت میں:

تمام حمد وثنا اس ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے جس نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو ہم غربائے اُمت کے لیے رحمۃ للعلمین بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور بے شمار درود وسلام اُس آقائے دوجہاں ﷺ پر جن کی ذاتِ گرامی دنیا وآخرت میں گنہگارانِ اُمت کے لیے رحمت و مغفرت کا واسطہ، وسیلہ اور سہارا ہے۔

محترم الحاج محمد سعید نوری صاحب! ممبئی جیسے مصروف ترین شہر میں جہاں الیکٹرانک مشینوں

کی طرح چلتی پھرتی انسانی زندگی، خیر وشر کی ہنگامہ آرائی اور نور وظلمت کی دھوپ چھاؤں، تکمیلِ مقاصد کی جدوجہد کرنے والوں کو بے سمت وبےنشاں راستوں پر ڈال کر انہیں از کار رفتہ و گم گشتۂ منزل کردیتی ہے۔ آپ نے اس پُر شور سرزمین پر اُسی مزاج کی تال میں تال ملا کر قومی، ملّی، دینی و علمی خدمات کے پرچم لہرا دیئے ہیں۔ گویا آندھیوں میں چراغ جلانے کا مقولہ آپ نے سچ کر دکھایا ہے جو دنیائے سُنّیت کی تمام قدیم و جدید تنظیموں کے لیے ایک قابلِ تقلید وعمل نمونہ ہے۔

رضا اکیڈمی کے ناظم محترم! رضا اکیڈمی کو عالمِ وجود میں آئے کوئی بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن اس قلیل مدّت میں بھی آپ کے زیرِ قیادت اس تنظیم نے بہت سے منفرد اور نادرِ روزگار کارنامے انجام دیے۔ مثلاً حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ کی صد سالہ تاریخِ وصال اور مجددِ اعظم ہند سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ایک سو پچاس سالہ تاریخِ ولادت اور پچھتّر سالہ تاریخِ وصال کی تقریبات کو یادگار بنانے کے لیے پوری دنیائے سُنّیت کو ایک لائحہ عمل دیا۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیِ اعظم ہند علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کے صد سالہ یومِ ولادت پر پوری دنیا کی توجہ اُس کی طرف مبذول کرانے کے لیے طیارہ کے ذریعے دور فضاؤں میں مخصوص غبارے اُڑا کر پوری فضا کو حضور مفتی اعظم کے اسمِ گرامی کے جلوؤں سے روشن و تابناک بنا دیا۔ شارح بخاری حضرت علامہ الحاج مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی بیش بہا علمی، دینی و تحقیقی خدمات کے اعتراف میں چاندی کے سکوں سے تول کر اُن کی بارگاہ میں بہترین خراجِ عقیدت پیش کیا۔ فقیہ ملّت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے فقہِ حنفی سے متعلق قابلِ قدر کارناموں کو اُجاگر کرنے کے لیے قیمتی ایوارڈ دے کر ایک اچھی مثال قائم کی۔ ان سب کے علاوہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی و دیگر علمائے اہلِ سُنّت کی نادر و نایاب کتابوں کی طباعت و اشاعت کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت قومی، ملّی اور سماجی قیادت و رہنمائی کا گراں قدر فریضہ انجام دیا۔ یہ سب رضا اکیڈمی کے امتیازات وخصوصیات ہیں جن سے پوری دنیا میں اہلِ سُنّت و جماعت کی تنظیموں

کو کام کرنے کے ڈھنگ اور طریقے دستیاب ہوئے اور اب حضور مفتیِ اعظم ہند قدس سرہٗ کے پچیسویں یومِ وصال پر ممبئی سے ''کاروانِ امن'' کی شکل میں اپنے ملک کے مختلف صوبوں اور شہروں میں لوگوں کو امن و اخوت کا اسلامی و آفاقی پیغام دیتے ہوئے اُتر پردیش کے مرکزی شہر کان پور میں جلوہ گر ہے۔

مہمانِ ذی وقار! ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اپنے شہر کان پور میں آپ کے اس ''کاروانِ امن'' کا آپ کے شایانِ شان ظاہری تام جھام، سج دھج اور لازمی شکوہ وشوکت کے ساتھ استقبال نہیں کر سکے مگر آپ کے لیے بے پناہ محبت وخلوص سے ہم اپنے لبریز دلوں کو آپ کی راہوں میں سجائے اور اپنی پُر شوق آنکھیں بچھائے ہزاروں نیک آرزوؤں اور تمناؤں کے ساتھ آپ کی خدمت میں خلوص و وفا کا خراج پیش کرتے ہوئے فخر ومسرت کے جذبات سے مخمور ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ آئندہ اس سے کہیں زیادہ بہتر انداز میں دین وملّت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا فریضہ انجام دے کر پوری دنیائے سُنّیت کی روشن پیشانی کو مزید سنوارنے اور نکھارنے کی مخلصانہ کوششیں کرتے رہیں گے۔

ہم (مولانا الحاج قاری) محمد عبدالسمیع (قاضی شہر ومفتی اعظم کان پور)، (مولانا) شہباز انور رضوی (پرنسپل الجامعۃ العربیہ احسن المدارس قدیم کان پور)، (مولانا مفتی) محمد حنیف قادری برکاتی (صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ العربیہ احسن المدارس قدم کان پور)، (مولانا قاری) محمد میکائل ضیائی (استاد جامعہ مذکور، چیئرمین المجاہد اکیڈمی وصدر نعت اکیڈمی، کان پور)، (مولانا الحاج قاری) محمد قاسم حبیبی برکاتی (خطیب جامع مسجد شفیع آباد و جنرل سکریٹری نعت اکیڈمی، کان پور)، (الحاج) عتیق احمد برکاتی (ناظم اعلیٰ بزمِ قاسمی برکاتی، شاخ کان پور)، (الحاج ڈاکٹر) سید سلطان احمد ہاشمی (جنرل سکریٹری سُنّی اسلامک مشن، کان پور) اپنی متعلقہ تنظیموں اور اداروں سمیت تمام علما وعوامِ اہلِ سُنّت شہر کان پور کی طرف سے اس مستحسن اقدام اور رضا اکیڈمی کے سابقہ کارناموں پر آپ کو، آپ کے اراکین کو اور آپ کے شرکائے کار کو تبریک و تہنیت کی نذر گزارتے ہوئے دعا گو ہیں کہ مولا تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں آپ سب کو اس کا بہتر سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے اور آپ کی تحریکات کو

دوسروں کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ آمین

پیش کردہ:

- الجامعۃ العربیہ احسن المدارس قدیم، نئی سڑک، کان پور
- الجاہد اکیڈمی، ۳۲۳/ ۹۷، طلاق محل، کان پور
- نعت اکیڈمی، ۲۴۲/ ۸۸، چمن گنج، کان پور
- بزمِ قاسمی برکاتی شاخ کان پور، چمن گنج، کان پور
- سُنّی اسلامک مشن، سعید آباد، چمن گنج، کان پور

(مورخہ ۲۱ رشوال المکرّم ۱۴۲۶ھ/ ۲۵ رنومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعہ مبارک)

### امام احمد رضا ایوارڈ

برصغیر کی عظیم علمی و روحانی خانقاہ، خانقاہِ صمدیہ پھپھوند شریف کی جانب سے جشنِ صد سالہ حافظ بخاری کے موقع پر ۲۰۰۳ء میں ''انجمن حافظِ بخاری خانقاہِ صمدیہ پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی نے حضرت الحاج سعید نوری صاحب کو ''امام احمد رضا ایوارڈ'' سے نوازا۔

### علامہ رضا علی خاں ایوارڈ

حکومتِ ہند کے سابق مرکزی وزیر مسٹر سبودھ کانت سہائے نے ۱۰ راگست ۲۰۰۷ء کو انہیں ''علامہ رضا علی خاں ایوارڈ'' دے کر ان کی تہنیت پیش کی۔

### امام احمد رضا نیشنل ایوارڈ

یکم نومبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار دھان کھیتی ٹلیا برج کولکاتا میں مجاہد ملت کنونشن منعقد ہوا اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری صاحب کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی اور کلکتہ کے مشاہیر علما اور تنظیموں کے سربراہوں کی موجودگی میں امام احمد رضا سوسائٹی کلکتہ نے ان کی خدمات کی بنیاد پر ان کی خدمت میں ''امام احمد رضا نیشنل ایوارڈ'' پیش کیا اور ''اعتراف حقیقت'' کے عنوان سے ایک سپاس نامہ پیش کیا۔ سپاس نامہ کا متن یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

### اعتراف حقیقت

دنیا میں انسان آتا ہے اور چلا جاتا ہے کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو اپنے نقوش چھوڑ

جاتے ہیں جنہیں رہتی دنیا تک مٹانا ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہے۔ ان میں ایک محترم نام دنیا ے سنیت میں حضرت الحاج سعید نوری صاحب کا آتا ہے جن کے مذہبی، ملی، سماجی، تحریکی، تبلیغی، ملکی اور اشاعتی کارناموں سے اخبارات، رسائل اور کتب کے صفحات مزین ہیں۔

انہوں نے ۱۹۷۸ء میں عروس البلاد ممبئی ''رضا اکیڈمی'' قائم کر کے جو خدمات انجام دی ہیں اگر ہر ایک کو بالتفصیل تاریخ اور سن کے اعتبار سے صفحہ قرطاس پر لایا جائے تو ایک بڑا دفتر تیار ہو سکتا ہے۔ انہیں خدمات کو سراہتے ہوئے سرزمین مدینہ طیبہ میں عالم اسلام کی عظیم علمی اور روحانی شخصیت حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری صاحب مدظلہ العالی نے ''اجازت وخلافت'' سے سرفراز فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

ان کے سنہرے کارنامے کے چند گل بوٹوں سے صفحہ قرطاس کو مزین کیا جا رہا ہے۔

☆ امام احمد رضا کی سو تصنیفات کی بیک وقت اشاعت ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم بارہ جلدیں اور جدید ۳۰؍جلدوں کو زیور طبع سے آراستہ کرنا ☆ سرکار ابوالحسین نوری مارہروی علیہ الرحمہ کے ۱۷۵ ویں جشن ولادت کے مسعود موقع پر ''نوری انعامی مقابلہ'' کا انعقاد اور اول انعام حج کا ٹکٹ اور دوئم انعام عمرہ کا ٹکٹ ☆ اسرائیلی وزیر اعظم کی آمد پر دہلی میں عظیم اجتماع کرنا ☆ حضور تاج الشریعہ کی سعودی عرب میں گرفتاری پر ممبئی میں عظیم ریلی نکالنا ☆ عراق اور فلسطین پر امریکہ اور اسرائیل کے حملہ کے خلاف ملک گیر تحریک چلانا ☆ کنزالایمان کے سو سال ہونے پر ایک لاکھ ترجمہ قرآن کنزالایمان کو مفت تقسیم کرنا ☆ ۷۸۶ عرس غریب نواز کے پر بہار موقع پر ہیلی کوپٹر سے ۶؍رجب کو صبح کے وقت گنبد خواجہ پر پھولوں کا نذرانہ پیش کرنا ☆ امام احمد رضا کا عرس مبارک ہوائی جہاز میں اعلیٰ سطح پر منانا اور حضور تاج الشریعہ کو جامع ازہر (مصر) ایوارڈ ملنے کی خوشی میں حج ہاؤس ممبئی میں ''فخر سنیت کانفرنس'' کا اعلیٰ پیمانے پر انعقاد کرنا۔ یہ وہ کارنامے ہیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

ان پاکیزہ خدمات کے پیش نظر امام احمد رضا سوسائٹی کلکتہ پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، عاشق سرکار مفتی اعظم ہند، ناشر سنیت حضرت الحاج سعید نوری صاحب (بانی وسربراہ رضا اکیڈمی) ممبئی کو ''امام احمد رضا نیشنل ایوارڈ'' اور ''سپاس نامہ'' دیتے ہوئے فخر محسوس کر رہی ہے۔ مولیٰ

تعالیٰ موصوف کو مزید اسلام وسنیت کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور اسلامی خدمات کے صلے میں اجر عظیم عطا فرمائے۔

**ملک العلماء ایوارڈ**

۸/ اکتوبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات قیصر باغ ڈونگری ممبئی میں ایک عظیم الشان جشن نوری وملک العلماء کانفرنس منعقد ہوئی یہ کانفرنس سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مہتمم دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی کی جانب سے منعقد کی گئی تھی۔ اس اجلاس میں الحاج نوری صاحب کو ''ملک العلماء ایوارڈ'' سے نوازا گیا

**حضرت فقیہ النفس کی جانب سے ہدیہ تبریک**

ملک کے مایہ ناز عالمِ دین فقیہ النفس حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی نے الحاج محمد سعید نوری صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ایوارڈ سے نوازا۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری سربرآوردہ شخصیات اور مشہور ومعروف اکیڈمیوں کی جانب سے بہت سارے ایوارڈز اور توصیف نامے مل چکے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ رضا اکیڈمی کی خدمات کو حضراتِ اہلِ علم تحسین وتوصیف کی کس میزان پر رکھتے ہیں۔ خصوصاً شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ کی جانب سے اس قدر تحسین وتبریک الحاج سعید نوری صاحب کے لیے کسی عظیم اعزاز سے کم نہیں ہے۔

☆☆☆

# بارہواں باب

## رضا اکیڈمی......کل، آج اور کل

پچھلے صفحات میں قارئین نے رضا اکیڈمی کی خدمات کا آئینہ ملاحظہ فرمایا۔ اس کی خدمات کے مختلف خط وخال، متعدد زاویے، نت نئی جہتیں، جاذب نظر نقوش کو اپنے مطالعے کی آنکھوں میں اُتارا۔ اس سے آپ یقیناً خوش گوار تاثرات کے سمندر میں غوطہ زن ہوں گے۔ ۱۹۷۸ء تک ۲۰۰۹ء تک یعنی تیس سال کے عرصے میں رضا اکیڈمی خاکِ ممبئی سے اُٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کے آفاق پر مہرِ درخشاں بن کر چمکنے لگی۔ کسی نے تصور بھی نہیں کیا ہوگا کہ رضا اکیڈمی اپنے اس تیس سالہ سفر میں خدمتِ دینِ متین اور معاشرتی اصلاحات کی راہوں میں فروغِ اہلِ سُنّت کے اتنے نشانات ثبت کر سکے گی کہ وہ تاریخ کا ایک روشن باب بن جائیں گے۔ جب جب رضویات اور اہلِ سُنّت کی تاریخ مرتب کی جائے گی رضا اکیڈمی کی خدمات کا جلی حرفوں سے تذکرہ کیا جائے گا۔ رضویات کے باب میں چند خدمات ایسی بھی ہیں جن کا سہرا صرف اور صرف رضا اکیڈمی اور اس کے روح رواں الحاج محمد سعید نوری صاحب ہی کے سر بندھتا ہے۔ رضا اکیڈمی نے اپنی خدمات کی بدولت اپنوں اور غیروں کی نظر میں سندِ افتخار حاصل کر لی ہے۔ علما، مشائخ، اربابِ صحافت، اصحابِ قلم، صاحبانِ فکر و دانش، ذمے دارانِ مدارس اور طالبانِ علومِ نبویہ بڑے فخر سے رضا اکیڈمی کا نام لیتے ہیں۔ اس کی خدمات کو سراہتے ہیں اور اسے برصغیر میں سوادِ اعظم اہلِ سُنّت و جماعت کا ایک عظیم اشاعتی ادارہ تصور کرتے ہیں۔ پورے ہندوستان کے سُنّی عوام کے لیے

رضا اکیڈمی اب کوئی غیر معروف تنظیم نہیں رہی۔ ہندوستان کے تقریباً ہر شہر، ہر گاؤں، ہر دیہات اور ہر قصبے میں رضا اکیڈمی کی خدمات کا سایہ کسی نہ کسی طرح داخل ہو چکا ہے۔ چاہے وہ سنّی رضوی کیلنڈر کی شکل میں ہو یا فتاویٰ رضویہ کی صورت میں۔ تصانیفِ امام احمد رضا کی شکل میں ہو یا تصانیفِ علمائے اہلِ سُنّت کی شکل میں یا کسی اور جہت سے۔

قصہ مختصر رضا اکیڈمی کا نام اور کام ہر دو جہت سے اپنوں اور غیروں کی فکری رہائش گاہ تک پہنچ چکا ہے جسے اب آسانی سے ذہن سے جھٹک دینا ممکن نہ ہوگا۔ ماضی میں رضا اکیڈمی جس مقام پر کھڑی تھی کسی نے سوچا بھی نہ تھا کہ ۳۰ رسال کے عرصے میں اتنی تیزی سے قدم بڑھاتے بڑھاتے اتنا آگے نکل جائے گی کہ اس کی ہم رکابی کرنا دشوار تر ہو جائے گا۔

آج رضا اکیڈمی سنیت کی شناخت ہے قصر رضویات کا اہم پتھر ہے دراصل رضویات ہی رضا اکیڈمی کا اصل مشن ہے۔ اس مشن کو رضا اکیڈمی بڑے ہی جوش و ولولے کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہے۔ ۱۴۴۰ھ میں امام احمد رضا کو وصال فرمائے ہوئے ایک صدی مکمل ہو جائے گی۔ اس موقع پر رضا اکیڈمی نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا صد سالہ عرس منانے کا فیصلہ کیا ہے اس کو یادگار اور تاریخی حیثیت کا حامل بنانے کیلئے الحاج محمد سعید نوری صاحب نے ایک نہایت جامع منصوبہ تیار کیا ہے اسی سلسلے میں الحاج محمد سعید نوری صاحب کی پہلی میٹینگ کلیر شریف میں علمائے کرام کے ساتھ ہو چکی ہے ملک کے علماء، دانش واران اور ارباب قلم کے ساتھ ایک اہم میٹنگ ۲۰۰۹ء کے عرس رضوی بریلی شریف میں امام احمد رضا اکیڈمی بریلی میں ہو چکی ہے۔ اس کی تفصیلی رپورٹ آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

یقین کامل ہے کہ رضا اکیڈمی اس جامع منصوبے کو صرف منصوبہ ہی نہیں رہنے دے گی بلکہ اس کو عمل سے روشن بھی کرے گی۔ رضویات کے حوالے سے جو کام ابھی تک نہیں ہو سکے ہیں نوری صاحب کی بھرپور کوشش ہے کہ صد سالہ عرس کے موقع پر ان تمام امکانات کو عمل میں لایا جائے اس کے لیے انہوں نے ابھی سے کوشش شروع کر دی ہے۔ رضا اکیڈمی کی یہی ایک ادا ہے کہ ہمارے اکابرین بھی رضا اکیڈمی والوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔

رضا اکیڈمی کے تعلق سے ایک مرتبہ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ نے اپنے اداریے میں لکھا تھا۔

''رضا اکیڈمی مستقبل میں امام اہل سنت کے مشن کو لے کر سورج کی طرح چمکے گی''

علامہ نظامی صاحب کا یہ قول حرف حرف صحیح ثابت ہو رہا ہے بلکہ ہو چکا ہے رضویات کے حوالے سے رضا اکیڈمی سورج کی طرح چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں دور دور تک پہنچ رہی ہیں۔ پورے ہندوستان بھر مذہبی حلقوں کو لے کر سیاسی حلقوں تک رضا اکیڈمی اپنی شناخت قائم کر چکی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جب بھی کوئی معنیٰ فکر اور معنی عمل اپنا منھ کھولتی ہے تو رضا اکیڈمی فوراً اس کا منھ بند کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ ممبئی شہر کے شرپسند اہل سنت و جماعت کے خلاف کچھ کہنے اور کرنے سے پہلے ایک لمحے کے لیے ضرور سوچتے ہیں رضا اکیڈمی کا ان کے ذہنوں میں ایسا خوف بیٹھا ہوا ہے جو انہیں ایک لمحے کے لیے ہی سہی سوچنے پر ضرور مجبور کر دیتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ممبئی میں رضا اکیڈمی ہی وہ تنظیم ہے کہ جس کے جھنڈے تلے ممبئی کا سارا سنی مسلمان جمع ہو جائے گا بلکہ پورے ہندوستان بھر کے سنی عوام رضا اکیڈمی کی ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئی نظر آئیں گے۔ جب جب بھی ان کی طرف سے ایسی بدتمیزیاں کی جاتی ہیں رضا اکیڈمی کے حساس افراد فوراً حرکت میں آ جاتے ہیں اور اپنی مقدور بھر کوشش کر کے اس کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔ رضا اکیڈمی کی ۳۰ رسالہ خدمات کا ایک باب کھولا جائے تو ایک نہیں درجنوں عناوین ایسے ملیں گے کہ جنہیں ملاحظہ کر کے اہل سنت بہجت وانبساط سے جھوم جھوم اٹھیں گے۔

یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے کہ برصغیر میں رضا اکیڈمی اہل سنت کی ایک عظیم شناخت بن چکی ہے رضا اکیڈمی اہل سنت کی ایک طاقت ور آواز ہے یہاں سے جو آواز بلند کی جاتی ہے وہ کانوں کان سنی جاتی ہے اور عوام سے لے کر خواص تک سبھی اس کو اہمیت دیتے ہیں گویا رضا اکیڈمی اب ترجمانِ اہل سنت کی حیثیت سے متعارف ہو چکی ہے اس کی آواز دور دور تک سنی جاتی ہے اور اثر رکھتی ہے حتیٰ کہ حکومتی حلقوں میں بھی یہاں کے پیغام کو ایک الگ اہمیت دی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل نے رضا اکیڈمی کو اتنی زبردست اور حیرت انگیز مقبولیت

عطا کی ہے جسے صرف خدا کی عنایت، بزرگوں خصوصاً حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اور الحاج محمد سعید نوری اور ان کے رفقا کی محنتوں کا نتیجہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ بعض تنظیموں بلکہ بیشتر تنظیموں کا حال یہ ہے کہ وہ لیٹر پیڈ پر ہی زندہ رہتی ہیں یا ایک قدم آگے بڑھ کر کوئی چھوٹا موٹا کام کر دیتی ہیں اور وہ بھی روایتی انداز میں لیکن رضا اکیڈمی نے الگ ہٹ کر اپنی شاہ راہ بنائی اور ایسی بنائی کہ دوسرے کارکنانِ تنظیم اس پر چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ سب نوری صاحب کے شیخ طریقت حضور سرکار مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی فیضان ہی کا صدقہ ہے کہ ان کو ایسے رفقائے کار میسر آئے ہیں جو فروغِ سنیت اور فروغِ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے لیے ہر طرح سے تیار نظر آتے ہیں۔

رضا اکیڈمی مستقبل میں مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ ترویج و اشاعت کے لیے نئے نئے عزائم رکھتی ہے۔ سعید نوری صاحب اس کے لیے دل و جان سے کوشاں ہیں وہ صرف منصوبے بنانے اور لائحہ عمل ہی مرتب نہیں کرتے بلکہ اس سے زیادہ عمل کرنے پر یقین رکھتے ہیں اور جب وہ کوئی منصوبہ بناتے ہیں تو اس کو عمل سے ہم آہنگ کرنے کے بعد ہی دم لیتے ہیں۔ ان کے کاموں پر بعض لوگ طعن و تشنیع کا نشانہ سادھتے ہیں۔ ان کی خدمات کے سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ان کے ہیرو بننے کی کوشش ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری باتیں ان کے متعلق کہی جاتی ہیں لیکن بات دراصل یہ ہے کہ جو آدمی بھی کسی کام کے لیے آگے بڑھتا ہے تو لوگ اس کی ٹانگ پکڑ کر پیچھے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر الحاج سعید نوری صاحب کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید نوری نے سمندر اور فضا میں جشن رضا منا کر شہرت حاصل کی اور اتنا روپیہ فضول خرچ کیا اس سے اچھا تو فلاں فلاں تعمیری کام میں یہ پیسہ خرچ کیا جا سکتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ دور پروپیگنڈے کا دور ہے جس کام کی تشہیر کرنا ہو تو پروپیگنڈے کا سہارا لے کر حیرت انگیز شہرت و مقبولیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ امام احمد رضا کا جشن صد سالہ بحری و فضائی جہازوں میں منانے سے یہی فائدہ ہوا کہ جہاں اس سے رضا اکیڈمی کو شہرت ملی وہیں لوگ امام احمد رضا کے نام سے واقف ہوئے۔ ملکی و عالمی

میڈیا کے ذریعہ اس منفرد اور انوکھے کام کی بہت زیادہ شہرت ہوئی اور دنیا بھر میں امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت کا تعارف ہوا اور گھر گھر، بستی بستی ان کا پیغام پہنچا۔

رضا اکیڈمی کا اس وقت سب سے بڑا منصوبہ حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی مبسوط سوانح کی ترتیب و اشاعت ہے۔ بحمدہ تعالیٰ اس کی ترتیب و تدوین کا آغاز ہو چکا ہے اور دوسرے اہم منصوبے جس کا پچھلی سطور میں تذکرہ کیا گیا یعنی صد سالہ عرس مبارک اعلیٰ حضرت کے موقع پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصانیف کو جدید انداز میں شائع کرانا اور ان کی حیات و خدمات پر مشتمل ایک مفصل سوانح کی ترتیب و تدوین جس کا خاکہ مسعود ملت حضرت مولانا ڈاکٹر مسعود احمد مجددی علیہ الرحمہ نے مرتب فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ فی الحال تو ابھی کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے جو قابل ذکر ہو۔ ویسے وقتاً فوقتاً تعمیری، اصلاحی، رفاہی اور اشاعتی کام تسلسل سے جاری ہے فی الحال رضا اکیڈمی سے شائع شدہ کتب کی تعداد سوا چھ سو ہو چکی ہے۔ رضا اکیڈمی ماضی میں جس مقام پر کھڑی تھی اب حال میں اس سے بہت دور نکل چکی ہے اور مستقبل میں حضور مفتی اعظم ہند کے فیضان کے سایہ تلے اتنی کامیابی کے ساتھ اتنا زیادہ سفر طے کرلے گی کہ اس کی گردِ راہ کو بھی پالینا دوسری تنظیموں کے لیے بہت مشکل ہوگا۔ خدا کرے رضا اکیڈمی کے اس سفر کو کبھی نظر بد نہ لگے اور یہ یوں ہی جادۂ رضویات پر ہمیشہ گامزن رہے، آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆☆☆

# تیرھواں باب

## رضا اکیڈمی ...... مذہبی و ملّی اُمور کا تحفّظ
### (احتجاج اور مظاہروں کے حوالے سے)

پچھلے صفحات میں عرض کیا جاچکا ہے کہ رضا اکیڈمی نے احتجاجات اور مظاہروں کے ذریعے مذہبی و ملّی اُمور کے تحفّظ کے لیے جو کوششیں کی ہیں اس کی فہرست، بہت طویل ہے۔ یہ ایک مستقل باب ہے رضا اکیڈمی کے روح رواں حضرت نوری صاحب نے احتجاجات اور مظاہرے اس وقت سے شروع کرر کھے ہیں جب اہلِ سُنّت میں اس کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا اس کو شجرِ ممنوعہ قرار دیا جاتا تھا ہمارے اعتقادی حریف اس میدان میں پیش پیش تھے اور اہلِ سُنّت ان سے بہت پیچھے تھے مگر رضا اکیڈمی نے اس سمت میں بھی پہل کی بلکہ یوں کہیے کہ اس راہ میں بنیادی پتھر رضا اکیڈمی نے ہی رکھا۔

احتجاجات اور مظاہروں کی اپنی ایک الگ اہمیت ہے۔اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں اس کی اپنی مستقل طاقت ہے جو حکومت پر اثر انداز ہوتی ہے۔حکومت کو اس سے اپنے فیصلے بدلنے پڑتے ہیں اور مظاہرین کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔رضا اکیڈمی نے

احتجاجات اور مظاہروں کی طاقت سے حکومتوں اور لیڈروں سے اپنی بات منوائی ہے اور مذہبی وملی امور کو تحفظ فراہم کیا ہے۔

مذہب اسلام کو مورد تنقید بنانے والوں، خلاف نبی اکرم ﷺ کی شانِ مبارک میں توہین کرنے والوں، علمائے کرام پر کیچڑ اُچھالنے والوں اور اسلامی احکام ومسائل پر لعن طعن کرنے والوں نے جب بھی ذرا لب کشائی کی جرأت کی تو سعید نوری صاحب فوراً اپنے احباب کے ساتھ میدان میں اُتر پڑے اور جہاں تک ہوسکا اس کے منہ پر بندھ باندھنے کی کوشش میں لگ گئے اور ان کی کوششیں کامیاب ہوتی بھی نظر آئیں۔آج بھی ہندوستان یا دنیا میں جہاں کبھی خلافِ اسلام کوئی آواز اٹھتی ہے تو رضا اکیڈمی اپنا قلمی اور عملی احتجاج زمین پر اُتار دیتی ہے اور پورے ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے سنیت کی نمائندگی کرتی ہے۔

شاید میری اس بات کو لوگ مبالغے پر محمول کریں مگر یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ ممبئی اور مہاراشٹر تو کیا بلکہ پورے ہندوستان میں رضا اکیڈمی واحد سنی تنظیم ہے جو اس حوالے سے سنیت کی بھرپور نمائندگی کرتی نظر آتی ہے۔شہر ممبئی میں کوئی مذہب مخالف بیان دینے سے پہلے ایک بار یہ ضرور سوچتا ہے کہ میرے اس ریمارک کے خلاف رضا اکیڈمی فوراً ایکشن لے لے گی۔احتجاجات اور مظاہروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ صرف اسی موضوع پر ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔احتجاجات اور دھرنوں کی پوری تاریخ کا ریکارڈ نہ رکھا جاسکا تاہم جو کچھ فائلوں میں موجود ہے۔

## فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

- عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
- مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
- ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں [illegible] پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً ووعظاً ومناظرةً اشاعت دین ومذہب کریں۔
- حمایت مذہب وردبد مذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
- تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔
- شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم ودینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق ﷺ کا کلام ہے۔ (فتاوی رضویہ: جلد۱۲، ص۱۳۳)

MRP
Rs. 40/-

نوٹ: یہ کتاب بطور تجارت فروخت کے لئے نہیں ہے۔


# RAZA ACADEMY
52, Dontad Street, Khadak, Mumbai-9, Ph.: 022-66342156, 66659236